بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقیاسِ مناظرہ

جنیدِ زماں پیرِ طریقت مناظرِ اسلام
ابو عبدالوہابؒ مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ

مکتبۂ سلطانیہ ــــ مدینہ منزل
۸۰۔ اے جناح کالونی بسطامی روڈ سمن آباد لاہور
فون نمبر: ۷۵۸۴۳۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین۔

فتوحاتِ احناف

مقیاسِ مناظرہ

اہل سنت وجماعت احناف کے غیر مقلدین وہابیوں سے چند مناظروں کی روداد

مناظر اسلام مولانا محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

الناشر

مکتبہ سلطانیہ — مدینہ منزل

بسطامی روڈ جناح کالونی ۸۰، اے سمن آباد، لاہور

ملنے کا پتہ

صاحبزادہ حافظ سلطان باہو صدیقی بن مولانا محمد عمر صاحب

سپاسِ عقیدت

از خامۂ فکر الحاج محمد علی ظہوری، بانیٔ مجلسِ حسان قصور

ڈھونڈوں کہاں مناظرِ اسلام کی مثال
آئے نظر نہ کوئی بھی اب صاحبِ کمال
افکارِ باطلہ کے لئے تیغِ بے نیام
وہ سادگی کے روپ میں اک پیکرِ جلال
ہو نہ سکا کسی کو بھی انداز وہ نصیب
تقریر اور تلاوتِ قرآں کا بے مثال
ایسا خطیب! ناز تھا جس پر خطاب کو
ایسا ادیب! گنجِ معانی سے مالا مال
اُس کا وجود علم و عمل کا مجسمہ
اب ایسی صورتیں نظر آتی ہیں خال خال
پُر ہو سکے گا نہ یہ خلا مدتوں کبھی
رکھے گی یاد قوم سدا عمرؒ کا وصال

بے باک مردِ حق تھا۔ مجاہد دلبر تھا
وہ شرق پور کے شیر محمدؒ کا قنبر تھا

حرفِ آغاز

مملکتِ خداداد پاکستان میں مناظرِ اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں مسلمانانِ اہلسنت وجماعت کا تو ذکر ہی کیا۔ اسلام کے نام پر برٹش گورنمنٹ نے اپنے منحوس عہد میں جو مُدّعیانِ اسلام کی رنگ برنگی جماعتیں تخریبِ دین وافتراق بین المسلمین کی غرض سے کھڑی کی تھیں اُن کا بچّہ بچّہ بھی ہمارے مناظرِ اسلام کے نام سے پوری طرح باخبر ہے کیونکہ جب مبتدعینِ زمانہ کے کسی بڑے سے بڑے مناظر نے پاکستان کے کسی بھی گوشے سے اہلسنت کو للکارا اور ھَلْ مِنْ مبارزر کی صدا بلند کی تو مولانا اچھروی چشم زدن میں دینِ متین کے ایک محافظ کی حیثیت سے معرکہ آرا جا ہوتے تھے۔ پاکستان میں اہلحدیث، دیوبندی، شیعہ، چکڑالوی، سکھ، عیسائی روافض اور مرزائی وغیرہ جماعتوں کا کوئی مناظر ایسا نہیں جو آپ کے مقابلے پہ عاجز نہ آ گیا ہو۔ میدانِ مناظرہ میں آپ کی شہسواری اور مہارتِ تامہ کے باعث اہلسنت وجماعت کی جانب سے آپ کو "شیرِ پنجاب" کا لقب ملا۔ مولانا اچھروی مذہبًا سُنّی حنفی، مشربًا نقشبندی مجدّدی، نسبًا صدیقی اور مولدًا وساکنًا لاہوری ہونے کے باعث اوّل وآخر لاہوری تھے۔

پیدائش حضرت مناظرِ اسلام کی پیدائش کا واقعہ بھی اولیائے کرام کے تصرف و کرامات کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ آپ کے والد ماجد مولانا محمد ابن مرحوم

موضع ستو کی تحصیل قصور ضلع لاہور کے رہنے والے تھے۔ انہیں قطب الارشاد حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ ارادت حاصل تھا۔ ایک دفعہ جب وہ پیرِ روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبلہ میاں صاحب نے فرمایا: محمد امین! تم شادی کیوں نہیں کر لیتے ہو؟ عرض کی حضور! مجھے تو کوئی بھی رشتہ نہیں دیتا، یہاں تک کہ سگے ماموں جان کی لڑکی بالغ ہے لیکن وہ بھی اپنی لڑکی میرے نکاح میں دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حضرت نے فوراً جذب کی حالت میں فرمایا —
اچھا! تم واپس جاؤ، تمہارا ماموں ضرور رشتہ دے گا۔"

مولانا محمد امین صاحب حسبِ ارشاد رخصت تو ہو گئے لیکن اپنے ماموں جان کے پاس جانے کی جرأت نہیں ہوتی تھی، لہٰذا تین چار روز شرقپور شریف ہی میں پھرتے رہے اور آخر کار مرشدِ گرامی کی خدمت میں جا حاضر ہوئے۔ مرشدِ برحق نے دیکھتے ہی فرمایا، محمد امین! یہاں کیوں پھرتے ہو، تم اپنے ماموں کے پاس کیوں نہیں جاتے؟ دوبارہ حکم سنتے ہی فوراً منزلِ مقصود کی جانب روانہ ہو گئے اور گاؤں کی مسجد میں جا ٹھہرے۔

جب آپ کے ماموں جان نمازِ مغرب ادا کرنے مسجد میں حاضر ہوئے تو مولانا کو دیکھتے ہی فرمایا، اے بھئی! تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟ میں تو کئی روز سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد نئے کپڑوں کا ایک جوڑا دیتے ہوئے فرمایا، تم نہا دھو کر یہ کپڑے پہن لو تاکہ تمہارا عقد کر دوں۔ عرض گزار ہوئے کہ جناب عقد کس سے کرنا ہے؟ فرمایا، اپنی لڑکی . . . . . . سے اتنا سننے ہی جہاں مولانا خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے وہاں مرشدِ گرامی کے روحانی تصرف کا یہ دل افروز

اور روح پرور منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر زبانِ حال سے گویا تھے:"

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

نکاح کے دو تین روز بعد مولانا نئے کپڑے پہنے ہوئے مرشدِ حقانی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ دیکھتے ہی مسکرائے اور فرمایا "کیا تمہارا نکاح ہو گیا ہے؟" شرماتے ہوئے عرض کی "یہ حضور ہی کی نظرِ کرم ہے ورنہ یہ فقیر تو کسی لائق نہیں ہے" حضرت میاں صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا "محمد امین! عنقریب اللہ تعالےٰ تمہیں ایک لڑکا عنایت فرمائے گا" اُسے علمِ دین سکھانا۔ مردِ حق آگاہ کی زبان سے اولادِ نرینہ کی بشارت سن کر مولانا کا دِل باغ باغ ہو گیا ہو گا۔ پیرِ روشن ضمیر کے حضور قوتِ گویائی جواب دے گئی تھی اور ادب سے گردن جھکائے یہ مژدۂ جانفزا سنتے رہے اور وجد کی سی کیفیت طاری رہی۔

مردِ قلندر کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی صداقت ظاہر ہوئی۔ باری تعالیٰ شانہ' نے مولانا کو فرزند سے نوازا۔ بچے کو ہونہار اور تنومند دیکھ کر مولانا کو شوق چرایا کہ اس بچے کو پہلوان بنانا چاہیئے۔ رضائے الٰہی سے نو مولود اس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی جانب کوچ کر گیا تو مولانا مرحوم کی تمناؤں کا گلشن دیکھتے ہی دیکھتے خزاں رسیدہ ہو گیا۔ یہ صدمہ جانکاہ ناقابلِ برداشت ہونے لگا تو اپنے طبیبِ روحانی و مرشدِ حقانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آبدیدہ ہو کر عرض گزار ہوئے "حضور! بچہ تو فوت ہو گیا ہے" مردِ حق آگاہ نے اظہارِ افسوس کے بعد پوچھا "کیا بچے کو عالمِ دین بنانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا؟ اچھا اللہ تعالیٰ دوسرا لڑکا عنایت فرمائے

گا اُسے ضرور عالم دین بنانا تھوڑے ہی عرصے میں یہ الفاظ حقیقت بن کر نگاہوں کے سامنے آ گئے۔ مولانا کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عنایت فرما دیا جس کا نام "محمد عمر" تجویز ہوا اور جس نے ملک کے گوشے گوشے میں مناظرِ اسلام اور شیرِ پنجاب کے القاب سے شہرت پائی۔ گویا ایک قطبِ زمانہ کی پیش گوئی اور خواہش کے آپ مظہرِ اتم بن کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے کیونکہ:۔ ؎

جو دن کو کہہ دیا رات ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

تعلیم:۔ مناظرِ اسلام نے ابتدائی تعلیم والدِ ماجد سے پائی، اس کے بعد مدرسہ رحیمیہ دہلی میں داخل کروائے گئے۔ اِس مدرسے کے جملہ مدرسین و منتظمین وہابی دیوبندی تھے۔ دورانِ تعلیم آپ نے خفیہ طور پر دہلی کے ایک ممتاز سُنی عالم سے رابطہ قائم رکھا تاکہ اساتذہ کی بدمذہبی عقائد و نظریات میں کوئی تزلزل پیدا نہ کر سکے۔ وہابی مدرسین کو کیا خبر تھی کہ جس نوجوان کو وہ زیورِ علم سے آراستہ کر رہے ہیں وہ وقت آنے پر وہ اُن کے بڑے بڑے مناظروں کے بھی چھکے چھڑایا کرے گا۔ اور اُن کے غلط عقائد و نظریات کی دھجیاں فضا میں بکھیر کر آئے دن اُن کے ساختہ مذاہب کا بھانڈا سرِبازار پھوڑا کرے گا۔ حضرت مناظرِ اسلام کا یہ اختصاص کیا مدرسہ رحیمیہ کا فیضان تھا؟ کیا والدِ ماجد ہی کی تربیت کا اثر تھا؟ نہیں بلکہ یہ شرقپور شریف کے اُس مردِ قلندر کی نظرِ کرم کا کرشمہ تھا جس نے فرمایا تھا کہ:۔ "محمد امین! تم اس لڑکے کو ضرور عالمِ دین بنانا" بزرگانِ دین کی اِسی چشمِ عنایت کے بارے میں تو شاعرِ مشرق نے کہا ہے کہ:۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

بیعت :۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت مناظرِ اسلام شرقپور شریف کے سرکار میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت میاں صاحب نے آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے تین مرتبہ آپ کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا "محمد عمر! جاؤ اور مذہب اہلسنت وجماعت کا دفاع کرو۔ تمہیں کوئی بد مذہب شکست نہیں دے سکتا۔ تمہارا نام محمد عمر ہے لہٰذا عمر بھر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی نشر واشاعت میں لگے رہنا" مرشدِ گرامی کے اس ارشاد کی تعمیل آپ کی فطرتِ ثانیہ ہوگئی تھی۔

مرشدِ برحق کی رہنمائی میں آپ منازلِ سلوک طے کرتے رہے اور میاں صاحب قبلہ کے وصال کے بعد اس مردِ قلندر سے کسبِ فیض کا سلسلہ جاری رکھا جو حضرت میاں صاحب علیہ الرحمہ کے خلفاء میں ممتاز اور کرماں والا سرکار کے لقب سے مشہور تھے جن کا اسمِ گرامی سید محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آں موصوف کی بھی مولانا اچھروی پر خصوصی نظرِ کرم تھی اور مولانا کی دینی خدمات پر فخر محسوس فرمایا کرتے تھے۔

عالمِ باعمل :۔ آج کل بے راہ روی اور سہل پسندی جیسی بیماریاں عام ہیں۔ لیکن مناظرِ اسلام کی ساری زندگی شریعتِ مطہرہ پر عمل کرنے میں گزری۔ بزرگانِ نقشبند کی نظرِ کرم سے سُنت کی پیروی کا خاص اہتمام فرماتے۔ زمانہ طالب علمی ہی سے آپ صوم وصلوٰۃ کے سختی سے پابند اور تہجد گزار رہے جلسوں میں تقریر وغیرہ کے باعث خواہ وہ رات کے بارہ ایک بجے کیوں نہ فارغ ہوتے لیکن

نماز تہجد بھر بھی قضا نہیں ہونے پاتی تھی۔

خطابت :- حضرت مناظرِ اسلام ایک عرصہ تک قصور شہر میں بھی خطابت کرتے رہے لیکن سلطان العارفین حضرت شیخ علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش قدس سرہٗ کی مسجد میں متواتر سولہ سال تک یہ فریضہ ادا کیا۔ یہاں سامعین کا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ مسجد مذکورہ کی وسعت ناکافی ہو کر رہ گئی اور اس میں خاطر خواہ اضافہ کرنا پڑا آپ کے فرزندِ اکبر کا بیان ہے کہ عرصہ دراز تک آپ یہ خدمت محض تبلیغ دینِ متین کی خاطر فی سبیل اللہ انجام دیتے رہے۔ لیکن جب محکمۂ اوقاف کا قیام عمل میں آیا تو کسی قدر نذرانہ ملنے لگا تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ حضرت مناظرِ اسلام مذہب اہلسنت وجماعت کے بیباک مبلغ تھے۔ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے آپ کی پوری زندگی وقف رہی۔ حق بات کہنے سے کوئی طاقت آپ کو باز نہیں رکھ سکتی تھی۔ برٹش گورنمنٹ کی بنائی ہوئی نام نہاد اسلامی ٹولیوں کے غیر اسلامی عقائد و نظریات اور غلط مسائل کی تردید میں آپ نے کبھی جھجک محسوس نہیں کی۔ جب ملک فیروز خان نون پاکستان کے وزیر اعظم تھے تو ایک دوسرے فرقے کے خلاف تقریر و تحریر کی بڑی سخت پابندی تھی۔ اس دور میں بھی آپ نے عجمی یہودیوں یعنی مرزائی حضرات کے خلاف بغیر کسی خوف و ہراس کے متعدد تقریریں کرکے ناموسِ مصطفوی کا دفاع کیا جس کی پاداش میں بد مذہب نواز حکومت نے آپ کو گرفتار کرکے جیل میں بھیج دیا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی حکومت میں اور ایسی حکومت میں جو قائم ہی اسلام کے نام پر ہوئی تھی اس کے وزراءِ اوّل سے اسی طرح انصاف کا خون کرنے کو ہر حکومت کیوں جائز قرار دیتی آئی ہے؟ کیا

حق و باطل اور کھرے کھوٹے میں تمیز نہ کرنا حق پرستی اور انصاف پسندی ہے۔

اسی دوران میں ایک روز حضرت کرمانوالہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا حضور! مولانا محمد عمر اچھروی کو حکومت نے گرفتار کر لیا ہے۔ سنتے ہی آپ نے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے۔ مولانا کی رہائی اور ترقی درجات کے لیئے دعا فرمائی۔ ولیٔ کامل کی دعا نے اپنا رنگ دکھایا کہ جو حکومت حق کی آواز کو دبانا چاہتی تھی وہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مرحوم کی مارشل لاء کے نیچے ہمیشہ کے لیئے دب کر رہ گئی اور مولانا محمد عمر اچھروی باعزت طریقے سے رہا ہو کر اپنے گھر تشریف لے آئے۔

پنجابی میں تقریر کرنا آپ پر ختم تھا۔ زبان شیریں، لہجہ دلکش اور اندازِ بیان ایسا کہ ہر لفظ دل میں سماتا چلا جاتا تھا۔ چونکہ آپ کی ہر تقریر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل پر مشتمل ہوتی تھی لہٰذا بعض مبتدعین بھی آپ کی تقاریر کو اہتمام سے سننے پر مجبور تھے۔

اولادِ امجاد:۔ آپ کے چار صاحبزادے ہیں۔ حافظ سلطان باہو مولانا عبدالوہاب مولانا عبدالتواب محمد ظفر اور بفضلہٖ تعالیٰ چاروں ہی عالمِ دین اور حافظِ قرآنِ مجید ہیں۔ جملہ صاحبزادے جامعہ رضویہ لائل پور سے فارغ التحصیل ہیں یہ آپ ہی کا فیضان ہے کہ دو پوتے یعنی محمد محمود سلطان اور محمد محبوب سلطان بھی قرآنِ کریم حفظ کر چکے ہیں۔ اور محمد حبیب سلطان حفظ کر رہے ہیں۔ گلشنِ مناظرِ اسلام کے یہ تینوں نونہال آپ کے خلفِ اکبر مولانا حافظ سلطان باہو صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ یہ شجرِ طیبہ جس کی جڑیں قائم ہیں، خدا کرے کہ اس کی شاخیں سایۂ رحمت بن کر پھلتی پھولتی اور ملک کے طول و عرض میں تاقیامت لہلہاتی رہیں۔ (آمین)

تصانیف:۔ حضرت مناظرِ اسلام نے متعدد کتابیں مذہب اہلسنت وجماعت کی

حمایت اور بد مذہبوں کے رد میں لکھیں، جن میں سے بعض مشہور تصانیف حسب ذیل ہیں

۱۔ مقیاسِ حنفیت ـــــــ یہ کتاب اصلی اور جعلی حنفیوں کا فرق واضح کرتی ہے

۲۔ مقیاسِ وہابیت ـــــــ اِس میں غیر مقلدین کے حقیقی خدوخال دکھائے ہیں۔

۳۔ مقیاسِ خلافت ـــــــ دو جلدوں میں مسئلہ خلافت پر سیر حاصل بحث اور روافض کا رد کیا ہے۔

۴۔ مقیاسِ نبوت ـــــــ تین ضخیم جلدوں میں مرزائیت کا پوسٹ مارٹم کیا ہے

۵۔ مقیاسِ نور ـــــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سراپا نور ہونے کے ناقابلِ تردید دلائل پر مشتمل ہے۔

۶۔ مقیاسِ صلوٰۃ ـــــــ نماز کے مسنون طریقے کا مدلل بیان اور غیر مقلدین کا ردِ بلیغ۔

۷۔ مقیاسِ مناظرہ ـــــــ غیر مقلدوں سے جتنے مناظرے کئے اُن کا بیان اور وہابی مناظروں کے مغلوب و فرار ہونے کی داستان۔

وفات حسرت آیات:۔ آپ نے ۹ ذیقعد ۱۳۹۱ھ بروز منگل کو وفات پائی۔ عالمِ نزع میں ایک صاحبزادے عبدالوہاب کو سورۂ یٰسین شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ تمام کمال سننے کے بعد آپ نے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جانِ عزیز جان آفرین کے سپرد کر دی۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) مولانا حافظ محمد سلطان باہو صاحب کا بیان ہے کہ ایک نور جسدِ خاکی سے نکلا اور آسمان کی جانب پرواز کر گیا۔ اگلے روز جنازہ اُٹھایا گیا تو شامل ہونے والوں

کی تعداد شمار سے باہر تھی۔ نزدیک دُور کے کتنے ہی علمائے کرام نے شرکت فرمائی دفن کرنے کے بعد عوام وخواص نے دیکھا کہ مناظرِ اسلام کی قبر پر آسمان سے نور کی بارش ہو رہی تھی اور آپ کے مرقد سے بڑی روح پرور اور دل افروز خوشبو آرہی تھی۔

ابرِ رحمت اُن کے مرقد پہ گہر باری کرے ؎
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

بشارت:۔ مولانا حافظ سلطان باہو مدظلہٗ کا بیان ہے کہ ایک شب انہیں حضرت مناظرِ اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ کو ہشاش وبشاش دیکھ کر دریافت کیا حضور آپ کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ فرمایا کہ باری تعالیٰ شانہٗ نے محض اپنے فضل وکرم سے اور اپنے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے صدقے میں مجھے بخش دیا ہے۔ میری قبر تاحدِّ نظر کشادہ کر دی گئی ہے اور جہاں چاہوں جانے کی اجازت دے دی ہے (وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذَالِکَ) پھر مولانا نے چند متنازعہ گھریلو مسائل کی شرعی صورت دریافت کی تو آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں وہ مسئلے حل فرما دیے۔ موصوف کا بیان ہے کہ چند روز میں وہ معاملات اُسی طرح طے ہوئے جس طرح حضرت مناظرِ اسلام علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا۔

یوں تو ہر عالمِ دین کی موت گویا اس سارے عالم رنگ وبُو کی موت کے مترادف ہے۔ لیکن ابوالحقائق مولانا عبد الغفور ہزاروی اور مناظرِ اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہما کی مفارقت سے خصوصًا میدانِ مناظرہ میں بڑی کمی واقع ہوئی کیونکہ مسلمانانِ پاکستان دو کہنہ مشق مناظروں سے محروم ہو گئے ہیں۔ باری تعالیٰ شانہٗ دینِ متین کے محافظ کثیر پیدا کرے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کو محسوس کر کے اس عظیم فریضہ

کی ادائیگی سے بخیر و خوبی سبکدوش ہوتا رہا کریں (آمین) راقم الحروف نے یہ چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ مولانا حافظ سلطان باہو صاحب کی فرمائش اور اصرار پر موصوف کی فراہم کردہ معلومات کے تحت مناظرِ اسلام علیہ الرحمہ کی تصنیف مقیاسِ مناظرہ کے لئے لکھے ہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

احقر العباد۔ عبدالحکیم خان اختر
شاہجہانپوری مجددی مظہری
لاہور

۹ رجادی الاوّل ۱۳۹۴ھ
یکم جون ۱۹۷۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبب تالیف کتاب مقیاس مناظرہ

غیر مقلدین وہابیوں نے خصوصاً روپڑی علمائے نے چند ماہ سے مناظروں میں اپنی شکست کو فتح لکھ کر شائع کرنی شروع کر دی تاکہ ذلت پر جھوٹ کا پردہ ڈال کر اپنی جماعت کو خوش کیا جائے اور تقریباً پورے پاکستان میں جھوٹے اشتہارات شائع کر کے اہل سنت وجماعت احناف کو دھوکہ دے کر اغوا کیا جائے فقیر کو کئی ماہ تک احناف کی شکایات چاروں طرف سے پہنچتی رہیں آخر تنگ آکر فقیر نے نمونے کے طور پر صرف غیر مقلدین کے چند مناظروں کی اصلی روداد لکھ کر شائع کرا دی تاکہ ہمارے احناف کو تسلی ہو اور جھوٹ شائع کرنے والوں کو عبرت و شرمساری ہو اور حق و باطل کا صحیح فرق سمجھ کر صداقت کو قبول کریں اور اس دنیا میں محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر رکھ کر سچے اور پاک مذہب کو قبول کر کے بغیر تعصب تفرقہ بازی کے اپنی قبر و حشر کو درست بنالیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین ۱/۶۴

محمد عمر اچھروی

صاحبزادہ حافظ سلطان باہو صدیقی - لاہور سمن آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مقیاس مناظرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظرہ جامن۔ تحصیل و ضلع لاہور

۱۳ ستمبر ۱۹۹۴ء بروز اتوار صبح۔ حاجی بہادر علی کاہنہ والے اور مولوی لال دین صاحب امام مسجد جامن والے فقیر کے مکان پر اجڑے گھبرائے ہوئے ٹیکسی پر پہنچے اور کہا کہ موضع جامن میں وہابیوں کا جلسہ ہو رہا ہے اور موضع جامن میں صرف ایک گھر وہابی کا ہے باقی تمام قصبہ اہل سنت و جماعت کا ہے ان کے جلسے میں مولوی عبد القادر روپڑی للکار رہا ہے کہ او بدعتیو مشرکو! لاؤ جس بدعتی کو میرے سامنے لانا ہے۔ جس موضوع پر چاہو مناظرہ کرا لو میں نے تمہارے تمام مولویوں کو مناظروں میں شکست دی ہوئی ہے میرے سامنے کوئی حنفی مولوی نہیں آ سکتا نام سن کر ہی کانپ جاتے ہیں گھر سے ہی نہیں آتے تو موضع جامن کے چوہدری قائم دین نمبردار اور چوہدری خوشی محمد سرپنچ نے ہمیں آپ کی طرف بھیجا ہے کہ وہابیوں کے جواب کے لئے آپ کو فوراً بلایا جائے ایسا نہ ہو کہ ان کی بوکھلائیوں کے عقیدوں میں کوئی ہمارا حنفی پھنس جائے فقیر بمع کتب خانہ اسلامیہ وہابیہ و لاؤڈ سپیکر فوراً ٹیکسی پر موضع جامن جا پہنچا وہاں پہنچا تھا کہ قصور للیانی۔ لاہور۔ شیخوپورہ وغیرھم کے کئی سنی علماء وہاں مناظرہ سننے کے لئے پہنچ گئے اور مسلمانوں کا اجتماع بے شمار ہو گیا حافظ عبد القادر صاحب کا خیال تھا کہ شاید اتنی جلدی کوئی سنی نہ پہنچ سکے گا لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا چیلنج ہو اور آقائے عالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے شیدائی بر وقت نہ پہنچیں! یہ محالات سے

تھا اب حافظ صاحب شاید بائیں کرنے لگے۔ فقیر (محمد عمر) نے اعلان کیا کہ حافظ عبدالقادر کا چیلنج منظور ہے چنانچہ دو تین آدمی جامن کے سُنی اکابرین سے وہابیہ کے جلسے میں پہنچے اور حافظ عبدالقادر کو کہا کہ ہمارا مناظر تمہارے چیلنج دینے پر آپہنچا ہے۔ شرائط مناظرہ طے کر کے آج حنفی اور وہابی کی حقانیت اور صداقت واضح کر دو تاکہ ہر روز کی کشمکش ختم ہو جائے ہمارے گاؤں میں صرف ایک وہابی ہے جس نے یہ جلسہ رچایا ہوا ہے اور اس نے ہر روز ہمیں بھی مصیبت میں ڈال رکھا ہے کہ تم بدعتی ہو مشرک ہو قبر پرست ہو آج دودھ دودھ ثابت ہو جائے گا۔ اور پانی پانی نکل آئے گا حافظ عبدالقادر صاحب لبوں پر زبان پھیرنے لگ گئے۔ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ کے مصداق بن کر کانپنے لگے وہابیوں نے کہا کہ تم تو ہمیں تسلی دیتے تھے لیکن اب کیا ہو گیا جب حافظ عبدالقادر صاحب بغلیں جھانکنے لگے تو سامعین وہابیہ جو متمول طبقہ تھا وہ فوراً قریبی پولیس سٹیشن پر یا پولیس المدد الا پنے لگ گئے پولیس کے انکار کرنے پر دلالان وہابیہ نے تھانیدار صاحب کو ایک صد روپے کا نذرانہ پیش کر کے موضع جامن میں لے آئے فقیر حافظ عبدالقادر کی حقیقت سے واقف تھا کہ وہ دنیاوی کمائی کی خاطر اپنی جماعت کو خوش کرنے کے لیے ایسے ہی چیلنج دے دیا کرتے ہیں تاکہ جماعت بھی خوش ہو جائے اور نجدی کی ایجنٹی بھی بھگت جائے جیسا کہ اپنی جماعت میں زور شور سے چیلنج دیتے ہیں۔ وقت پر دم دبا کر بھاگتے بھی اتنی جلدی ہیں چنانچہ ایسے ہی ہوا فقیر نے کئی اور علماء کو بھی اور عوام سے بھی ان کے جلسے میں بھیجا لیکن ناشنوائی دیکھ کر خود ان کے جلسے کا راستہ اختیار کیا جب وہابیہ کے جلسے کے قریب پہنچا تو جماعت

وہابیہ مع ایک تھانیدار صاحب وہابیہ کے جلسے کی طرف آتے ہوئے سامنے سے آئے کہ مولوی صاحب حافظ عبدالقادر بھاگ گیا ہے۔ اب چیلنج دینے والا ہی نہیں رہا تو مناظرہ کیسا فقیر نے زور دیا کہ سٹیج تمہاری تھی تم نے اسے کیوں نہ روکا اب ہماری منت کرتے ہو یا اپنی سٹیج پر اپنی غلطی تسلیم کر دو یا مناظرہ کرو وہابیہ نے تھانیدار صاحب کی منت سماجت شروع کر دی تھانیدار صاحب کو چونکہ لقمہ تر پہنچ چکا تھا انہوں نے کہا کہ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ آپ ان کو معاف کر دیں میں نے ان کو ڈانٹا ہے فقیر نے جواب دیا کہ جامن باڈر پر ہے کہ آپ کا حق تھا کہ چیلنج دہندہ کو فوراً گرفتار کرتے کہ تم اپنی باڈر پر مسلمانوں میں انتشار پھیلانا چاہتے ہو مجرموں کو تو آپ نے بلا عذر قبول کئے چھوڑ دیا ہم اہل سنت وجماعت اپنے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں سن سکتے پھر ایک گستاخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چیلنج مناظرہ کرے تو ہمارا حق ہے کہ ہم اس کا جواب دیں تھانیدار صاحب اور وہابیہ کے اکابرین نے معافی مانگی کہ ہم سے غلطی ہوئی آئندہ ہم انشاء اللہ عبدالقادر روپڑی کو کبھی مدعو نہ کریں گے اور نہ ہی اس کے جھانسے میں آئیں گے اس وقت آپ معافی دیں فقیر نے اسی وقت مسلمانوں کو شانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا کر محظوظ کیا اور تلقین کی کہ تم ایسے مفسدین کے چکمے میں کبھی نہ آنا اور نہ ہی ایسے فتین کا ذہین کا کلام سننا ان سے رہو خداوند کریم کی عبادت پہ زور دو اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھا کرو اور کفار ہند کے مقابلے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ انشاء اللہ فتح ہماری ہے بعد از دعا فقیر واپس لاہور پہنچ گیا چند

دن بعد حافظ عبد القادر صاحب نے اشتہار شائع کرا دیے کہ محمد عمر اچھروی میرے مقابلہ میں مناظرہ سے بھاگ گیا بھلا ایسے کذاب سے کوئی دریافت کرے کہ جلسہ سُنیوں کا تھا یا وہابیوں کا چیلنج تم نے دیا تھا؟ یا محمد عمر نے محمد عمر تمہارے چیلنج پر وہاں پہنچا تو تم اپنے پُرانے رویّے کے موافق وہاں سے بھاگ آئے یہ کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے کہ جلسہ وہابیوں کا اور محمد عمر اچھروی وہاں بھاگنے کے لئے پہنچا یا ثابت کرتے کہ جلسہ حنفیوں کا تھا میں عبد القادر وہاں پہنچا تو محمد عمر اچھروی وہاں سے بھاگ آیا لیکن دروغ گو را حافظہ نباشد سچ ہے اس لئے کہ اولاً تو چیلنج دے کر مد مقابل کے پہنچ جانے پر دُم دبا کر بھاگ آئے اور طرہ یہ کہ لاہور پہنچ کر اپنی تکذیب شائع کرا دی کہ محمد عمر شکست کھا کر میرے مقابلے سے بھاگ آیا عقلمند تو اس تکذیب کو فوراً بھانپ گئے کہ یہ وہابیہ کا صراحۃً جھوٹ ہے! یہ تھی رو داد مناظرہ جامن کی جو فقیر نے بیان کر دی اگر اس میں جھوٹ ہے تو جس نجدی وہابی کا دل چاہے جیسے چاہے وہاں کے گرد و نواح سے تسلّی کر لے۔

محمد عمر اچھروی۔لاہوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہابی دیوبندی وغیر مقلدین کی اجتماعی مناظرہ میں ذِلت ،

مناظرہ کدھر

ضلع گجرات میں

وہابی دیوبندیوں غیر مقلدوں کی بھگدڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ کدھر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَائِرِ اَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

امابعد چند ماہ گزرے چین اور بھارت میں کچھ کش مکش شروع ہوئی تو بھارت سے کچھ علاقہ چین نے فتح کر لیا اور قابض ہو گیا تو امریکہ اور برطانیہ نے پاکستان کو بھارت کے تعاون کے لئے کوشش کی لیکن پاکستان کے صدر مملکت فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خاں صاحب نے صاف جواب دیا کہ بھارت نے ہماری مشمولہ ریاستیں ہم سے غصب کر لی ہیں اور ہمیں چین سے کوئی مخالفت نہیں اور نہ ہی ہم ان کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں اور نہ سہی تو کم از کم بھارت اقوام متحدہ کا مسلمہ فیصلہ ریاست کشمیر میں الیکشن کرائے جو فیصلہ ہو جائے ہمیں منظور ہو گا جب بھارت تمام اقوام متحدہ کا باغی ہو کر ہمسایہ ملک پاکستان کا غاصب بنا بیٹھا ہے۔ تو تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پاکستان کے امن کو دیکھ کر بھارت گوارہ نہ کر سکا اس نے اپنی سرکردہ جماعت کانگرس کے ذریعہ پاکستان کے کانگرسی پٹھوؤں کو جو ہمیشہ کانگرس کے راتب خوار رہے ہیں! ان کو اکسایا کہ ہم ہندوستانی کانگرسی خطرے میں ہیں اور تم ہمارا اجر ولا ینفک حرکت میں نہ آؤ تو نمک حلال ثابت نہ ہو گے جب ہمارے نمک خوار ہو تو نمک حلال کرو چنانچہ جماعت احرار جن کی تمام عمر کانگرس میں گزری کانگرس کے ٹکڑے اب تک ان کے اندر سے نہیں نکلے اور اب بھی وہ کانگرس کے ہی پنشن خوار ہیں۔ آج کل جن کا مجموعہ فرقہ وہابیہ دیوبندیہ وہابیہ غیر مقلدین

ہیں آگے ان کی شاخیں جماعت مودودی جماعت تنظیمی جماعت تبلیغی جماعت اہل حدیث جمعیت العلمار اسلام احراری جمعیت احناف انجمن ختم نبوۃ انجمن اشاعت التوحید وغیرہ جنہوں نے اپنا منہ چھپانے کے لئے مجموعی طور پر اپنا نام اہل توحید رکھا ہے نے مل کر زر کثیر خرچ کر کے شورش مدیر چٹان کو ابھار اکرتم اپنی سابقہ ایجنٹی کو چلاؤ ہم تمہیں اپنی اعانت کا وعدہ کرتے ہیں چنانچہ شورش صاحب نے بمطابق اپنے مسمٰی کے پرامن پاکستان میں شورش کی ابتدا ڈالی کہ میں لائل پور گیا تو وہاں میری گذر ایسے ملاؤں سے ہوئی جنہوں نے ہمارے اکابرین پہ کفر کی مشین چلائی ہوئی تھی مجھے غصہ آیا اور میں نے ان کے خلاف بہادری و دبدبہ کا چٹان بلند کرنے کی کوشش کی لیکن شورش صاحب کو یہ ہوش نہ رہا کہ خوانده طبقہ اس شورش کو بھانپ لیں گے کہ اس مسئلہ کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے خلاف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کا تمام دنیا کے علمار نے فتویٰ کفر ثبت فرمایا ہے بلکہ خود ان کے اکابرین نے تسلیم کیا ہے کہ اگر اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب ہماری عبارتوں کو سمجھ کر فتویٰ نہ لگاتے تو وہ کافر ہو جاتے جس کو وہ خود تسلیم کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

اشد العذاب مصنفہ مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی در بھنگی ۱۳	اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علمار اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے اب پھر کبھی اس کو منہ پر نہ لانا اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علمار دیوبند واقعی

ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خاں صاحب پر ان علمار دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے جیسے علمار اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعًا ثابت ہو گئے تو اب علمار اسلام پہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہو یا قدنی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ

کہے وہ خود کافر ہے۔

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب فاضل دیوبند کی اس عبارت کو پڑھ کر مسلمانوں کو معلوم ہو گیا ہوگا جیسا کہ دیوبندیوں پر مرزا صاحب کی تکفیر فرض تھی ایسے ہی بعض علماء دیوبند پر بریلویوں کا فتویٰ کفر ثبت کرنا فرض تھا چنانچہ برسوں یہ تحریری و تقریری اختلافات جاری رہے اور اس موضوع پہ سینکڑوں کی تعداد میں جانبین سے کتابیں شائع ہو چکیں اور فرقہ وہابیہ دیوبند ہندو اور انگریز کی ایجنٹی میں جی بھر کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے اور لکھنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جن کے خلاف اہل سنت وجماعت نے بھی شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کو بلند رکھا اور اپنے ہاتھ کو دامن سے چھوٹنے نہیں دیا۔ اور مخالفین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سازشوں سے قسم قسم کے مصائب برداشت کرتے رہے لیکن شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آواز کو کم نہیں ہونے دیا معاندین کی سب سے زیادہ سازش فقیر محمد عمر اچھروی لاہوری کے خلاف زیادہ رہی حتیٰ کہ اکتوبر کے اخیر ماہ ۱۹۶۲ء میں غیر مقلدین وہابیوں نے نجدی خرچ پہ ایک سہ روزہ کانفرنس کی جس میں پاکستان کے چیدہ چیدہ نجدی راتب خواروں کا عام اجتماع کیا جس میں اہل سنت وجماعت کو فراخدلی سے گالیاں دی گئیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی برملا تنقیص کی گئی اور اخیر میں شورش کو بلوا کر فقیر کو علی الاعلان گالیاں الاپ کر کانفرنس کا اختتام کیا جس میں اہل سنت کی طرف سے کوئی تخریبی کارروائی نہیں ہوئی بعد ازاں انجمن جانبازان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے لاہور مرکز کی طرف سے ایک مجلس شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے لئے ۱۰ نومبر ۱۹۶۲ء بیرون موچی دروازہ لاہور میں منعقد فرمائی جس میں لاہور کے تمام فرقہ وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ مقلدیہ نے باتفاق رائے اپنے تمام عربی مدارس لاہور کے طلبا کو مسلح کر کے اہل سنت وجماعت کی مجلس پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دیا مجلس اہل سنت وجماعت

کا اجتماع تقریباً لاکھ یا کچھ کم و بیش تھا جس میں ۸۰ گیس سینکڑوں کی تعداد میں بلبوں کا انتظام سائبان اور لاؤڈ سپیکر سے انتظام بہت اچھا تھا وہابیوں کے مفسدین حملہ آور چونکہ مسلح اور کافی تعداد میں تھے ہر گیس کے چاروں طرف پانچ پانچ چھ چھ گھیرے ہوئے بیٹھے تھے سٹیج اور لاؤڈ سپیکر بھی مسلح وہابیوں سے گھرا ہوا تھا۔ گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے لاٹھیوں سے مسلح پولیس کا انتظام بھی کافی تھا چنانچہ سٹیج سے جب فقیر کی تقریر کا اعلان ہوا ابھی مجھے اُٹھنے کا موقعہ ہی نہیں ملا کہ کانگرسی ایجنٹ بلوائیوں نے یکدم گیسوں بلبوں لاؤڈ سپیکر اور سائبانوں پر حملہ بول دیا دو منٹوں میں ۸۰ گیس سینکڑوں بلب توڑ کر اندھیرا کرنے کی کوشش کی سائبانوں کے رسے کاٹ کر سائبان گرا دیے پورا لاؤڈ سپیکر توڑ دیا اور سٹیج پر حملہ کر دیا پولیس کے آفرین انہوں نے حملہ آوروں کو گرفتار کرنے کی بہت کوشش فرمائی لیکن مجمع کثیر تعداد ہونے کی وجہ سے وہ صرف پندرہ یا سولہ آدمیوں کو گرفتار کر سکی اور پندرہ منٹ میں امن قائم کر دیا جانباز ان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اہل لاہور کی ہمت کو خداوند کریم اور زیادہ بڑھائے انہوں نے پانچ منٹ میں پھر از سر نو لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا انتظام کر دیا اور سائبان کھڑے ہو گئے۔ فقیر کی تقریر شروع ہو گئی فقیر نے وہابیوں کی اس ناجائز کارروائی کی مثال دیتے ہوئے بیان کیا کہ یہ حملہ کرنا اور فساد برپا کرنا اور قرآن و حدیث بیان نہ کرنے دینا ان کا قدیمی پیشہ ہے نئی بات نہیں یہ لوگ مسلمانوں پر زمانہ دراز سے مظالم ڈھاتے چلے آ رہے ہیں اور ان کی کتابوں سے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کیا کہ یہ وہابی لوگ انگریز اور ہندو کے پرانے تنخواہ خوار ہیں انہوں نے اپنی سابقہ سنت کو تازہ کر دکھلایا ہے یہ ان کے اختیار کی بات نہیں یہ ان کا فطری پیشہ ہے بعد ازاں غیر مقلدین وہابیوں کے ایما پر مولوی عبدالقادر روپڑی نے فقیر کو مناظرے کا چیلنج شائع کر کے

تمام پاکستان میں پوسٹر لگوا دیے فقیر کو پاکستان کے کونے کونے سے اشتہارات مناظرہ پہنچتے رہے کہ حافظ عبدالقادر صاحب نے چیلنج مناظرہ کیا ہے مناظرہ کر دیا جواب دو لیکن فقیر نے امن کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکمت عملی سے کام لیا اور پاکستان کے قدیمی دشمن وہابیوں کا جواب کسی صورت میں نہ دیا اس اثنا میں حافظ عبدالقادر صاحب کی گڈی وہابی فرقہ کے دیوبندیوں اور غیر مقلدوں میں مقبول ہوئی کہ واقعی حافظ عبدالقادر صاحب کا مقابلہ مولوی محمد عمر نہیں کر سکتا جس سے انہوں نے اندازہ لگا لیا کہ نجدی سیاست کارگر اور کامیاب رہی لیکن جو احباب دیوبندی وہابی ان کے پہلے کئی مناظرے سن چکے تھے وہ اس کو مذاق اور شرارت سمجھتے تھے چنانچہ موضع کدھر تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے اہل سنت وجماعت مسلمانوں نے فقیر کو مجلس میلاد شریف کے لئے دعوت دی اور یہ بھی کہا کہ یہاں کے وہابی مفسد ہیں شاید کوئی گڑبڑ کر کے سوالات پیش کریں تو ان کی تسلی کے لئے چند احادیث کی کتابیں ضرور لیتے آویں چنانچہ فقیر بمع چند کتب احادیث وضروری کتب کے موضع کدھر پہنچ گیا اور جامع مسجد اہل سنت وجماعت موضع کدھر میں میلاد شریف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر شروع کر دی تقریباً آدھ گھنٹہ تقریر ہو چکی تو اہل دیہ کی طرف سے چند غیر مقلدین و احناف جامع مسجد میں آئے اور انہوں نے فقیر کو کہا کہ وہابیوں کا خیال کسی مسئلے پر گفتگو کرانے کا ہے اس لئے آپ باہر میدان میں تشریف لے چلیں چنانچہ فقیر بمع اپنے احباب عقیدت مدعوین کے باہر میدان میں پہنچا تو وہاں حافظ عبدالقادر روپڑی غیر مقلد وہابی بمع اپنے علماء رفقاء وہابیوں کے اور مولوی ولی محمد صاحب انتقی والے بمع اپنے علماء ورفقاء کے آ پہنچے فقیر نے حافظ عبدالقادر صاحب سے سوال کیا کہ حافظ صاحب آپ کیسے تشریف لائے تو حافظ صاحب نے جواب دیا کہ اہل توحید کی طرف سے مناظر مقرر ہو کر تمہارے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے پہنچا ہوں۔

محمد عمر حافظ صاحب کیا آپ نے حفظ ان کی تحریر جا بلین سے لکھوا لی ہے ؟

عبدالقادر، صاحب نہیں۔

منتظم مناظرہ دیۂ شیر محمد تحریر کی ضرورت نہیں ہم ذمہ دار تمہارے سامنے ہیں کوئی گڑ بڑ نہیں ہو سکتی تم دو نو ہمیں کوئی مسئلہ حل کر دو تاکہ ہماری تسلی ہو جائے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے ۔

عبدالقادر، بس بس ٹھیک ہے کوئی ضرورت نہیں !

محمد عمر، حافظ صاحب تمہیں یاد ہو گا کہ کھنڈا موڑ ضلع شیخوپورہ میں تاریخ ۳۰ ۴/۵۲ کو تمہارے ساتھ اس موضوع پر مناظرہ ہوا کہ وہابی حلالی ہیں یا حرامی تمام دن مناظرہ رہا تو تم حلالی ثابت نہ کر سکے اب مناظرے کی کیا ضرورت ہے ۔

عبدالقادر، بس بس پچھلی باتیں چھوڑو اب اس موضوع پر بات کرنی ہے کہ حضور کو علم غیب تھا یا نہ ؟

محمد عمر، حافظ صاحب کوئی آپس کے مسئلے کی بات کریں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے کی کیا ضرورت !

عبدالقادر، نہیں نہیں اسی موضوع پر مناظرہ ہو گا ۔

محمد عمر، اچھا شرائط مناظرہ لکھ دو میں بھی لکھ دیتا ہوں ۔

حافظ صاحب نے لکھ دیا کہ اہل توحید کی طرف سے مناظر حافظ عبدالقادر روپڑی ہو گا ۔

محمد عمر، حافظ صاحب یہ کیا لکھ دیا یہ اہل توحید کوئی نیا مذہب نکلا ہے جس کے تم نمایندے بن کر آئے ہو ؟

عبدالقادر: نہیں نہیں یہ پرانا مذہب ہے۔

محمد عمر: یہ کسی فرقے کا نام تو نہیں اہل توحید ہونے کا دعویٰ تو ہندوؤں سے آریہ جماعت کا بھی ہے سکھوں کا بھی یہی دعویٰ ہے نیچریوں اور پرویزیوں کا بھی یہی دعویٰ ہے وہابیوں کا بھی یہی دعویٰ ہے تم کس فرقے کے نمائندے بن کر آئے ہو؟

عبدالقادر: ہندو سکھ چلے گئے ہیں اہل توحید کی طرف سے کھڑا ہوں۔

محمد عمر: حافظ صاحب ہندو سکھ بھی ابھی پاکستان کے کئی ضلعوں میں ہیں جہاں سے وہ چلے گئے ہیں اپنا ایجنٹ چھوڑ گئے ہیں۔ پرویزی اور نیچری وہابی ہیں تمہارا کس فرقہ سے تعلق ہے صاف صاف کیوں نہیں بتاتے معلوم ہوتا ہے کہ تم مناظرہ بھی ایسے ہی داؤ پیچ سے کرو گے جب پہلے ہی تم نے پرانا داؤ پیچ لگانا شروع کر دیا تو آگے کیا کرو گے بات صاف صاف کرو صاف صاف کیوں نہیں لکھ دیتے کہ میں غیر مقلد وہابی ہوں اور دیوبندی وہابیوں نے مجھے بلا کر اپنا مناظر کھڑا کیا ہے۔

عبدالقادر: ہاں تمہاری مرضی ہو گی کہ میں لاہور جا کر اپنے فرقے میں کہوں گا کہ دیوبندیوں میں میرا کوئی مدمقابل نہیں اس واسطے دیوبندیوں نے غیر مقلد وہابی عبدالقادر کو بلایا ہے میں اہل توحید یعنی دیوبندی اور غیر مقلدین دونو جماعتوں کی طرف سے مناظر ہوں۔

محمد عمر: حافظ صاحب تم تو یار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے انکاری کھڑے ہو گئے ہو اور خود علم غیب کا دعویٰ کر رہے ہو کہ تم لاہور جا کر کہو گے۔ کہ دیوبندیوں کی طرف سے حافظ عبدالقادر کھڑا ہوا ان میں کوئی مناظر نہ تھا افسوس ہے تمہارے اس عقیدے پر کہ تم غیب دانی کا دعویٰ رکھتے ہو اور مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کے لئے خداوند کریم کے عطا کردہ علم غیب کا انکار بتاتے ہو پھر دوسری بات یہ ہے کہ تم نے تو فقیر کو اشتہاری چیلنج مناظرہ دیا ہوا ہے اور آج تمہیں میرے روبرو ہونے کا موقع مل گیا ہے اب اگر تم سچے ہو تو تمہیں اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے چوری نہیں کرنی چاہیئے اپنے مذہب کو برملا ظاہر کر کے کھڑا ہونا چاہیئے تمہارا یہ چور بننا تمہارے کذب کی دلیل ہے۔

حافظ صاحب" مولوی صاحب ایسے الفاظ استعمال نہ کرو کیا میں چور ہوں ؟

محمد عمر، حافظ صاحب میں نے تمہیں بیل چور یا بھینس چور نہیں کہا بلکہ مذہبی چور کہا ہے۔ تمہاری سمجھ میں نہیں آیا اگر تم مذہبی چور نہیں تو صاف صاف اپنا مذہب لکھ دو۔

عبدالقادر، اچھا لاؤ شرائط نامہ میں لکھ دیتا ہوں'

شبیر محمد وہابی منتظم' جلدی سے قاصد کے ہاتھ سے شرائط نامہ لے کر پھاڑ دیا کہ تم نے مذاق بنا رکھا ہے مناظرہ کرو اگر کرنا ہے تو۔

محمد عمر، بھائی صاحب مناظرہ کس سے کریں جب تک کوئی مذہب و الاسامنے نہ ہو قرآن و حدیث کس فرشتے کو سنانا ہے میں اہل سنت وجماعت ہوں مدمقابل بھی تو کوئی اپنا صحیح مذہب لکھ دے۔

عبدالقادر، اچھا اب میں صاف صاف لکھ دیتا ہوں (حافظ صاحب کی تحریر کی نقل مطابق اصل حسب ذیل ہے اور اصل فقیر کے پاس موجود ہے۔

حافظ عبدالقادر صاحب وپڑی کی تحریر مناظرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل توحید (یعنی اہل حدیث اور دیوبندی) کا عقیدہ ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

کے متعلق یہ کہنا کہ آپ کو کائنات کے ہر ذرہ کا علم ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ اور ہر چیز میں حاضر و ناظر کہنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے مقام مناظرہ موضع کدھر تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۔ حافظ عبد القادر

۲۳ جنوری ۱۹۶۳ء

محمد عمرؒ حافظ صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم نے صاف اپنا عقیدہ نہیں لکھا صرف میرے عقیدے کے خلاف لکھ دیا حق یہ تھا کہ تم اپنا عقیدہ لکھتے ۔

"منتظم مناظرہ نثیر محمد وہابی" حافظ صاحب تم دیانتداری سے کام کیوں نہیں لیتے اپنا عقیدہ کیوں نہیں لکھتے تم نے اپنا مذہب بھی صحیح نہیں بتایا اور نہ ہی اپنا عقیدہ صحیح لکھ کر دیتے ہو تم ایسے ہی ہیرا پھیری سے ہمیشہ کام کرتے ہوگے (یہ حافظ صاحب کی اس مناظرہ میں پہلی شکست تھی ۔

"محمد عمر" بھائی صاحب کوئی بات نہیں حافظ صاحب کو چلنے دو ان بیچاروں کا کوئی مذہب صحیح ہے ہی نہیں اس لئے یہ صحیح نہیں بتا سکتے اور نہ ہی ان کا عقیدہ صحیح ہے اسی لئے یہ بیچارے معذور ہیں ۔

"حافظ صاحب" (زور زور سے) چلو چلو مولوی صاحب تم مدعی ہو تقریر شروع کرو وقت پانچ پانچ منٹ ہوگا بھئی ایک گھڑی والا بٹھا دو جو فریقین کو ٹائم پر خبردار کرتا رہے (چنانچہ ایک شخص درمیان میں گھڑی لے کر بٹھا دیا گیا ۔

"محمد عمر" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اما بعد
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ابتدا سے ہی تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے ہمارا ایمان ہے ارشاد خداوندی ہے ۔

(۱) وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا

مرسل اگر اپنے مرسل کو مرسل الیہم کا علم دے کر نہ بھیجے تو مرسل کا مرسل کو بھیجنا عبث لازم آتا ہے اور ذات خداوندی سے عبث محال ہے لہٰذا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی تمام امت کا علم دے کر بھیجنا صحیح ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی حد کہاں تک ہے ارشاد خداوندی ہے ۔

(۲) تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے مرسل ہیں اور کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کی امت ہیں ۔ اب فقیر تم سے یہ دریافت کرتا ہے کہ رب کریم نے نبوت کو آپ پر ختم کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالمین کا نذیر اور عالمین کا نبی بنا کر مبعوث فرمایا جب آپ تشریف لائے اس وقت عالمین آباد تھے ؟ ہرگز نہیں بلکہ سابقین ابتدا سے لے کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک گزر چکے غائب ہو چکے تھے پھر آپ کے وصال کے بعد قیامت تک آنے والی کائنات آپ سے غائب تھے یا نہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ماضی و استقبال کے نبی ہیں یا نہیں ؟ جب اشیائے ماضیہ و مستقبلہ مغیبات کے آپ نبی ہیں تو ان کا علم ہونا آپ کو لازمی ہے ورنہ ان کے نبی کیسے ہوں گے اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اشیاء ماضیہ و مستقبلہ کے مغیبات کے علم کا انکار کروگے تو تم بھی آپ کی امت سے خارج ہو جاؤ گے بتائیے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب عالمین کی نبوت کا خطاب ہوا اور آپ کے حق میں للعالمین نذیرا اور وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور کافۃ للناس نازل ہوئیں تو تم اس وقت عالمین کے خطاب میں شامل تھے یا نہیں ؟ اگر تھے تو تمہارا علم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تھا یا نہ ؟ اگر تھا تو آپ علم غیب کے حامل ثابت

ہوئے اگر نہ تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تم عالمین سے نہیں یا حضور صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ عالمین کے نبی نہیں۔ کیونکہ تم بھی اس وقت غائب تھے اور تمہارا علم بھی غیب اور تمہارا دعویٰ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہ تھا جب آپ کو تمہارا علم نہ ہوا تو حضور تمہارے نبی نہ ہوئے تو تم حضور کی نبوت سے ہی خارج ہو گئے اب بھی وقت ہے توبہ کر لو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا اقرار کر کے اپنا نبی تسلیم کر لو ورنہ تم بھی منکرین کے گڑھے میں جاؤ گے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل بنا کر داڑھی حضور کی سنت بڑھا کر مسلمانوں سے پیسے بٹورتے ہو اور آپ کے ہی علم کے انکاری ہو۔

اگر تمہارا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تو تم داڑھی منڈا دو قیامت میں کہہ دینا کہ حضور میں نے داڑھی رکھی تھی یاد رکھو فرمان خداوندی۔

(۳) نساء ۵/۶ { فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔

پھر کیا حال ہو گا جب ہر امت سے ہم گواہ لائیں گے اور ان تمام پر ہم آپ کو گواہ لائیں گے۔ قیامت کے دن جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تم پر شہادت ہو گی تو آپ تم پر شہادت دیں گے کہ یا اللہ عبد القادر روپڑی مجھے بے علم کہتا تھا تو اس وقت تمہارا کیا حشر ہو گا سوچ لو یہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب ہونے کی دلیل ہے اگر آپ کو مشہود کا علم نہ ہو گا تو شہادت کیسے دیں گے۔ باقی رہا یہ سوال کہ آپ کائنات کے رسول اللہ ہو کر کس ڈیوٹی پر فائز ہوئے ارشاد خداوندی ہے۔

(۴) هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔ خداوند وہ ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں ان سے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا جو ان پر خداوند کریم کی آیتیں پڑھتے ہیں اور کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اگرچہ وہ پہلے ظاہر گمراہی میں کیوں نہ ہوں۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام کائنات ان پڑھ ہیں اسی لئے نبی الامیین فرمایا اور تمام کی حدود ارحمۃ للعالمین مذہبا الکہ ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے رسول بھیجا اور یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ سے تمام کائنات کے پروفیسر یعنی معلم بنا کر بھیجے اگر آپ کو رب کریم نے کائنات کے ذرے ذرے کا علم دے کر نہیں بھیجا تو کائنات کے ذرے ذرے کا معلم ہونا غلط ثابت ہوں گے اور خداوند کریم غلطی سے مبرا ہے اب جن کی زبانی اور عملی زندگی کے مکتوبات پڑھ کر اہلحدیث کہلانے ہو حافظ و عالم ہونے کے دعویدار ہو اسی کے علم کی نفی کرتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو قیامت میں کیا جواب دو گے اگر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بے علم ہیں تو تمام کائنات سے اجہل ثابت ہوں گے تو تمہارے نزدیک تمام کائنات ابوجہل ثابت ہو گی اور یہ اسلام کے خلاف ہے۔

دلائل علم غیب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم از قرآن مجید

(۵) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ خداوند کریم نے اس خطاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں ہی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو ثابت فرما دیا ہے۔ نبی صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور صفت مشبہ دوام پر دلالت کرتا ہے نبی کریم کے معنی ہیں ہر وقت خبر رکھنے والا باقی سوال یہ کہ کس کی خبر رکھنے والا؟ اس کی دو صورتیں ہیں یا تو جس کا نبی ہے اس کی خبر رکھنے والا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

خداوند کریم کے نبی ہیں اور خداوند کریم ہماری نظروں سے غیب ہیں نظر نہیں آتے تو ثابت ہوا کہ نبی خداوند کریم سے ہر وقت علیمی خبر رکھنے والا ہے جو بِمَا اَوْحَیْنَا سے ثابت ہے دوسری صورت یہ ہے جس کی طرف مبعوث ہوئے ان کی ہر وقت خبر رکھنے والا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے عالمین کے ذرے ذرے کی طرف مبعوث فرمایا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْراً بابرکت ہے وہ ذات جس نے فرقان کو اپنے بندے پر نازل فرمایا تاکہ آپ تمام جہانوں کے لئے حاکم بن جائیں تو اس آیت خداوندی سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے تمام کائنات کے ذرے ذرے کی طرف مبعوث فرمایا ہے یہ امر واضح ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت و رحمت کی جہاں تک حد ہے وہاں تک کا آپ کو ہر وقت علم و خبر ہے یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خطاب یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ سے ہی بصراحۃ النص ثابت ہوا تو جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت ہر ذرے ذرے کے علم سے خبردار تسلیم نہیں کرتا ایسا شخص حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کائنات کا نبی ہی تسلیم نہیں کرتا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کا منکر آپ کی امت سے خارج ہے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر ذرے ذرے کے علم کا منکر آپ کی اُمت سے خارج ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوندی تعلیم

دلیل

(۶) نساء $\frac{5}{16}$: وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْماً ٥

اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ تعالےٰ نے ہی تعلیم دی جو آپ نہیں

جانتے تھے اور آپ پر دیہ علم، بہت بڑا اللہ کا فضل ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پروفیسر صرف اللہ کریم ہی ہے اور جس کا تم کہو کہ آپ کو علم نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عَلَّمَكَ وہی ہیں نے آپ کو پڑھا دیا اب اس آیت کریمہ کی تشریح متقدمین مفسرین کی زبانی عرض کرتا ہوں۔

عَلَّمَكَ الخ کی تشریح مفسرین کی زبانی

(ا) ابن جریر ۵/۱۴۳ } وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنْ خَبَرِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخَرِيْنَ وَمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مُذْ خَلَقَكَ۔

اور یارسول اللہ صلے اللہ علیک آپ کو اللہ تعالےٰ نے سکھائیں اولین وآخرین کی خبریں جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ کو رب کریم نے جب پیدا فرمایا سکھا دیا جو پہلے ہو چکا اور جو ہونے والا تھا اس سے پہلے یہ آپ پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔

(ب) تفسیر خازن ۱/۴۹۶ } (وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) یعنی مِنْ اَحْكَامِ الشَّرْعِ وَاُمُوْرِ الدِّيْنِ وَقِيْلَ عَلَّمَكَ مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ وَعَلَّمَكَ مِنْ خَفِيَّاتِ الْاُمُوْرِ وَاَطْلَعَكَ مِنْ ضَمَائِرِ الْقُلُوْبِ وَعَلَّمَكَ مِنْ اَحْوَالِ الْمُنَافِقِيْنَ وَكَيْدِهِمْ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا) یعنی وَلَمْ يَزَلْ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ عَظِيْمًا۔

اور عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو شریعت کے احکامات اور دینی امور سکھائے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کو علم غیب سے جو نہ جانتے

تھے رب کریم نے سکھا دیا اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کو تمام خفیہ راز سکھا دیے اور تمام دلوں کے حالات سے آپ کو مطلع فرما دیا۔ اور آپ کو تمام منافقین کے حالات اور ان کی خفیہ سازشوں کی تعلیم دی جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے اور یا محمد صلے اللہ علیک وسلم آپ پر اللہ تعالےٰ کا ہمیشہ فضل عظیم ہے۔

(ج) تفسیر مدارک ۱/۱۹۵ } (وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) مِنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ وَالشَّرَائِعِ اَوْ مِنْ خَفِيَّاتِ الْاُمُوْرِ وَضَمَائِرِ الْقُلُوْبِ (وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا) فِيْمَا عَلَّمَكَ وَاَنْعَمَ عَلَيْكَ۔

اور آپ کو حضور رب کریم نے سکھا دیے دینی اور شرعی امور یا خفیہ راز اور تمام دلوں کے حالات جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالےٰ کا فضل عظیم ہے۔

(د) تفسیر جامع البیان ۸۵ } (وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) قَبْلَ نُزُوْلِ ذٰلِكَ مِنْ خَفِيَّاتِ الْاُمُوْرِ۔

اور آپ کو رب کریم نے تعلیم دی جو آپ اسکے نزول کے پہلے نہ جانتے تھے خفیہ امورات سے۔

(ہ) تفسیر عرائس البیان ۱۵۶ } (وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) اَىْ عُلُوْمَ عَوَاقِبِ الْخَلْقِ وَعِلْمَ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُوْنُ۔

اور رب کریم نے آپ کو تعلیم دی خلق کے نتائج سے جو آپ نہ جانتے تھے اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو سکھایا جو ہوا اور جو آگے ہو گا۔

۷۔ النحل ۱۴/۱۲ } وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

وَبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۔

اور ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ہر شی کو بیان کرنے والی ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہے کہ رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ ہر شی کو بیان کرنے والی ہے اور مسلمانوں کے لئے خوش خبری ہدایت اور رحمت ہے اور یہ قرآن کریم سب غیبی خبریں ہیں۔

(۸) ال عمران ۳ } ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۔
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں یہ سب غیبی خبریں ہیں۔

(۹) طٰہٰ ۱۶/۶ } وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔
اور فرمادیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے میرے رب میرے علم کو زیادہ کر۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عمر وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کا وظیفہ بھی پڑھتے رہے اور رب کریم نے خود ارشاد فرمایا وَقُلْ کہ مجھ سے علم طلب فرمایئے لیکن رب کریم نے تمہارے خیال کے مطابق اتنا علم عطا فرمایا کہ جس کی غلطیاں عبد القادر روپڑی نکال رہا ہے۔ افسوس صد افسوس اس آیۃ کریمہ کی تفسیر مفسرین متقدمین کی زبانی سن لو۔

تفسیر خازن ۲۲۸/۳ } وَالْمَعْنٰى زِدْنِيْ اِلٰى مَا عَلَّمْتَ فَاِنَّ لَكَ فِيْ كُلِّ شَيْئٍ عِلْمًا ۝
اور اس آیۃ کریمہ کے معنی ہیں اے اللہ میرے علم کو زیادہ کر جہاں تک تجھے علم ہے تو بے شک تجھے ہر شی کا علم ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عمر وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کا وظیفہ پڑھتے بھی رہے اور رب کریم نے فرمادیا۔

دلیل

(۱۰) الم نشرح ۳۰ { اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
کیا آپ کے سینے کو ہم نے نہیں کھولا۔

مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دربار خداوندی میں دعا فرمائی کہ میرے علم کو زیادہ فرما اور رب کریم نے آپ کے سینے کو پورا علمی طاقت سے کشادہ فرما دیا اب تم بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شرح صدر علم غیب نوری الہٰی سے ہوا یا رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی اُستاد مقرر فرما دیا اب اس کی تائید قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم سے دعا فرمائی کہ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي اے اللہ میرے سینے کو کشادہ فرمادے اللہ تعالےٰ نے فوراً جواب دیا کہ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسىٰ اے موسیٰ جو تو نے سوال کیا وہ تمہیں دے دیا گیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام کا رب کریم نے بلا تاخیر اپنے امر کن سے فوراً خود شرح صدر فرما دیا تو ثابت ہوا کہ نبی اللہ کا ذاتی سوال رب کریم خود اپنے امر سے حل فرما دیتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شرح صدر رب کریم نے فوراً اپنے امر سے کر دیا ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کا جواب اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ سے رب کریم نے فوراً غیب سے فرما دیا جس میں کسی اور واسطے کی ضرورت پڑی ہی نہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا سے علم کی زیادتی کا سوال رب کریم سے کیا۔ اب تمہارے جیسا مُلّا کہے کہ خبر غیبی سے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم واقف ہیں۔ لیکن علم غیب نہیں تو قرآن کریم سے صاف انکار کرنا ہے یا کہو کہ رب کریم نے دھوکہ کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے رب کریم سے خداوندی علم نوری غیبی طلب فرمایا اور اللہ تعالےٰ خبر دیتا ہے۔ لیکن علم عطا نہیں فرمانا کیسی جہالت ہے بغیر علم کے خبر صادق کیسے ہو سکتی ہے؟ تو ان دونوں آیتوں سے واضح ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوند کریم سے علم طلب فرمایا اور رب کریم

نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے مبارک کو ہی علم کا غیبی خزانہ عطا فرمایا جس سے منکر کو حسد ہے
قرآن کریم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو فقیر نے دس آیتوں سے ثابت کر دیا اور تم ایک آیت نہیں پیش کر سکے جس میں رب کریم نے صاف فرمایا ہو کہ میں نے کسی نبی کو علم غیب نہیں دیا۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

عبدالقادر" تم نے قرآن کی آیت پڑھی ہے۔ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ
دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اللہ تعالےٰ نے تمہیں سکھایا جو تم جانتے تھے کیا سب کو علم غیب کلی سکھا دیا کچھ تو خدا کا خوف کرو۔

خداوند کریم نے فرمایا ہے قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب کو نہیں جانتا۔ باقی وقت شاید یا یُں کر کے ٹال دیا۔

محمد عمر" اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم اما بعد تمہاری پیش کردہ پہلی آیت عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ کے معنی جو تم نے کیے ہیں کہ اللہ نے تمہیں سکھایا اگر عَلَّمَ کا فاعل اللہ تعالےٰ تم کسی ترجمہ کسی تفسیر کسی عربی قانون سے ثابت کر دو تو فقیر جھوٹا اور تم سچے میں اپنا وقت بھی تمہیں دیتا ہوں حوالہ دو؟ ورنہ میدان مناظرہ میں اپنی مطلب براری کے واسطے قرآن کے معنی بدلنا یہ تمہارا پرانا شیوہ ہے آج تمہیں نہیں چھوڑوں گا آج ضلع گجرات میں بھی تمہاری بے ایمانی صاف واضح ہو گئی ہے۔

عبدالقادر" ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگ گئے وَضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ کا پورا

نمونہ بن گئے) فقیر حافظ عبدالقادر کو للکار رہا ہے حافظ صاحب جو اس باختہ کھڑے ہیں ان کی پارٹی کے دیوبندی اور غیر مقلدین علماء لعن طعن کر رہے ہیں کہ حافظ صاحب تم نے بڑا ظلم کیا تم نے ہمارے مذہب کو ذلیل کر دیا حافظ صاحب کے ایک معاون مولوی نے جھٹ کہہ دیا کہ حافظ صاحب نے یہ معنی نہیں کئے ــــ فقیر نے اس مُلّا کو ڈانٹ کر بٹھا دیا کہ تم جھوٹ کی جھوٹی وکالت کرتے ہو مجھے تم پر کوئی اعتماد نہیں تم بیٹھ جاؤ تمہاری جماعت کے دیوبندی مسلّمہ مولوی جو انہی کے درس کے مشہور معمر مدرس ہیں اگر یہ کہہ دیں تو تم سچے ہو۔

مولوی ولی محمد انہی " میں تو بھئی اپنا ایمان ضائع نہیں کرتا حافظ عبدالقادر صاحب نے قرآن کے معنی غلط کئے ہیں۔ علم کا فاعل خداوند کریم کو کہکر اس نے ہمارے مذہب کو بھی ساتھ ہی ذلیل کیا ہے ۔

حافظ عبدالقادر سے وہابی فرقہ کے تمام لوگ حواس باختہ ہو کر اُٹھنے شروع ہو گئے اور مسلمانوں نے محرف قرآن مردہ باد کے فلک بوس نعرے لگائے اور منتظمین مناظرہ نے بھی حافظ صاحب کو تف تف سے دھتکارا اور فقیر کو دلائل پیش کرنے کے لئے کہا کہ مولانا آپ شروع کرو۔

محمد عمر " اَللّٰھم صل علی سیدنا و مولنا محمد و علی اٰل سیدنا و مولنا محمد وَ بارک وسلم اما بعد (حافظ عبدالقادر کو مخاطب ہو کر) قرآن کے معنی بدلنے والو! او محرف قرآن جماعت آج مسلمانان ضلع گجرات کو بھی واضح ہو گیا کہ تم قرآن کو اُلٹ بیان کرنے والی جماعت ہو جب تم ہمارے سامنے قرآن کے معنی بدل کر جھوٹ بولتے ہو تو اپنی جماعت میں تو تمہارا ضرور ابتر حال ہوگا آج تمہاری جماعت

کو بھی یقین ہو گیا کہ ہمارے مُلّا محرف قرآن مجید ہیں۔ بس میں تمہاری جماعت کو اتنا ہی ثابت کرانا چاہتا تھا جو آج تمہاری جماعت کو یقین ہو گیا کہ ہمارے دیوبندی اور وہابی مُلّا قرآن کے منکرین ہیں خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو حشر میں کیا منہ دکھائیں گے حافظ عبد القادر کی اس دوسری شکست سے دیہاتوں کے بہت وہابی ان کی طرف سے بدظن ہو کر اُٹھ کر جماعت احناف میں شامل ہو کر فقیر کی طرف آ بیٹھے اور حافظ عبد القادر کا چہرہ اس وقت دیکھنے کے قابل تھا اگر اس وقت سلطان نجد ہوتا تو حافظ صاحب کا راتب بند کر دیتا فقیر نے للکار کر کہا کہ حافظ صاحب گھر جا کر تو تم اپنی جماعت کو کہو گے کہ ہم جیت گئے اور محمد عمر کو میں نے شکست دی ہے لیکن سامعین کو تو یقین ہو گیا ہے کہ حافظ عبد القادر جھوٹا ہے اور قرآن کے معنی غلط بیان کرتا ہے۔ کراماً کاتبین نے بھی تمہارے کھاتے میں حافظ صاحب کو مکذب قرآن درج کر دیا اسی لیئے پہلے چوری کر کے اپنے مذہب کو چھپاتے تھے کہ میں اہل توحید ہوں کیونکہ میں نے قرآن کے معنی غلط بیان کئے ہیں تو محمد عمر یہ نہ کہے کہ اہلحدیثوں کے پیشوا اور دیوبندیوں کے مناظر نے قرآن پر بہتان لگایا ہے اور معنی جھوٹے بیان کئے ہیں۔ اپنے مذہب کا صحیح نام ہی نہیں بتایا بلکہ کہا ہم دو نو اہل توحید میں تاکہ جھوٹ پر پردہ پڑ جائے اب تمہاری بطالت تو ثابت ہو گئی۔ اگر تم شرم والے ہو تو آج ڈوب کر مرجاؤ کہ میں آج اپنے دونو فرقوں دیوبندی اور غیر مقلدوں کے روبرو ذلیل ہوا ہوں۔

فقیر نے تمہارے سامنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کائنات کے کلی علم غیب الٰہی ہونے کی دس قرآنی آیتیں پیش کیں اور رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کائنات کے علم عطا کرنے کا اعلان فرمایا لیکن وہابی دیوبندی کو خداوند کریم کے کلام پر اعتبار نہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب الٰہی عطائی سے جل رہا ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے قرآن مجید حفظ

کر رکھا ہے اور قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر انکار کر رہا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر آپ کے علوم غیبیہ نوریہ الٰہیہ کا منحرف ہے خداوند کریم تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی سے بچاوے۔

(۱۱) گیارھویں آیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب ہونے کی اور عرض کرتا ہوں۔

پ۳۰: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم غیب پر بخیل نہیں ہیں۔ یہ آیت کریمہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب ہونے کی واضح دلیل ہے اگر بقول تمہارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو بخل کیسا آپ کو علم غیب ہے تو ہی آپ غیب پر بخل نہیں کرتے اور بخل اس میں ہوتا ہے جو شئے کسی کے پاس تھوڑی ہو اور اصول ہے کہ فراواں شئی پر انسان بخل نہیں کرتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی فراوانی بیان فرماتے ہوئے رب کریم نے شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا کہ میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنا غیب ہے کہ آپ غیب پر بخل کرتے ہی نہیں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے علم غیب کا خزانہ عطا فرما دیا ہے جس پر آپ کو بخل نہیں۔

عبدالقادر بغیر حمد و صلوٰۃ کے، قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ۔

کہدو یا رسول اللہ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا تم کہتے ہو حضور کو غیب کلی ہے اللہ تعالےٰ حضور سے غیب کا انکار کرا رہا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ حضور کہدو کہ میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں ہیں تمہارا عقیدہ کیسا بُرا عقیدہ ہے۔ پھر تمہاری فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ حضور کو غیب نہیں تھا ربانی وقت کو ادھر اُدھر کی باتوں سے ٹال دیا

تعلیم خداوندی کا اجمال علم کلی ہے

محمد عمر ”اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال محمد و بارک وسلم

امابعد - آیت قرآنی پہلے تمہیں عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ کا مطلب قرآن سے عرض کرتا ہوں عَلَّمَکَ کا خطاب میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس ذات نے فرمایا جس کی طاقت ہے اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اور کوئی بات نہیں رب کریم کا امر جب وہ کسی شیئ کا ارادہ فرماتا ہے اس کو فرماتا ہے ہو جا تو وہ شیئ فوراً بن جاتی ہے یعنی عالم امر سے موجود فی الخارج ہو جاتی ہے ذرا بھر دیر نہیں ہوتی اس ذات خداوندی کے امر نے جب قلم کو فرمایا اُکْتُبْ تو فَکَتَبَ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ جس کی شہادت خداوندی موجود ہے اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ ذات خداوندی جس نے قلم کو سکھایا اس ذات خداوندی نے قلم کو سکھایا تو اس نے لوح محفوظ میں ذرہ ذرہ لکھ دیا جس کی تفصیل علم کلی ہے یعنی کل شیئ کا علم بارش کا قطرہ قطرہ پیٹ کا علم ہر شیئ کے پیدا ہونے اور مرنے کا علم قیامت کا علم سب شامل ہے قلم کو کائنات کے ذرے ذرے کا علم اس نے عطا فرمایا تو شرک لازم نہیں اور اگر کائنات کے نذیر اور رحمۃ للعالمین میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کائنات کے ذرے ذرے کا علم عطا فرما دیا تو تمہیں شرک کھاتا ہے کچھ شرم کرو شرک کا خطرہ رب کریم کو ہونا چاہیئے تھا یا تمہیں خداوند کریم سے زیادہ خطرہ ہے اگر ذرے ذرے کا علم خلق کے واسطے شرک ہوتا تو وہ قلم کو ذرے ذرے کا علم نہ عطا فرماتا جس ذات خداوندی کے امر نے اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کو ذرے

ذرے کا علم لکھنے کی طاقت عطا فرمائی اسی کا امر عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ہے اگر سابقہ امر میں ذرے ذرے کا علم عطا ہوا ہے تو امر آخر میں بھی اسی طاقت سے ہی ذرے ذرے کا علم کلی عطا ہوا ہے باقی رہا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اس کے معنی ہیں کہ سکھایا تمہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تم نہیں جانتے تھے، اس عَلَّمَ کا فاعل مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کا مُعَلِّم خود ذات خداوندی ہے اور باقی تمام کائنات کے اُستاد کل پیغمبر کل معلم کل میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔ عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ خالق و مخلوق کی طاقت یکساں نہیں رب کریم کا تعلیم دینا اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا تعلیم دینا یکساں نہیں کیونکہ طاقت میں تفاوت ہے اب تمہاری پیش کردہ آیت یعنی تعلیم مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثال پیش کر دیتا ہوں جس کے تم نے معنی بدلے تھے۔

تعلیم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ علوم خمسہ

مستدرک ۳/۴۱۸
البدایہ والنہایہ ۳/۲۶۱

عَنْ عُرْوَۃَ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ وَھُوَ یَتَوَجَّہُ اِلٰی بَدْرٍ لَقِیَہٗ بِالرَّوْحَاءِ فَسَأَلَہُ الْقَوْمُ عَنْ خَبَرِ النَّاسِ فَلَمْ یَجِدُوْا عِنْدَہٗ خَبَرًا فَقَالُوْا لَہٗ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم فَقَالَ اَوَ فِیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ فَاِنْ کُنْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخْبِرْنِیْ

مَا فِی بَطْنِ نَاقَتِیْ هٰذِهٖ فَقَالَ لَهٗ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بن دونش وکان غُلَامًا حَدَثًا لَا تَسْئَلْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَنَا اُخْبِرُكَ تَنَزَّوْتَ عَلَيْهِ فَفِیْ بَطْنِهَا سَخْلَةٌ مِنْكَ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بدر کی طرف جاتے ہوئے روحا ر میں ایک بدوی ملا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دشمنوں کے متعلق خبریں دریافت کیں تو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کر تو اس نے کہا کہ کیا تم میں رسول اللہ بھی ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا ہاں بدوی نے حضور کو کہا کہ اگر آپ رسول اللہ سچے ہیں تو بتایئے تو میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے تو سلمہ بن سلامہ بن دوقش نے ابھی بچے ہی تھے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس معمولی بات) کو نہ دریافت کر میں تمہیں بتا دیتا ہوں تو نے اس اونٹنی سے برائی کی تیرا نطفہ اس اونٹنی کے پیٹ میں ہے۔

او مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرو! بتاؤ؟ ایک جانگلی جو اسلام سے بے خبر ہے وہ بھی جانتا ہے کہ خداوند کریم کے سچے نبی کو علوم خمسہ کا علم غیب ہو تو سچا ہے ورنہ جھوٹا اور تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہو کر یہ عقیدہ رکھو کہ نبی اللہ علوم خمسہ الہیہ سے بے خبر ہوتا ہے تو تم فیصلہ کرو کہ جانگلی تم سے اچھا ہے یا تم دوسری بات یہ کہ اگر نبی اللہ علوم خمسہ سے بے خبر ہوتا ہے تو آپ کا شاگرد و غلام کیسے بتا سکتا تھا حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دُرس کے ایک بچے نے پیٹ کے علم کی حقیقت کو بیان فرما دیا ثابت ہوا کہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلی جماعت کے بچے اگر علوم خمسہ کی خبر دے سکتے ہیں تو یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا نتیجہ ہے اور جس اُستاد کے درس کے پہلی جماعت کا طالب علم علوم خمسہ کا علم رکھتا ہے تو مدرسہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ درجہ کے طلبا کا کیا علمی شان ہوگا جس سے تم بے خبر ہو اور جس مدرسے کے طلبا علوم خمسہ کے عالم ہیں تو ان کے پروفیسر کی علمی طاقت کتنی زبردست ہوگی جہاں تک ہماری علمی قوت کی رسائی ہی نہیں چہ جائیکہ تم جیسے چودھویں صدی کے منکرین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علوم خمسہ غیبیہ الہیہ سے بے خبر کہیں فاتقوا اللہ یا اولی الالباب۔

اب مدرسہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ درجہ کے طالب علم کی علمی طاقت عرض کرتا ہوں

بیہقی شریف $\frac{6}{7}$	طحاوی شریف $\frac{2}{245}$	اخبرنا ابو ذکریا یحیٰی بن ابراھیم بن محمد بن یحیٰی وابو بکر احمد بن الحسن قالا ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انبأ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم انبا
مؤطا امام مالک	تاریخ الخلفا ۳۱۴	

ابن وھب اخبرنی مالکؒ بن انس ویونس بن یزید وغیرھما مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ ابْنَ شِہَابٍ اَخْبَرَھُمْ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم اَنَّھَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ

الصِّدِّيقَ رضی اللہ عنہ نَحَلَهَا جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ غِنًى بَعْدِيْ مِنْكِ وَلَا اَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِيْ مِنْكِ وَاِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ مِنْ مَالِيْ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ ذَالِكَ وَاِنَّمَا هُوَ مَالُ الْوَارِثِ وَاِنَّمَا هُوَ اَخَوَاكِ وَاُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ يَا اَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ اِنَّمَا هُوَ اَسْمَاءُ فَمَنِ الْاُخْرٰى قَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ اُرَاهَا جَارِيَةً ۔

عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بستی غابہ کے مال ٹوٹی ہوئی خشک کھجوروں کا بیس وسق تحفہ مجھے بھیجا پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وقت وصال قریب ہوا آپ نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی میرے بعد تیرے غنی سے میرے نزدیک کچھ اچھا نہیں اور نہ ہی مجھے گوارہ ہے کہ میرے بعد تو محتاج ہو اور بے شک میں نے تمہیں بیس وسق ٹوٹی ہوئی خشک کھجوروں کا تحفہ بھیجا تھا پھر اگر تجھے پسند ہو تو فراخدلی سے کام لے اور کوئی بات نہیں ورنہ کا مال یہی ہے اور صرف تیرے دو بھائی ہیں اور تیری دو بہنیں ہیں تم اس کو کتاب اللہ کے ارشاد کے مطابق تقسیم کر لو تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا اباجی! خدا کی قسم اگر ایسے ہوتا تو میں چھوڑ دیتی میری ہمشیرہ صرف اسماء ہی تو ہے دوسری کون ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا تیری والدہ بیٹی سے حاملہ ہے جو پیدا ہونے والی ہے میں اس کو لڑکی دیکھتا ہوں ۔

اب تمہاری پیش کردہ آیت قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ" کا مطلب قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں دل کے کانوں سے سنا ارشاد خداوندی قُلْ فرما دیجئے حکم جاری فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رب کریم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو قُلْ سے مخالف کو جواب دینے کا تب ہی ارشاد فرمایا جب کسی منکر نے سوال کیا تو منکرین نے سوال کیا کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ (یہ نبی (مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم) عالمین کا نذیر یعنی حاکم ہونے کا مدعی ہے اور خزانہ ایک کوڑی بھی اس کے پاس نہیں ہے خزانے کے بغیر شاہی حکومت ممکن ہی نہیں یہ منکرین نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوی حکومت کل پر اعتراض کرکے دلیل پیش کی تو رب کریم نے منکرین کی اس دلیل کو باطل ثابت کرنے کے لئے فرمایا قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ حضور آپ منکرین کو جواب دے دیجئے کہ تمہارے لئے میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں ہیں پھر یہ سوال ہوتا ہے کہ منکرین کو یہ جواب کیوں دلوایا حالانکہ رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ سے اپنی کائنات کی سب کثرت عطا فرمادی (کہ اے میرے محبوب میں نے آپ کو سب کثرت عطا فرمادی) اور وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو سب کائنات سے غنی کر دیا کہ حضور اللہ تعالےٰ نے آپ کو آبائی جائیداد سے خالی پایا تو اس نے اپنی طاقت سے آپ کو مالدار بنا دیا (جس کو اللہ تعالےٰ نے سب کثرت عطا فرمادی کائنات کا غنی بنا دیا رحمۃ للعالمین بنادیا پھر رب کریم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے منکرین کو یہ کیوں جواب دلوایا کہ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ حضور منکرین کو فرما دیجئے کہ اے منکرین تمہارے لئے میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں ہیں اصل وجہ یہ ہے کہ بعض باتیں اگر متکلم خود کہے تو زیبا نہیں ہوتیں بلکہ اس کا مطلب منکر غلط سمجھ لیتا ہے اگر دوسرا کہے

تو منکر کا ذہن اس طرف مائل نہیں ہوتا مثلاً خداوند کریم کائنات کا معبود ہے کائنات اس کی عبادت کرے تو بجا ہے لیکن اگر وہ خود اپنی عبادت شروع کر دے تو وہ معبود معبود نہ رہ جائیگا بلکہ عابد بن جائیگا ایسے اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا اُسے کائنات کی حکومت عطا فرمائی اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ سے کائنات کے ذرے ذرے کی کثرت عطا فرما دی وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی سے زمینوں آسمانوں کی ہر شیٔ کے خزانے آپ کو عطا فرما دیے لیکن اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منکروں کو ان کے سوال لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کَنْزٌ کا جواب دے دیں کہ آجاؤ منکر و تم مجھ پر ایمان لاؤ میرے پاس زمین کے خزانے ہیں جتنا رزق چاہو مجھ سے حاصل کر لو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ صادقہ پر دھبہ لازم آتا تھا کہ آپ سچے نبی اللہ نہیں ہیں بلکہ قیمتاً دنیاوی مال سے لوگوں کو خریدنا چاہتے ہیں اگر نبوۃ صادقہ خداوندی تھی تو مال کے لالچ دینے کی کیا ضرورت؟ رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ صادقہ کو ہر تہمت سے مبرا رکھنے کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے منکروں کے سوال لَوْلَآ اُنْزِلَ کنز کے جواب میں قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا کیونکہ بعد میں ایسے نبی کاذب کی آمد تھی جو لوگوں کو پیسوں کا مال کا بیوی کا ملازمت کا لالچ دے کر اپنی نبوۃ کا اقرار کرانے والا تھا تو اللہ تعالےٰ نے اس تمیز کے لئے کہ نبی اللہ اور نبی کاذب کا ملفوظات کو فرق معلوم ہو جائے کہ نبی اللہ بغیر خزانہ دکھلائے لوگوں کو دعوت خداوندی دیتا ہے تو کائنات اس کی تابع ہے ایسا نبی بھی صادق اس کی اتباع کرنے والے بھی صادقین جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ

اور وہ شخص جو سچ لایا اور وہ جس نے اس کی تصدیق کی یہی ہیں وہ خدا خوفی کرنے والے

توبہ ۱۱/۱۵ } یاایھاالذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین ۔

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ملو۔

اور جو نبی کاذب ہے وہ لوگوں کو مال دنیاوی کا لالچ دے کر اپنی اتباع میں لاتا ہے وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے خود بھی جھوٹا اور اس کے متبعین بھی جھوٹے تو یہ راز خداوندی تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ کہلوانا اس کا یہ مطلب نہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالےٰ نے ان کی زبان سے کہلوایا یہ تم نے غلط سمجھا ہے۔ خداوندی مقصد کو اگر تم صحیح سمجھ جاؤ تو تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکروں میں کیوں شامل ہوتے صحیح سمجھ کر مومن بن جاؤ ایسے ہی آگے ارشاد خداوندی ہے ولا اعلم الغیب تو یہ جملہ بھی قل کے ماتحت ہے یعنی فرما دیجئے حضور کہ میں غیب نہیں جانتا یہ بھی ان کے سوال کا جواب ہے۔ آپ سے بے علمی کا اقرار نہیں کروایا جیسا کہ تم نے سمجھا ہے۔ یہ قرآنی محاورہ کے خلاف ہے جیسا کہ فقیر پہلے بیان کر چکا ہے کہ بعض باتیں خود کہنے سے کچھ اور مطلب نکلتا ہے اور دوسرے کے کہنے سے کچھ اور مطلب واضح ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی کہے میں بڑا مالدار ہوں بڑا طاقتور ہوں تو وہ فخر سمجھا جاتا ہے اور ان اللہ لا یحب کل مختال فخورا سے خدائی دشمن بن جاتا ہے اور دوسرا اگر اس کی تعریف کرے تو مضائقہ نہیں معلوم ہوا کہ بعض باتیں اپنے بیان کرنے سے مطلب اور ثابت ہوتا ہے اور دوسرے کے بیان کرنے سے مطلب اور ہوتا ہے دوسرا جواب اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیتے کہ میں غیب جانتا ہوں تو خداوندی دعویٰ ہے کہ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک یہ قرآن جو ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے یہ سب غیبی خبریں ہیں تو منکر ضرور کہہ دیتا کہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ قرآن غیبی خبریں ہیں اور اس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ ہے کہ میں غیب جانتا ہوں تو یہ قرآن محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تصنیف ثابت ہوتی مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دعویٰ سے قرآن خدائی کلام نہ ثابت ہوتا بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ثابت ہو جاتی اس واسطے اس شک کو دور کرنے کے لئے ایسے اقرار کرایا وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ ۔ اور اگر اس آیت سے یہی سمجھا جائے جو تم نے سمجھا ہے کہ میں مطلقاً غیب کو نہیں جانتا تو پھر قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں غیب نہیں جانتا اور قرآن سارا ہی غیب ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اس قرآن کریم سے بے علمی ثابت ہو گی اگر آپ قرآن کو جانتے نہیں تو یہ قرآن کہاں سے آیا اور کس پر نازل ہوا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انکار کر دیا تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقرار اَعْلَمُ الْغَیْبَ سے بہت بڑی خرابی لازم آتی تھی اس لئے رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا کہ لَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ کہ میں خود غیب نہیں جانتا بلکہ آپ کے اس غیبی تعلیم کا دعویٰ رب کریم نے فرمایا کہ علم غیب آپ کا ذاتی نہیں رب کریم نے آپ کو عطا فرمایا ہے فرمایا

(۱۲) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ یہ قرآن کی غیبی خبریں ہیں یہ میں نے آپ کو خفیہ پڑھائی ہیں دوسرے مقام پر فرمایا ۔

(۱۳) عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ
اللہ تعالےٰ غیب جاننے والا ہے تو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جس کو رسولوں سے پسند فرماوے (مطلع فرماتا ہے)

(۱۴) آلِ عمران ۴/۱۸ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔

اور اللہ تعالےٰ کسی کو غیب پر مطلع نہیں فرماتا اور لیکن اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں سے

جس کو چاہتا ہے غیب کے لیے برگزیدہ فرما لیتا ہے پھر تم اللہ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ ایمان لاؤ اور اگر تم ایماندار ہو جاؤ اور خدا سے ڈرو تو تمہارے لیے بہت بڑا ثواب ہے

(۱) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم اپنے رسولوں کو اپنے علم غیب پر مطلع فرماتا ہے۔

(۲) اور یہ بھی ثابت ہوا کہ غیب کے مخفیہ راز صرف اپنے رسولوں سے جن کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے رب کریم کے غیب کے رازدار خاص رسل ہی ہیں جن سے ملائکہ بھی بے خبر ہوتے ہیں کیونکہ رب کریم کا فرمان مِنْ رَّسُوْلِہٖ ہے مِنْ مَلَآئِکَتِہٖ نہیں ایسا علم غیب جس سے صرف انبیاء علیہم السلام باخبر ہوں ملائکہ بھی بے خبر ہوں اس علم کو علم غیب نہ کہا جائے گا تو اور اس کا کیا نام رکھا جائے گا؟ تم بتاؤ ورنہ تسلیم کرو کہ خداوندی علم غیب کے رازدار صرف انبیاء و رسل علیہم السلام ہی ہوتے ہیں جس سے غیب میں فرق لازم نہیں آتا اگر ظاہر ہونے سے غیب کا اطلاق نہ ہو سکے خداوند کریم کی تو شان ہے۔ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ خداوند تعالیٰ پر زمین و آسمانوں میں کوئی شئی پوشیدہ نہیں تو پھر خداوند کریم کو بھی عَالِمُ الْغَیْبِ نہیں کہنا چاہیئے۔ جب رب کریم سے کوئی شئی پوشیدہ نہیں تو اس کے عالم الغیب ہونے میں شک نہیں یا النسبۃ الی الخلق ہی علم غیب اضافی ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب وہ عطا فرمایا جو باقی تمام مخلوق سے وراء الوراء ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی کائنات کے علم غیب ہونے کا واضح ثبوت ہے خداوند کریم کا علم بے انتہا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کا رب کریم کا علم غیب غیر محیط مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم محیط خداوند کریم کا مطلق علم غیب کائنات سے غیب اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم غیب کائنات سے غیب اور خداوند کریم پر واضح ہو چکا آگے رب کریم نے فرمایا کہ جب میں نے

اپنے رسل کو علم غیب سے درجہ بدرجہ تمام رسل کو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خصوصاً باخبر فرمایا ہے تو اے ایمان والو! تم اللہ تعالےٰ پر اس کے علم غیب عطا کرنے پر ایمان لاؤ اور رسولوں کو علم غیب سے باخبر کرنے پر ایمان لاؤ اگر تم ایمان لائے تو تمہیں اجر عظیم ملے گا اور اگر تم رسولوں کے علم غیب جاننے پر ایمان نہ لائے اور خداوند کریم کے علم غیب عطا کرنے پر ایمان نہ لائے تو نہ تمہارا خداوند کریم پر ایمان اور نہ ہی اس کے تمام رسولوں پر ایمان اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب الٰہی کا اقرار کرو یا انکار یہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے ایمان کی ضرورت ہے تو بفرمان خداوند کریم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب الٰہی پر ایمان لے آؤ ورنہ نہیں تو نہیں۔

عبدالقادر "(بعد حمد وصلوٰۃ کے) تمہاری فقہ اکبر ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شرح میں ملّا علی قاری نے لکھا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام مغیبات کو نہیں جانتے مگر جو اللہ تعالےٰ نے ان کو سکھایا اور حنفیہ نے غیب کے ماننے والوں کو صراحۃً کافر کہا ہے۔ پھر قاضی خاں نے لکھا ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی شہادت میں نکاح کرے وہ کافر ہے۔

محمد عمر ،، حافظ صاحب کو جب قرآن کریم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی میں کسی آیت قرآنی نے پشت پناہی نہ دی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علوم الٰہیہ غیبیہ سے بے علم ثابت نہ کرسکے اور قرآنی آیتوں کا ترجمہ غلط کرکے اور اپنے جھوٹے مذہب کو ثابت کرنے کے لئے قرآنی آیتوں کا ترجمہ غلط بیان کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی تو حافظ صاحب کو قرآن کریم نے پھٹکار دی حافظ صاحب قرآن سے وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ کا نمونہ بن کر بھاگے اور رب کریم نے قرآن سے مفرور حافظ کی پشت پر اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَکَفَرَ کی مہر ثبت فرمادی اب قرآن کی طرف تو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے پھر

فقہائے احناف کی طرف دوڑے اور فقہ کی کتاب سے پناہ لینے کی کوشش کی بھلا غیر مقلد کو مقلد کیسے پناہ دے مقلد تو مقلد کی ہی تائید کرتا ہے۔ حافظ صاحب شرح فقہ اکبر ہمارے عقیدے کی کتاب ہے اس کو ہم ہی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ جس کا ایمان چھین لیتا ہے اس کی عقل بھی چھین لیتا ہے آیئے فقیر نہیں فقہ اکبر کا مطلب سمجھاتا ہے۔

اللھم صل علی سیدنا ومولنا محمد وعلی ال سیدنا ومولنا محمد وبارک وسلم امابعد۔ شرح فقہ اکبر میں مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذاتی علم کا رد کرکے عطائی علم کی ترغیب دلائی سُنیئے ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یَعْلَمُوْا الْمُغَیَّبَاتِ مِنَ الْاَشْیَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْیَانًا وَذَکَرَ الْحَنَفِیَّۃُ تَصْرِیْحًا بِالتَّکْفِیْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَعْلَمُ الْغَیْبَ لِمُعَارَضَۃِ قَوْلِہٖ قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔

پھر تو جان لے اے مخاطب کہ بے شک انبیاء علیہم السلام مغیبات چیزوں کو خود بخود نہیں جانتے مگر جب اللہ تعالےٰ ان کو معلوم کراتا ہے اور حنفیہ نے صراحۃً کفر کا فتویٰ لگایا ہے اس اعتقاد پر کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود بخود غیب جانتے ہیں کیونکہ یہ آیت خداوندی اس کے معارض ہے (فرما دیجیئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب خود بخود کوئی نہیں جانتا زمین و آسمانوں میں سوائے اللہ تعالےٰ کے۔

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اُس فرقے کا ردّ کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ نبی اللہ کو خود بخود علم ہوتا ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والا قرآن کریم کے مخالف ہے جیسا کہ بعض کہتے ہیں۔

کہ مخلوقات خود بخود پیدا ہو رہی ہے خالق کی محتاج نہیں ایسا شخص بھی قرآن کا مکذب ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ اللہ ہی ہر شئی کا خالق ہے تو اگر کوئی شخص اس فرقہ وہریہ کے رد میں یہ کہدے کہ خدا کے سوا کائنات کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے تو کیا تم بیبیوں سے نکاح کر کے مجامعت کرنا چھوڑ دوگے؟ کہ خدا خود بخود ہی پیدا کرے گا کیونکہ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ہے ہرگز نہیں ا پیدا تو وہی کرتا ہے لیکن خالق نے انسانوں کے پیدا کرنے کے واسطے ایک سبب بنایا ہوا ہے کہ انسان عورت سے نکاح کر کے اس سے جماع کرے تو نطفہ اپنے مقام پر قرار پکڑتا ہے پھر انسان کے نطفے سے گوشت کا لوتھڑا رب کریم کے امر سے بنتا ہے پھر ہڈیاں اور جسم عورت کے رحم میں تیار فرماتا ہے پھر بچے کو اس کی ماں کے رحم میں انسانی شکل دے کر اس میں روح ڈالتا ہے پھر نو ماہ بعد اس کو ماں کے پیٹ سے باہر نکالتا ہے پھر بھی اس کا حکم ہو تو زندہ نکلے ورنہ پیدا ہوتے ہی مار دے تو یہ اس کی قدرت کاملہ کے اختیار ہے جیسا کہ انسان کی پیدائش اس طریقے سے ظاہر ہوتی ہے اور باوجود ان تمام ذرائع اور طرق کے اس کے خالق ہونے میں فرق لازم نہیں آتا ایسے ہی عالم الغیب بالذات وہی ذات خداوندی ہے جس کے متعلق فرمایا قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ لیکن آگے دریافت طلب یہ امر ہے کہ اشیاء مغیبات کا علم مخلوقات سے بھی کسی کو عطا فرمایا یا نہیں عَلَّمَ بِالْقَلَمِ سے قلم کو کلی علم عطا فرمایا تو لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ میں تکذیب نہ ہوئی کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ سے لوح محفوظ میں کائنات کے ذرّے ذرّے کا علم قلم نے لکھ دیا اور لوح محفوظ کو ذرّے ذرّے کا علم دیا گیا تو اس آیت کریمہ کا متعارض نہ ہوا لیکن اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کائنات کے حاکم نبی کو اللہ تعالےٰ نے عَلَّمَکَ سے ذرّے ذرّے کا علم

دے دیا تو قُل لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ کے متعارض ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہاں لَا یَعْلَمُ کے معنی کہ کائنات میں علم غیب کو خود بخود بغیر کسی تعلیم کے کوئی نہیں جانتا اِلَّا اللّٰہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کیونکہ ذات خداوندی کسی کی محتاج نہیں اور تعلّم میں محتاجی ہے اور غیر کا محتاج ازلی ابدی نہیں ہو سکتا اور حادث لائق معبودیت نہیں لہٰذا الوہیت کا انکار لازم آتا ہے ایسے ہی اگر اس آیۃ کریمہ سے خداوند کریم کے ذاتی علم کا دعویٰ نہ ہوتا تو انبیاء علیہم السلام کا علم بالمغیبات ذاتی لازم آتا تو علم میں خدا کے محتاج نہ رہتے جب خالق کے محتاج نہ رہتے تو آپ مخلوق نہ رہتے جب آپ کسی کے مخلوق ومحتاج نہ ہوتے تو آپ اللہ تعالیٰ کے شریک بن جاتے اور یہ صراحۃً شرک تھا اور مشرک کافر ہے اس کفر کی وضاحت کرتے ہوئے احناف نے دلائل قرآنیہ سے ثابت کیا ہے۔

کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود بخود بالذات عالم الغیب نہیں ہیں کیونکہ الٰہ ومعبود نہیں ہیں بلکہ نبی اللہ ہیں اور آپ کو اللہ کا نبی تسلیم کرنے والا ذاتی علم کا کبھی قائل نہیں ہو سکتا اور ہمارا دعویٰ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نبی اللہ ہیں اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو کائنات کا نبی بنا کر بھیجا ہے تو اگر آپ کو کائنات کا علم پڑھا کر نہ بھیجتا تو آپ کائنات کے نبی کیسے کہلا سکتے تھے تو اسی کی تشریح مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ کہ ہمارے احناف کے نزدیک مصطفےٰ صلے اللہ کو مغیبات کا علم ذاتی نہیں ہے کیونکہ ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو الٰہ نہیں مانتے نبی اللہ تسلیم کرتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے متبعین متقدمین سے کسی ایک کی عبارت دکھاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مغیبات اشیاء کی تعلیم نہیں دی یا قرآن سے ثابت کرو کہ رب کریم نبی اللہ سے غائبانہ گفتگو نہیں فرماتا۔ اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ

بے شک شیاطین اپنے دوستوں سے خفیہ بات کرتے ہیں اس آیۃ کریمہ کے رو سے اگر شیاطین اپنے دوستوں سے خفیہ بات کر سکتے ہیں تو کیا اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ حضور آپ کے رب کریم نے جو آپ سے خفیہ بات فرمائی ہے وہ بیان فرمادیجئے " سے رب کریم اپنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ خفیہ بات نہیں کر سکتا ؟ جس سے ملائکہ بھی بے خبر ہوں سبحان اللہ! منکرین انبیاء علیہم السلام کا عجیب عقیدہ ہے اور نرالی قرآن دانی ہے ۔ کہ ابلیس اپنے دوستوں کو بلا وسیلہ غیبی راز بتا سکتا ہے اور گمراہ کرنے میں کامیاب ہے لیکن خداوند کریم اپنے دوستوں کو بلا واسطہ غیبی راز کی تعلیم نہیں دے سکتا اور نہ ہی غیبی ہدایت عطا فرما سکتا ہے وحی کے معنی ہی علوم غیبیہ کے ہیں ابلیس وحی سوء کا فاعل ہے اور رب کریم وحی خیر کا فاعل ہے ابلیس کو رب کریم نے وحی سوء کا اختیار دیا ہے اور جو ہر وقت وہ اپنے کام سے فارغ نہیں اور رب کریم بالذات وحی کا مختار ہے ابلیس کی خفیہ غیبی مکاری کے القاء سے خداوند کریم اور ملائکہ باخبر ہوتے ہیں لیکن رب کریم کی اپنے دوستوں کو وحی یعنی غیبیہ علوم کی گفتگو سے نبی کریم اور یُوْحیٰ اِلَیْھِمْ کے سوا ساری کائنات بے خبر ہوتے ہیں ۔

جس کتاب کو ہاتھ لگاؤ وہی تمہارے خلاف ہوتی ہے جیسا کہ تم نے قرآن کریم کو ہاتھ لگایا وہ بھی تمہارے خلاف نکلا اب تمہاری پیش کردہ کتاب شرح فقہ اکبر علی قاری کی کتاب سے بھی تمہارے خلاف ہے سنا دیتا ہوں جس سے تمہیں ثابت ہو جائے گا کہ سابقہ حوالا کا مطلب جو فقیر نے بیان کیا وہ صحیح ہے کہ تم نے علی قاری کے مطلب کو غلط سمجھا ہے ۔

شرح فقہ اکبر ۱۸ } وَقَدْ مَدَحَ اللّٰہُ تَعَالیٰ الْاَنْبِیَاءَ وَالْمَلَائِکَۃَ

وَالْمُؤْمِنِيْنَ بِالْعِلْمِ لَا بِنَفْيِ الْجَهْلِ فَمَنْ أَثْبَتَ الْعِلْمَ فَقَدْ نَفَى الْجَهْلَ وَمَنْ نَفَى الْجَهْلَ لَمْ يُثْبِتِ الْعِلْمَ۔

اور ضروری بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام ملائکہ اور مومنین کی علم سے تعریف کی۔ جہالت کی نفی سے انبیاء علیہم السلام ملائکہ اور مومنین کی تعریف نہیں ہوتی جس شخص نے انبیاء علیہم السلام ملائکہ اور مومنین کے لئے علم ثابت کیا تو اس نے جہالت کی نفی کی اور جس نے جہالت کی نفی کی اس نے علم کو ثابت نہیں کیا۔

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کا اقرار کروگے تو حضور سے جہالت کی نفی ہوگی اور اگر تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا اقرار نہ کیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جاہل سمجھتے ہو اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا مُلّا علی قاری کے لئے صاف صاف اقرار سنیئے۔

شرح فقہ اکبر ۶۹ } اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَطْلَعَ نَبِیَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی مَا یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ مِنَ الْخِلَافِ وَمَا یُصِیْبُھُمْ قَالَ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّرَانِیُّ الْفِرَاسَۃُ مُکَاشَفَۃُ النَّفْسِ وَمُعَایَنَۃُ الْغَیْبِ وَھِیَ مِنْ مَقَامَاتِ الْاِیْمَانِ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں جو کچھ اختلاف اور مصائب وغیرہ ہونے تھے اللہ تعالےٰ نے بے شک اپنے نبی کو اطلاع دے دی۔ ابو سلیمان درانی نے کہا ہے فراستہ کے معنی ہیں مکاشفہ نفس کے اور غیب کے معائنہ

کرنے کے اور یہ مقالات ایمان سے ہے

جب تم نے علوم غیبیہ کا انکار کر دیا تو مومن کی فراست کا انکار کر دیا اور مومن کی فراست کا انکار کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا صاف انکار ہے اب فیصلہ تم پر ہے۔

علی قاری کے عقیدے کا تیسرا حوالہ عرض کرتا ہوں پہلے دو حوالے تمہاری پیش کردہ کتاب شرح فقہ اکبر سے ہی پیش کئے۔ اب تیسرا حوالہ علی قاری کی تصنیف شرح شفا سے عرض کرتا ہوں تاکہ اگر تمہارا ایمان درست نہ ہوا تو کم از کم سامعین مسلمانوں کا ایمان تو صحیح ہو جائے گا اور اسلام سے تمہاری غداری بھی نشر ہو جائے گی سنیئے۔

شرح شفا ۱/۲۰۷ } (وَمِنْ مُعْجِزَاتِهِ الْبَاهِرَةِ) اے اٰیَاتِهِ الظَّاهِرَةِ (مَا جَمَعَهُ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْمَعَارِفِ) اَيِ الْجُزْئِيَّةِ (وَالْعُلُوْمِ) اَيِ الْكُلِّيَّةِ وَالْمُدْرِكَاتِ الظَّنِّيَّةِ وَالْيَقِيْنِيَّةِ اَوِ الْاَسْرَارِ الْبَاطِنِيَّةِ وَالْاَنْوَارِ الظَّاهِرِيَّةِ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ظاہرہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے معارف جزئیۃ اور علوم کلیہ مدرکات ظنیہ اور یقینیہ اسرار باطنیۃ انوار ظاہریہ کو آپ کی ذات مطہرہ میں جمع فرمایا ہے۔

کیوں جی؟ حافظ صاحب اب تو علی قاری کا عقیدہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم کلیہ پر اور اسرار باطنیہ پر ثابت ہو گیا اور تمہاری پیش کردہ عبارت کا جو مطلب فقیر نے بیان کیا وہ بھی یقینی ہو گیا ورنہ متضاد عقیدہ تو محال ہے۔ علی قاری کی کتب سے تمہارے ایک سوال کے تین جوابات عرض کئے اب قاضی خاں کی عبارت کا جواب

جلال الدین سیوطی کی زبانی عرض کرتا ہوں ۔

قاضی خان کی عبارت کا جواب

تنویر الحلک فی رویۃ النبی والملک مولفہ جلال الدین سیوطی ۳۴

وَمَا ذَكَرَ قَاضِي خَان مَنْ كَفَّرَ مَنْ قَالَ لِامْرَءَتِهِ تَزَوَّجْهَا بِشَهَادَةِ الرَّسُولِ وَالْمَلَائِكَةِ وَعَلَّلَهُ بِأَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ حَيًّا فَكَيْفَ يَعْلَمُهُ مَيِّتًا قُلْنَا وَاللّٰهُ قَادِرٌ اَنْ يُّحْضِرَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ كُلَّ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَائِرَ اُمَّتِهِ وَاِنَّمَا اَتَى الْكُفْرُ مِنْ اِنْكَارِهِ الشُّهُوْدِ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ ثَابِتٌ بِالْحَدِيْثِ الْمُتَوَاتِرِ فَانْكَارُهُ كُفْرٌ وَالنِّكَاحُ بِلَا وَلِيٍّ وَشُهُوْدٍ خَاصٌّ لِلنَّبِيِّنَا لَهَا فِي الْخَصَائِصِ ۔

جواب (۱) اور وہ قاضی خاں نے ذکر کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ملائکہ کی شہادت پر کسی عورت سے نکاح کیا تو اس نے کفر کیا اور قاضی خان نے دلیل پیش کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ غیب نہیں جانتے تو بعداز وصال کیسے جانتے ہیں ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قادر ہے اس بات پر کہ آپ کو حاضر کر دے حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو شخص سلام پڑھتا ہے آپ اس کو جانتے ہیں اور اپنی تمام امت کو آپ جانتے ہیں اس کے علاوہ کفر اس بنا پر لازم آتا ہے کہ اس نے نکاح میں گواہان کا انکار کیا ہے ۔ اور وہ حدیث متواتر سے ثابت ہے اس کا انکار کفر ہے اور

بلاولی و گواہان کے ہمارے نبی علیہ السلام کی خصوصیت ہے جیسا کہ خصائص میں مذکور ہے
قاضی خان کی عبارت کا جواب جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی تم نے سن لیا
اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن لو۔

قاضی خاں کی عبارت کا دوسرا جواب حدیث سے

ابن السنی ۲۰ } اخبرنا ابو عبد الرحمٰن اخبرنا اسحٰق بن ابراھیم اخبرنی لبقیۃ بن الولید حدثنی مسلم بن زیادہ مولی میمونہ زَوجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قال سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُ کَ وَ اُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعْتَقَ اللہُ رُبُعَهٗ ذَالِكَ الْیَوْمَ مِنَ النَّارِ فَاِنْ قَالَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَعْتَقَهُ اللہُ ذَالِكَ الْیَوْمَ مِنَ النَّارِ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح یہ دعا مانگی کہ اے اللہ میں نے صبح کی میں تجھے اور تیرے حاملین عرش اور تمام ملائکہ اور تیری تمام مخلوق کو شاہدین پیش کرتا ہوں کہ تو ہی ایک اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد تیرا بندہ ہے اور تیرا رسول ہے اللہ تعالےٰ اس دن اس کو ربع جہنم سے بری کرے گا اگر اس نے چار دفعہ

دعا پڑھی اللہ تعالےٰ اس کو اس دن پورے جہنم سے بری فرما دے گا۔

اس حدیث شریف میں تو مسلمان رب کریم کی تمام مخلوق زندہ مردہ کی شہادت پیش کر رہا ہے اب کیا کہو گے یہ تو مصطفےٰ اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

قاضی خان کی عبارت کے جواب کی دوسری حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

ابن سنی ۱۵ } اخبرنا کہمس بن معمر بن محمد الجوھری حدثنا محمد بن عبد المجید البصری حدثنا عمر و بن خالد الحرانی حدثنا ابن لھیعۃ عن ابی جمیل الانصاری عن القاسم بن محمد عن عائشۃ رضی اللہ عنھا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَصْبَحَ یَقُوْلُ اَصْبَحْتُ یَارَبِّ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ مَلَائِکَتَکَ وَاَنْبِیَائَکَ وَرُسُلَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ عَلٰی شَھَادَتِیْ عَلٰی نَفْسِیْ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاُوْمِنُ بِکَ وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ یَقُوْلُھُنَّ ثَلَاثًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت دعا فرماتے اے میرے رب میں تجھے اور تیرے تمام ملائکہ تمام انبیاء تمام رسل اور تیری تمام مخلوقات کو اپنی ذات پر شہادتی پیش کرتا ہوں۔ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ ہے اور تیرا رسول ہے اور میں تیرے ساتھ ایمان لایا ہوں

اور تجھ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں تین دفعہ اس کو آپ روزانہ فرماتے۔

حافظ صاحب؟ اب بتاؤ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کو تمام ملائکہ اور تمام مخلوق کو اپنا گواہ پیش فرمایا کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی کفر کا فتویٰ جڑ دو گے کچھ خدا کا خوف کرو۔

فقیر نے قاضی خاں کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کر دی ہے تمہارا دل چاہے جس کا کلمہ پڑھتے ہو جس کی حدیثیں پڑھ کر اہلحدیث کہلاتے ہو اس پر ایمان لے آؤ اور دل چاہے تو قاضی خاں کو رسول اللہ سمجھ لو اب ان احادیث کی تائید صحاح ستہ سے پیش کرتا ہوں۔

عبد القادر جلدی سے کیا اس کی سند صحیح ہے؟

محمد عمر اللھم صل علی سید نا ومولانا محمد وعلی ال سید نا ومولانا محمد و بارك وسلم تم نے جو قاضی خاں پیش کیا وہ با سند ہے کچھ شرم کرو تم ایک عام قاضی خاں کی عبارت پیش کرو اور فقیر اس کے مقابلے میں حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرے تو تم اس کی سندیں چھانٹتے ہو خدا کے فضل وکرم سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی اب فقیر اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو صحاح ستہ سے پیش کرتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف ۲۱۰ ابوداؤد $\frac{۲}{۳۴۳}$ حدثنا احمد بن صالح نا ابن ابی فدیكٍ قَالَ اخبرنی عبد الرحمٰن بن عبد المجید عن ھشام ابن الغاز بن ربیعہ عن مکحول الدمشقی عن انس بن مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَالَ

حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْ يُمْسِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعْتَقَ اللّٰهُ رُبُعَهٗ مِنَ النَّارِ فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهٗ وَمَنْ قَالَ ثَلَاثًا اَعْتَقَ ثَلٰثَةَ اَرْبَاعِهٖ فَاِنْ قَالَهَا اَرْبَعًا اَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح شام یہ دعا مانگی کہ اے اللہ میں نے صبح کی گواہ پیش کرتا ہوں میں تجھے اور گواہ پیش کرتا ہوں میں تیرے عرش کے حاملین کو اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرا بندہ ہے اور تیرا رسول ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم کے ربع سے اس کو آزاد کردے گا اور جس شخص نے یہی دعا دو دفعہ مانگی اللہ تعالیٰ نصف جہنم سے آزاد کردے گا اور جس شخص نے تین دفعہ یہ دعا مانگی اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے تین حصوں سے بچائے گا اور اگر یہی دعا چار دفعہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو پورے جہنم سے نجات دے گا۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

فقیر تمہاری ہر پیش کردہ دلیل کا جواب مکمل طور پر دے رہا ہے لیکن تم نے فقیر کی پیش کردہ آیات و تفاسیر سے ایک کا بھی جواب نہیں دیا سامعین تمہاری اس چال کو سمجھ رہے ہیں۔

کہ تم علی الاعلان مسلمانوں کے سامنے قرآن کریم کی چودہ آیتوں کی تکذیب کر رہے ہو تم اپنے مذہبی دھڑے بندی میں آیات قرآنیہ کا انکار کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کے عطا کردہ علوم کلیہ کا انکار کر رہے ہو کچھ شرم کرو۔

فقیر نے تمہارے روبرو چودہ آیات قرآنیہ پیش کیں کہ رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کا نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور کائنات کے ذرے ذرے کا علم بھی عطا فرمایا اور اس کی شہادت میں اپنی کتاب قرآن مجید تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ بھیجی تاکہ منکرین کو حضور کے علم کلی پر یقین ہو جائے فقیر نے چودہ آیات قرآنیہ کا ترجمہ تفاسیر متقدمین سے پیش کر دیا کہ شاید تم قرآن کے حافظ ہو تمہارا ایمان قرآن مجید پیش کرنے سے صحیح ہو جائے لیکن تم نے تمام فرقوں کے مسلمانوں کے روبرو قرآن کریم کو ٹھکرا دیا اور دونوں فرقوں کی قیادت میں مکذب قرآن ثابت ہو گئے دیوبندیوں اور غیر مقلدین کی دونوں جماعتوں کی وکالت میں تم نے دونوں فرقوں کے سامنے دن دہاڑے اقرار کر لیا کہ ہم دونوں فرقے مکذبین قرآن ہیں اگر ایمان کی ضرورت ہوتی تو قرآن کو تو نہ ٹھکراتے پھر فقیر نے تمہارے پیش کردہ قاضی خاں کے جواب میں احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کیں کہ شاید تم اہلحدیث ہونے کا دعویٰ کرتے ہو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی تسلیم کر لو لیکن تم نے دونوں فرقوں کی دھڑے بندی میں اپنے دونوں دھڑوں کو پشت نہیں دی اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تم نے صاف انکار کر دیا اب تم نے مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے دونوں فرقوں کے مجموعے یعنی دیوبندی و غیر مقلدین کا نام اہل توحید مقرر کر لیا ہے مسلمانان دنیا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو پہلے ہی دونوں کو ایک ہی سمجھتی رہی لیکن تمہارے دونوں فرقوں کے متبعین اپنے آپ کو علیحدہ علیحدہ ظاہر کرتے رہے خصوصاً دیوبندیوں کو وہابی کہا جاتا تھا تو چڑتے تھے لیکن آج کے مناظرہ

میں تم نے دونوں فرقوں کے ظاہری لباس کو اتار کر اندر سے ایک ہی وجود کا اظہار کر کے دنیائے اسلام کو عموماً اور اپنے متبعین کو خصوصاً یقین دلا دیا کہ ہم دونوں کا لباس مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے علیحدہ علیحدہ تھا وجود ایک ہی تھا اب اہل توحید کا عنوان مقرر کر کے ظاہر و باطن میں ایک ہونے کا یقین لا دیا اہل توحید کے نام کا بورڈ لگا کر قرآن و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قیامت میں کیا جواب دو گے مسلمانو! شاہد رہو حافظ صاحب گھر جا کر اپنی جماعت والوں کو فتح کی اشاعت کر کے خوش کریں گے اور ان کی قوم اس علانیہ شکست فاش کو غیبی فتح پر قیاس کریں گے حافظ عبدالقادر کے اس غیبی جھوٹ پر اعتماد کریں گے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کا انکار کرتے ہیں ۔کاش اگر آج دیوبندی وہابی غیر مقلدین کی تمام دنیا کی جمعیت ہوتی تو انہیں آج اس قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھکرانے کا علانیہ مشاہدہ ہو جاتا ایمان لاتے یا نہ لیکن ان کو اپنے مذہب کی بطالت کا علم تو ہو جاتا ۔ بلاؤ آج نجدی کو جس کا راتب کھا کھا کر تم نے ضائع کر دیا ہے لیکن آج نہیں فقیر کے پنجے سے نجدی بھی نہیں چھڑا سکتا ۔

"عبدالقادر" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا غزوہ میں پیچھے رہ گئیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو ان کے میکے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر بھیج دیا اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو کیوں بھیجتے اپنے گھر ہی رکھ لیتے کہ مجھے علم ہے کہ میری بیوی پاکدامنہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور کو علم غیب نہ تھا یہ تمہارا بدعتیوں کا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور باقی وقت اِدھر اُدھر کی باتوں میں ٹال دیا ۔

"محمد عمر" اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد وعلیٰ آل سیدنا و

مولنا محمد و بارک وسلم۔ اما بعد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو علم تھا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑ دئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ چودھویں صدی کے مُلاّ میری بے علمی مسلمانوں کو ظاہر کریں گے اس لئے آپنے قبل از فیصلہ قرآنی اپنا فیصلہ ممبر پر چڑھ کر سُنا دیا سُنیئے :۔

بخاری شریف ۲/۶۹۷ { فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِیْ اَذَاہُ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَوَ اللّٰہِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا ۔

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت ایسے شخص کے متعلق کون شخص مجھے عذر پیش کرے گا جس نے میرے اہل بیت کے متعلق مجھے تکلیف دی پھر خدا کی قسم میں اپنے اہل کے متعلق سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر اپنی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق صفائی کا حلفیہ بیان پیش فرمایا تو اگر تمہارے جیسے اہل توحید کو یقین نہ آئے تو تم اور تمہاری دونو جماعتیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے حلفیہ بیان کے مکذب ہو۔

مسلمانو! مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے حلفیہ بیان کی تکذیب کرنے والوں کو اب بھی مسلمان سمجھو اور آپ کی امت سے شمار کرو تو یہ تمہاری بے انصافی ہے۔

(حافظ عبدالقادر کو مخاطب ہوکر) اے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو! تم دونو جماعتیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی امامت سے ہی خارج ہو تم تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو دھوکہ دے کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اُمت کو بدگمان کرنا چاہتے ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ جن کی تطہیر میں سورہ نور کی پچیس آیتیں رب کریم نے نازل فرمائیں تم ان پر تہمت لگاؤ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی اہلیہ مطہرہ کے متعلق آپ کو تکلیف دینے والو! قبر و حشر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے میدان حشر میں تمام فرقے تہمت لگانے والے بلاکر تہمت لگانے والوں سننے والوں حمایتیوں اور اس تہمت کو سن کر خوش ہونے والوں کے گلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے رسہ ڈالا اور عدالت خداوندی میں مجرم نبی اللہ کی حیثیت سے پیش کیا تو اس وقت پھر اپنے افسوس کے ہاتھ کاٹو گے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

١٩/ا } يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝

قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا کہیگا ہائے افسوس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کا راستہ اختیار کرتا ہائے میری ہلاکت افسوس میں فلاں کو دوست نہ بناتا یقینی بات ہے کہ اسی نے مجھے قرآن سے گمراہ کیا بعد اس کے کہ قرآن میرے پاس پہنچا اور شیطان انسان کو ذلیل کرنے والا ہے۔

زیادہ تحقیق کی ضرورت ہو تو فقیر کی مقیاس حنفیت میں اس کی پوری تفصیل ملاحظہ ہو،

"عبدالقادر" جس کو تم گیارھویں والا کہتے ہو انہوں نے دیکھو غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ خدا کو علم غیب ہے لہٰذا وہ بھی ہمارے عقیدے کے ثابت ہوئے اور گیارھویں کی کھیریں کھانے والو علم غیب کا اقرار کر کے پھر کہتے ہو کہ گیارھویں والے غوث پاک کے ماننے والے ہیں کتنا بڑا دھوکہ ہے (اور شائیں بائیں کر کے وقت ٹال دیا)

"محمد عمر" اللّٰھم صل علی سیدنا و مولٰنا محمد وعلی ال سیدنا و مولٰنا محمد و بارك وسلم اما بعد

غوث پاک رضی اللہ تعالٰے عنہ کے نذرانے کی کھیر کھانے والوں سے جلنے والو غوث پاک رضی اللہ تعالٰے عنہ کے نذرانے کی کھیر کھانے کے ہم قابل ہیں تو ہمیں کھلاتا ہے تمہارے منہ کھیر کے قابل ہی نہیں آگئے تم سمجھ لو انہیں تو مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ۵

ہم احناف اہل سنت وجماعت کھیر کھانے کے قابل ہیں ہمیں کھیر دیتا ہے تم ساگ اور ککڑی مسور کی دال اور پیاز کھانے کے اہل ہو اس لئے تمہیں تمہارے مطابق یہی چیزیں دیتا ہے ہم حضور علیہ السلام کا شان بیان کرنے ہیں عقیدہ بھی یہی ہے اس لئے ہمیں کھیر دیتا ہے تم میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت عیب جوئی

کرنے آپ پر بہتان گھڑت ہو اس لئے تمہیں مسور کی دال اور پیاز ہی دیتا ہے آیئے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ ہم دکھائیں آج اس آڑے وقت میں جب تم منکرین رسالت کو کسی نے ٹیک نہیں دی تو تم ہمارے غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ٹیک لیتے ہو اور نبیوں ولیوں کے منکر و آج غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ تمہاری امداد نہیں فرما سکتے۔

ہم ماننے والوں کی امداد فرمائیں گے لایئے ذرا غنیتہ الطالبین

"عبدالقادر" لے جاؤ (ایک آدمی کے ہاتھ کتاب بھیج دی)

"محمد عمر" (غنیتہ الطالبین کھول کر) حافظ صاحب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رب العزت کے علم کا شان بیان فرمایا ہے غنیتہ الطالبین میں تم مقام خداوندی نہ دیکھو مقام خداوندی میں تو کسی کو جھگڑا ہی نہیں مقام رسالت یا مقام ولایت دیکھو دیکھیئے فقیر آپ کو مقام ولایت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی عرض کرتا ہے ملاحظہ ہو غنیتہ الطالبین کا آخری صفحہ۔

غنیۃ الطالبین ۱۰۹۴ } وَقِيْلَ إِذَا طَلَبْتَ اللّٰهَ بِالصِّدْقِ اَعْطَاكَ مِرْآةً تُبْصِرُ فِيْهَا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

اور کہا گیا ہے کہ جب تو اللہ تعالےٰ کو سچائی سے طلب کرے اللہ تعالےٰ تجھے ایک باطنی آئینہ عطا کرے گا جس میں تو دنیا اور آخرۃ کے تمام عجائبات دیکھے گا۔

کیوں جی! تم نے تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علوم غیبیہ کا انکار کر دیا اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سچے طالب خدا کے لئے فرماتے ہیں کہ اس کو رب

کریم ایسا آئینہ عطا کر دیتا ہے کہ وہ دنیا و عقبیٰ کے تمام عجائبات کو اس آئینہ سے ملاحظہ فرماتا ہے کہ ولی اللہ کو دنیا و عقبیٰ کے علوم غیبیہ کے عجائبات نظر آ سکتے ہیں؟ انبیاء علیہم السلام کو نہیں تم غنیۃ الطالبین سے فقیر کی اس پیش کردہ عبارت کے خلاف دکھاؤ کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو علوم غیبیہ کے عجائبات دیکھنے کی کوئی بصارت حاصل نہیں ہوتی وَاِلاّ تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی آج ٹیک لو منکر کی وہ امداد نہیں فرمایا کرتے۔

حافظ صاحب انبیاء علیہم السلام کو وحی الٰہی سے علم یقینی ہوتا ہے اور انبیاء اللہ کو عارضی اور وحی کہتے ہیں خفیہ راز کے القاء الہام کو جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو رب کریم نے فرمایا۔

۱۔ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف خفیہ راز القاء کیا۔

۲۔ وَاَوْحٰى اِلَى النَّحْلِ اور ہم نے شہد کی مکھی کو خفیہ راز القا کیا۔

۳۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۔

قیامت کے دن زمین اپنی سب اچھی بُری چیزیں بیان کرنے لگے گی اس وجہ سے کہ آپ کا رب اسے خفیہ القا کرے گا۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ خدائی وحی کے معنی یہ ہیں کہ خداوند کریم اپنی مخلوق کو خفیہ علم عطا فرمائے کیونکہ خداوند کریم ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے تو رب کریم جس کو غیبی علم عطا فرمائے اس کا اصطلاحی نام وحی ہے تو انبیاء علیہم السلام کا تو تمام کام و کلام ہی وحی سے ہوتا ہے یعنی خداوند کریم کی طرف سے علوم غیبیہ سے ان کا سلسلہ

نبوت چلنا ہے اگر انبیاء علیہم السلام کے لیے علوم غیبیہ کا ہی انکار کیا جائے تو ان کی نبوت کا ہی انکار لازم آتا ہے کیونکہ خبر کے لیے علم مقدم ہے اگر پہلے علم الیقین ہے تو خبر صادق ہے اگر خبر صادق ہے تو نبوت بھی صادقہ ہے اور علم جو وحی الہٰی سے حاصل ہوتا ہے اسے ہی کلیۃً علم الیقین کہہ سکتے ہیں باقی ظنیات میں شامل ہیں۔ شیطانی وحی کے تم بلا واسطہ قائل ہو اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیَآءِ ھِمْ شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں کیا شیاطین کو یہ طاقت ہے کہ وہ بلاواسطہ اپنے دوستوں کی طرف خفیہ راز القا کر سکتے ہیں اور رب کریم کو یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنے دوستوں سے رسل اور اولیاء اللہ سے بلا واسطہ بذریعہ الہام خفیہ رازوں کی گفتگو کر سکے شیاطین اپنے دوستوں کو وحی سو کریں تو رب کریم کے غیب میں شرک لازم نہیں آتا لیکن رب کریم اگر اپنے نبیوں کو وحی الہام کر دے تو اس کا تم انکار کرتے ہو کہ وہ غیب نہیں رہتا حالانکہ اگر شیطانی وحی کا انکار کیا جائے یا غلط اور جھوٹی کہی جائے تو بجا ہے لیکن انبیاء علیہم السلام کا الہام وحی الہٰی غیبیہ میں کذب ممکن ہی نہیں وہ غلط ہو سکتا ہی نہیں رسل کی تائید کر کے شیطانی الہام کو صحیح سمجھتے ہو تو ایسے لوگوں کے لئے مرزا غلام احمد صاحب زیادہ موزوں ہیں تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی نہیں بن سکتے کیونکہ رسل کے لیے تمہارا علوم غیبیہ کا انکار کرنا اُمت مرزائیہ میں داخلہ کی رسید ہے اور مُرْسِلَ رَسُوْلًا جبریل علیہ السلام بھی انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو وہ بھی بصورت قاصد خداوندی ہوتے تھے بطور استاد انبیاء علیہم السلام تشریف نہیں لاتے بعض وحی الہٰی سے جبریل علیہ السلام بھی بے خبر ہوتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس وحی الہٰی کا علم ہوتا ہے وحی لانے والا جبرئیل ہے لیکن وحی سے بے خبر اس کا علم یا خداوند کریم کو یا

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کرتا ہے اور نبی اللہ کی وحی کا ہم کسی صورت میں بھی انکار نہیں کر سکتے اور اگر نبی اللہ کے لیئے وحی الہٰی کا انکار کر دیا تو تکذیب خداوندی لازم آئیگی کیونکہ نبی اللہ کے لیئے ہی ہم نے علوم غیبیہ الہیہ کا ہی انکار کر دیا تو نبی اللہ کی خبر پر بھی صدق کا یقین نہ رہا اور جب نبی اللہ کی خبر صادق اور یقینی نہ رہی نبی اللہ کی نبوۃ معاذ اللہ کاذبہ ثابت ہوئی تو نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص نبی اللہ کے لیئے علوم غیبیہ الہیہ کا قائل نہیں وہ وحی الہٰی کا ہی قائل نہیں اور ایسا شخص نبی اللہ کی نبوت صادقہ ہونے کا ہی قائل نہ رہا تو انبیاء علیہم السلام کے لیئے علوم غیبیہ الہیہ کا منکر اسلام سے خارج قرآن کریم کا منکر نبوت کا دشمن ثابت ہوا جبتک یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کی رو سے نبی اللہ کے لئے علوم غیبیہ الہیہ کا اقرار نہ کرے مومن نہیں کہلا سکتا اور چونکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کائنات کے ذرے ذرے کے نبی ہیں تو آپ کے لیئے ذرے ذرے کے علوم غیبیہ الہیہ کا علم مومن کو تسلیم کرنا پڑے گا فقیر نے تمہارے ہر اعتراض کو اسی کتاب سے حل کر دیا جس کو تم نے پیش کیا یا قرآن وحدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے حل کیا تاکہ تم اگر انکار کرو تو تمہیں قرآن وحدیث کی دھتکار رہو آمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۔

عبد القادر "(بغیر حمد وصلوٰۃ کے) مولوی صاحب اگر حضور کو کل علم ہے تو بتاؤ قیامت کس سنہ میں اور کس دن آئیگی دوسری بات تم نے تحفۃ الذاکرین کے حوالہ لکھنے میں اپنی کتاب مقیاس حنفیت میں غداری کی ہے دیکھو مقیاس حنفیت ص ۲۸۰ پھر تمہاری بات کا کیا اعتبار ہے تمہیں اتنا علم بھی نہیں کہ مصنف مشکوٰۃ کون ہے اور مصنف تاریخ بغداد کون ہے اور ٹال مٹول کرتے ہوئے حوالہ دیکھتے دیکھتے ہی وقت ختم کر دیا۔

محمد عمر "اللھم صل علی سید نا و مولٰنا محمد وعلی ال سید نا و مولٰنا

محمد و بارک وسلم

حافظ صاحب جب میرے پیارے محبوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے علمی ثابت کرنے سے عاجز آگئے اور چاروں طرف سے کلام خداوندی قرآن کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ الہیہ کی باران رحمت برسائی مسلمانوں کے دلوں کو علوم غیبیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آبشار نے تروتازہ کردیا اور اکابرین کی ٹیک بھی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کسی محدث کسی عالم کسی ولی اللہ نے اس آڑے وقت میں امداد نہ کی تو حافظ صاحب اب اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جہالت تو ثابت نہیں کرسکے اب فقیر کی جہالت ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگے تاکہ مسلمانوں پر قرآن کریم کی آیات کا جو اثر صادق موثر ہو چکا ہے ۔ وہ زائل ہو جائے لیکن حافظ صاحب خدا کے فضل وکرم سے مسلمانوں کے دل پر جو قرآنی اثر ہو چکا ہے ۔ وہ تمہاری ان موضوع کے خلاف آوازے کسنے سے زائل نہیں ہو سکتا گو تمہارے دونوں سوال موضوع کے خلاف ہیں چونکہ اُن کا تم نے اشتہاروں میں بھی مطالبہ کیا ہے اور آج خلاف موضوع تم نے مسلمانوں کے روبرو بھی پیش کیا ہے لہٰذا فقیر ان کا جواب عرض کرتا ہے پہلے قیامت کا جواب عرض کرتا ہوں پھر دونوں اعتراضوں کو انشاء اللہ العزیز حل کروں گا۔

جواب : حافظ صاحب نے سوال کیا ہے کہ قیامت کا دن کونسا ہوگا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ از حضرت آدمؑ تا قیامت

ترمذی شریف ۲ / ۱۳۰ حدثنا قتیبۃ نا المغیرۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی الزناد

عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عَنِ النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام دنوں سے بہتر دن جمعہ کا ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت سوائے جمعہ کے کسی اور دن قائم نہیں ہوگی۔

ترمذی شریف ۱/۶۴ } حدثنا عبداللہ بن الصباح الہاشمی البصری نا عبداللہ ابن عبدالمجید الحنفی نا محمد بن ابی حمید نا موسیٰ بن وردان عن انس بن مالکؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْتَمِسُوْا السَّاعَۃَ الَّتِیْ تُرْجیٰ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی غَیْبُوْبَۃِ الشَّمْسِ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت کو جمعہ کے دن عصر سے دن غروب ہونے تک انتظار کرو۔

ابوداؤد ۱/۱۵۲ } عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُھْبِطَ وَفِیْہِ تِیْبَ عَلَیْہِ وَفِیْہِ مَاتَ وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ اِلَّا وَ ھِیَ مُسِیْخَۃٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ

حِیْنَ تُصْبِحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَۃِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام زمانے کے دنوں سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی جمعہ کے دن آسمان سے اُتارے گئے اور اسی جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور کی گئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا اور اسی جمعہ کے دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن زمین پر ہر ایک چلنے والی شئے صبح سے مغرب تک منتظر رہتی ہے قیامت کے ڈر سے سوائے جن وانس کے ۔

سن لو مسلمانو! حافظ صاحب نے صرف قیامت کے وقوع کا دن دریافت کیا ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کی ہر شئے کا علم ارشاد فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ پر ہم کیسے ایمان نہ لائیں جب حضور ہمیں سب کچھ ارشاد فرما رہے ہیں دیکھئے یہ میرے ہاتھ میں صحاح ستہ کی معتبر حدیث کی کتاب ابوداؤد شریف ہے ۔

او اہلحدیث کا نام ترک کرنے والو! ایمان لانا یا نہ لانا تمہارا اختیار ہے لیکن فقیر آج علی الاعلان صحیح حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا رہا ہے ۔ کہدو اپنے حافظ سے کہ ہاتھ کھڑا کر دے کہ یہ غلط ہے (مگر کون کہے) سنئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت کے دن سے باخبر ہیں اور اپنے علم یقینی کا اظہار فرما رہے ہیں ۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام جمعے کے دن پیدا ہوئے ۔

(۲) حضرت آدم علیہ السلام جمعے کے دن ہی آسمان سے اُتارے گئے ۔

(۳) جمعے کے دن ہی حضرت آدم علیہ السلام کی توجہ منظور کی گئی۔

(۴) حضرت آدم علیہ السلام کا جس دن وصال ہوا وہ بھی جمعے کا ہی دن تھا۔

(۵) جمعے کے دن ہی قیامت قائم ہو گی۔

(۶) جمعے کے دن زمین پر ہر چلنے والی شی سوائے جن وانس کے خائف ومنتظر ہوتی ہے تم نے تو صرف قیامت کا سوال کیا میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین پر ہر چلنے والی ہر شیی کے علم کا اظہار فرمادیا۔ بتایئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان مذکورہ اشیاً سے تمہیں کسی چیز کا انکار ہے اگر ہے تو منکر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہو اگر نہیں ! تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قیامت کے وقوع کے علم کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین پر ہر چلنے والی شی کا علم ہے۔ تھا۔ اور رہے گا۔ قیامت کے وقوع کا دن مقرر وقت مقررہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا۔ اب تمہارا اعتراض سنہ قیامت تو قیامت کے دن کے متعلق رب کریم نے فرمایا ہے فِی یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ تمہارے دنوں کے اندازے کے مطابق پچاس ہزار برس کا ایک دن قیامت کا ہو گا جب پچاس ہزار برس کا ایک ہی دن قیامت کا ہو گا تو کونسا عقلمند ہے جو دنیا کا مقررہ سنہ دریافت کرے دنیا کے بارہ ماہ کا تو سال ہی نہ رہا اب باقی رہا تمہارا سوال مقیاس حنفیت کا کہ تم تحفۃ الذاکرین کی حدیث کی عبارت کھا گئے یہ غلط ہے جھوٹ ہے سراسر بہتان ہے تحفۃ الذاکرین کی حدیث میں ایک دو الفاظ کاتب کی غلطی سے رہ گئے ہیں جس کی تصیح انشاء اللہ العزیز کردی جائے گی آج تک اسی لئے نہیں کی گئی کہ تمہارے روبرو فیصلہ ہو جائے کہ جو الفاظ رہ گئے ہیں کیا وہ تمہاری موافقت میں تھے ؟ ہرگز نہیں وہ بھی تمہارے مخالف ہیں تو جب وہ بھی تمہارے

مخالف ہیں تو مجھے عمداً چھوڑنے کی کیا ضرورت!

باقی رہا دونوں حدیثوں کے درمیان میں شوکانی کی بات وہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل نہیں ہے۔ بلکہ شوکانی کی اپنی بات ہے جس کو اس حدیث مذکورہ سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اس حدیث ابن مسعود کو شوکانی نے بزاز سے نقل فرمایا ہے اور اس حدیث پہ کوئی اعتراض نہیں کیا اگر کوئی اعتراض ہوتا تو شوکانی کبھی کمی نہ کرتا پھر آگے لکھا کہ اس حدیث کو ابویعلی موصلی اور طبرانی اور ابن سنی نے بھی نقل کیا ہے پھر آگے لکھا ہے کہ مجمع الزوائد نے کہا ہے کہ معروف بن حسان اس میں ضعیف ہے تو مجمع الزوائد نے جو ابن سنی طبرانی ابویعلی کی سند میں معروف بن حسان ہے اس کو ضعیف لکھا ہے نہ کہ اس مذکورہ حدیث بزاز کی سند میں معروف بن حسان کو ضعیف کہا ہے یہ تمہاری بے علمی کی دلیل ہے۔

تحقیق حدیث ابن سنی

ابن سنی ۱۳۶ } اخبرنا ابو یعلی حدثنا الحسن بن عمر بن شقیق ثنا معروف بن حسان ابو معاذ السمرقندی عن سعید عن قتادۃ عن ابی بردہ عن ابیہ عن عبداللہ بن مسعودٍ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّۃُ اَحَدِکُمْ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ فَلْیُنَادِ یَا عِبَادَ اللہِ احْبِسُوْہُ فَاِنَّ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْاَرْضِ حَاضِرٌ یَحْبِسُہٗ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم سے کسی ایک کا جنگل میں چوپایہ بھاگ جائے تو پکارے اے اللہ کے بندو

اس کو روک لو تو زمین پر اللہ عزوجل کے بندے موجود ہیں وہ اس کو جلدی روک لیں گے،
یہ حدیث باسند ابن سنی نے روایت کی ہے جس کی سند سے معروف بن حسان پر ابن حجر
نے جرح کی ہے اور شوکانی نے اس کو استدلال میں پیش کیا ہے۔
پہلا جواب(۱): میزان الاعتدال ۳/۱۸۳ میں علامہ ذھبی نے معروف بن حسان کو عن عمر بن ذر
منکر الحدیث لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ عمر بن ذر سے اس کی کئی حدیثیں مذکور
ہیں سب ضعیف ہیں اور اگر معروف بن حسان کسی اور سے روایت کرے تو ضعیف
نہیں ہو سکتی اور یہ مذکورہ حدیث عمر بن ذر سے بھی روایت نہیں بلکہ سعید سے روایت
ہے اگر تم یہ ثابت کرتے کہ معروف بن حسان سعید سے روایت کرے تو ضعیف
ہے پھر تو شوکانی اور ابن حجر کا اعتراض اس حدیث کے متعلق صحیح تھا جب معروف
بن حسان نے اس حدیث مذکورہ کو عمر بن ذر سے روایت نہیں کیا بلکہ سعید سے
روایت کی ہے تو اس حدیث کو کوئی ضعیف کہہ ہی نہیں سکتا فقیر کا دعویٰ ہے کہ ایک
حوالہ جھوٹا ثابت کر دو تو یک صد روپیہ انعام ملے گا۔ اس حدیث کی توثیق اگلی
دو حدیثوں سے ثابت ہے اس حوالہ کو تم جھوٹا نہیں ثابت کر سکے کیونکہ حوالہ صحیح ہے
جس کو تم بھی تسلیم کر چکے ہو بلکہ اس حدیث شریف پر تمہارا اعتراض کرنا جھوٹ
ہے کیونکہ حدیث جھوٹی نہیں۔
دوسرا جواب(۲): پھر شوکانی نے اسی حدیث کی توثیق کے لئے آگے دو حدیثیں مرفوع بیان کر دیں
جن کو ابن حجر نے ہی درجالہ ثقات کہہ کر عباد اللہ کو استمداد کے لئے غائبانہ پکارنا
ثابت کر دیا اسی حدیث کو جب دوسری دو سندوں سے جو مرفوع ہی بیان کیا گیا تو تم اس کو
ضعیف نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی توثیق دوسری دو حدیثوں سے ہو چکی تو چونکہ فقیر کے

نزدیک شوکانی کی جرح غلط تھی اس لئے فقیر نے حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بیان کردی اور شوکانی کی جرح کو ترک کر دیا شوکانی چونکہ وہابیہ کا سردار ہے اس لئے حافظ شوکانی کی اقتدا میں حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال رہا ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا ترک لازم آجائے تو خیر ہے لیکن شوکانی کی اقتدا میں فرق نہ آئے یہ ہے تمہارا مذہبی تعصب جس بنا پر تم نے اعتراض کر دیا ورنہ یہ فقیر پر اعتراض نہیں آتا کیونکہ فقیر نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث جھوٹی نہیں بیان کی بلکہ تم شوکانی کی اقتدا میں حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے ہو اور تمہارے مقتدی بھی خوش ہو رہے ہیں کہ ہمارے حافظ صاحب نے محمد عمر کی مقیاس کا حوالہ جھوٹا ثابت کر دیا حالانکہ تمہارا یہ اعتراض کرنا غلط ہے کیونکہ شوکانی نے ہی آگے دو حدیثیں مرفوع بیان کر دیں جس سے شوکانی کا عقیدہ بھی ثابت ہو گیا کہ شوکانی نے بھی اولیاء اللہ سے غائبانہ امداد کے لئے پکارنا حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کر دیا جس کو تم شرک کہتے ہو تو جس کی توثیق شوکانی نے کر دی پھر بھی تم ضعف کی رٹ لگاؤ تو اس سے زیادہ ہٹ دھرمی کیا ہے لیکن صاحب انصاف جو واقف حدیث شریف ہے وہ حافظ صاحب کی اس خیانت کو غداری پر محمول کریگا۔ اب تمہارے دوسرے اعتراض کو دور کرتا ہوں جو مقیاس حنفیت کے صفحہ ۲۵ پر ہے۔

مقیاس حنفیت صفحہ ۲۵ پر سطر ۵ پر لکھا ہے جس کو خطیب بغدادی مشکوٰۃ شریف جو متعصبین شوافع سے شمار کئے گئے ہیں فرماتے ہیں یہ بھی کاتب کی تھوڑی سی غلطی کا نتیجہ ہے اصل عبارت یہ تھی جس کو خطیب بغدادی جو مصنف مشکوٰۃ جیسا متعصبین شوافع سے شمار کیا گیا ہے فرماتے ہیں۔

کیا جو شخص تمام کتاب کا مطالعہ کر کے تمہارے خلاف حوالہ تلاش کر سکتا ہے کیا وہ اس کے مصنف سے بھی بے خبر ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ فقیر نے حاضر و ناظر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم علم غیب کلی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم استمداد انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام بحث من دون اللہ کے حوالہ جات مفسرین کو احادیث صحیحہ سے اور تمہارے اقوال بزرگان سے ثابت کئے ہیں تمہاری ان دو باتوں پر اعتراض کرنے سے جو قرآن و حدیث میں بھی داخل نہیں ہیں ثابت کر دیا کہ باقی تمام کتاب مقیاس حنفیت میں قرآن و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تم کوئی جھوٹا حوالہ ثابت نہیں کر سکے قرآن و حدیث کے سب حوالہ جات صحیح ہیں کیونکہ اگر یہ تمام ہزاروں حوالہ جات کتاب میں غلط ہوتے تو تم کسی کو غلط لکھتے تمہارے اس اعتراض سے فقیر کی مقیاس حنفیت کے تمام حوالہ جات قرآنیہ حدیثیہ صحیح ثابت ہوئے۔

اس اعتراض سے تم نے مقیاس حنفیت کی مکتوبہ آیات سے قرآن مجید کی کونسی عبارت یا ترجمے کی غلطی نکالی اور جھوٹا ثابت کیا یا مقیاس حنفیت کی مذکورہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تم نے کونسی حدیث جھوٹی ثابت کی؟

فقیر کا دعویٰ ہے کہ تم تمام فرقہ نجدیہ فقیر کی مقیاس حنفیت میں مذکورہ استدلال آیات قرآنیہ یا حدیثیہ سے ایک کو جھوٹا ثابت نہیں کر سکتے اگر تم ایک حوالہ جات جھوٹا ثابت کر دو تو آپ کو ابھی یکصد روپیہ انعام پیش کرتا ہوں ادھر ادھر کی باتوں کاتب کی غلطی سے کہہ دیا کہ تمہیں مصنف کا نام صحیح نہیں آتا ایسی باتوں سے فقیر کی پیش کردہ یا تحریر شدہ قرآن و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹے نہیں ہو سکتے قرآن کریم یا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا تمہارے اکابرین کے حوالہ جات جو فقیر نے

مقیاس حنفیت میں پیش کیے ہیں ان سے کوئی ایک حوالہ جھوٹا ثابت کر دجھوٹ بول کر یا جھوٹ لکھ کر اپنی جماعت سے جزاک اللہ کہلوانا سوائے لعنت خداوندی کے خداوندکریم کی طرف سے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا نتیجہ تمہارے سامنے ہے جو حال تمہارے بھائی مولوی اسمٰعیل صاحب روپڑی کا ہوا وہ تم جانتے ہو کہ عذاب خداوندی لَاَخَذْ نَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ دائیں طرف فالج سے ان کی موت ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی اور تمہارے آقا سلطان ابن سعود کا بھی آخری یہی حال ہوا تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی اسی عذاب الٰہی سے فوت ہوئے اب تمہیں ان کے نتائج کو دیکھ کر توبہ کرنی چاہیئے ایسا نہ ہو کہ تمہارا بھی یہی حال ہو اگر تم نے بھی جھوٹ بولنے جھوٹ لکھنے کا یہی طریقہ جاری رکھا تو آخر تمہارا نتیجہ بھی انشاءاللہ یہی ہوگا۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہو مانو یا نہ مانو،

پھر فقیر نے اپنی کتاب مقیاس حنفیت میں جو تمہارے عقائد لکھے ہیں وہ صحیح ثابت ہوئے کیونکہ تم نے ان پر کوئی جرح یا انکار نہیں کیا ہے حالانکہ وہ حوالہ جات تمہارے وہابی مذہب کا نمونہ ہیں۔

(۱) غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔

(۲) وہابیہ کے نزدیک مشت زنی واجب ہے۔

(۳) وہابیہ کے نزدیک بجو کھانا جائز ہے۔

(۴) وہابیہ کے نزدیک کنجری بازی جائز ہے۔

(۵) وہابیہ کے نزدیک کتا کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پاک ہے بشرطیکہ رنگ بو مزہ نہ بدلے

باحوالہ تفصیل مقیاس حنفیت سے ملاحظہ ہو۔

وغیرہ وغیرہ تم نے ان کا کوئی غلط حوالہ دکھایا یا انکار کیا حافظ صاحب مقیاس حنفیت نے تو تمہارے مذہب کے لبوں سے سرخی اُتار کر حقیقت واضح کر دی تم اگر شرم رکھتے تو ناک پانی میں ڈبو کر مرجاتے صحیح جواب دو ورنہ مسلمان تمہاری حقیقت مذہبی سمجھ چکے ہیں۔

"عبد القادر" اچھا نماز کا وقت ہو گیا ہے میں نماز عصر ادا کر کے آتا ہوں۔

"محمد عمر" بھئی یہیں نماز ادا کرو میں بھی یہیں نماز ادا کر رہا ہوں رجلدی سے نماز عصر کی جماعت شروع کر دی سلام پھیرا تو حافظ صاحب ندارد۔

حافظ صاحب کہاں گئے۔

"جماعت وہابیہ" وہ نماز پڑھنے تشریف لے گئے ہیں۔

"محمد عمر" یار تمہارے حافظ جی کہیں بھاگ ہی نہ جائیں۔

ر دو گھنٹہ عرصہ کے انتظار کے بعد منتظمین جماعت وہابیہ کے جو چند افراد سٹیج پر بیٹھے تھے کہا کہ تم بھی بھاگ جاؤ جہاں تمہارا مولوی گیا تم بھی جاؤ چنانچہ انہوں نے کہا پہلے محمد عمر کو اٹھاؤ منتظمین نے کہا کہ ہم ان کو نہیں اٹھا سکتے جب تمہارا مناظر بھاگ گیا ہے تو تم بھی جاؤ تو وہابیہ عصر سے مغرب تک حافظ عبدالقادر صاحب کا انتظار کر کر کے یاس سے کرچل دیے اور مسلمانوں نے نعرہ رسالت سے فضا آسمانی کو معطر کیا اور نماز مغرب بھی وہیں میدان مناظرہ میں ہی ادا کر کے گاؤں کو واپس آئے یہ مناظرہ کدھر کی روداد مناظرہ کی اصلیت ہے جس کو مولوی عبدالقادر نے اپنی اُمت وہابیہ کو جھوٹ بول کر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا انعام خداوندی بھی حاصل کیا اور جماعت

وہابیہ بھی جھوٹ سن کر غائبانہ خوش ہیں۔ کہ ہمارے حافظ صاحب نے محمد عمر کو شکست دی جھوٹ بولنے والے کے منہ پر کون ہاتھ دھرے اور جھوٹ لکھنے والے کے ہاتھ کو آخر خداوند تعالےٰ نے پکڑ ہی لیتا ہے جس کو دنیا دیکھتی ہے تمہارے مولوی عبدالرحیم کوٹلوی نے فقیر کے ساتھ سٹیشن عثمانوالہ ضلع لاہور پر ۱۲ر مارچ ۱۹۵۸ء کو دعا مباہلہ کی اور مدت مباہلہ صرف آٹھ روز مقرر ہوئی اس ہفتہ میں تمہاری تمام اُمت وہابیہ بمع مولوی عبداللہ صاحب روپڑی مولوی داود صاحب غزنوی مولوی اسمٰعیل صاحب وڑ ہی حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی نے تمام فرقہ وہابیہ کو ساتھ لے کر نوافل پڑھے بددعائیں کیں کہ یا اللہ محمد عمر نے مقیاس حنفیت میں ہمارے پول کو نکالا ہے اس کو مار دے لیکن رب کریم ہے وہ جھوٹے کی کب سنتا ہے تمام فرقے سے رب کریم نے ایک کی نہ سنی بلکہ بعد از مدت مولوی اسمٰعیل روپڑی کو دائیں بازو سے کھینچ کر ھاویہ میں ڈال دیا اب ھاویہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باقی دشمنوں کو تاک رہا ہے جس کا وعدہ قرآن کریم میں درج ہے۔ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِّلطَّاغِيْنَ مَآبًا لَّابِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا۔ پھر تنظیم میں اشتہار دلوایا کہ کدھر کے مناظرے میں کئی احناف وہابی ہو گئے ہیں لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ایک کا پورا پتہ تو شائع کرو پھر ہم ان احباب کا پورا پتہ شائع کریں گے جنہوں نے مناظرہ کدھر سے متاثر ہو کر وہابیت سے تائب ہو کر مذہب اہل سنت وجماعت حنفی اختیار کیا ہے۔ سچ جھوٹ ظاہر ہو جائے گا۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ

مناظرہ کے اختتام پر سامعین ومصنفین مناظرہ نے مناظرے کا نتیجہ تحریر کر دیا جس

کی نقل عبارت حسب ذیل ہے اور اصل تحریر ہمارے پاس موجود ہے جو بوقت ضرورت دکھائی جا سکتی ہے ۔

نقل فیصلہ موضع کدھر ضلع گجرات

مورخہ ۲۲ ۱/۶۴　　　۷۸۶

مورخہ ۲۲ ۱/۶۴ کو موضع کدھر ضلع گجرات تحصیل پھالیہ میں مناظرہ مابین مولوی محمد عمر صاحب اچھروی مناظرین جانب جماعت بریلوی اہلسنت و جماعت اور من جانب دیوبندیہ حافظ عبدالقادر روپڑی اہلحدیث (وہابی) مقرر ہوئے ۔ مولوی محمد عمر صاحب اچھروی مناظر بریلوی نے قرآن پاک کی بارہ آیات سے اور پانچ احادیث مصطفٰے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جمیع کائنات کا علم غیب ثابت کیا اور حافظ عبدالقادر صاحب مناظر دیوبندی و اہلحدیث نے مولوی محمد عمر صاحب کی پیش کردہ آیات کو چھوا تک نہیں بلکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن سے کام لیتا رہا اور یہ کہتا رہا کہ اللہ تعالےٰ جتنی وحی کرتا ہے اتنا ہی ہوتا ہے تو مولوی محمد عمر صاحب نے وحی کے اقسام دریافت کیے جس کا جواب حافظ عبدالقادر نہیں دے سکے پھر مولوی محمد عمر صاحب نے حافظ عبدالقادر کو کہا کہ ہر نبی کے لیے وحی کی حد تو بتا دو حافظ عبدالقادر کے نہ جواب دینے پر مولوی محمد عمر صاحب نے مسلمانوں کی تسلی کی کہ اللہ تعالےٰ ہر نبی کو اس کی امت کی حد تک ۔ وحی ضرور فرماتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت چونکہ کائنات کا ہر ذرہ ذرہ ہیں اس لئے آپ کو کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم ہونا ضروری ہے ورنہ نبوت کا انکار لازم آتا ہے اور اس بات کو قرآن کی آیات اور احادیث

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کردیا۔ لہٰذا ہم اہالیانِ حرہ مذکور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مولوی محمد عمر صاحب سُنی نے آیات قرآنیہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی علمی تعریف کی ہے اور حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی مناظر دیوبندی واہلحدیث نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر علمی نقطہ چینی کی ہے اور قرآن وحدیث کے خلاف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی علمی توہین کی ہے۔ آخر لاجواب ہو کر میدان چھوڑ کر دیوبندیوں کے وکیل حافظ عبدالقادر روپڑی بھاگ گئے۔

غلام قادر بقلم خود ساکن کدھر صاحبزادہ عبدالرحیم بقلم خود

بقلم خود حافظ غلام قادر رئیس اعظم) بقلم خود اللہ دتہ کدھر

ناچیز محمد یوسف بقلم خود میاں محمد رفیق منڈی بہاؤالدین محمد سعید بقلم خود

ظہور احمد

ابوزبیر عبدالمصطفےٰ محمد سعید سلیمانی رضوی از مانگٹ

کدھر کے معتبر آدمی کی تحریر

سلام مسنون عرض ہوں کہ ہمارے گاؤں میں فی الحال مردم شماری کے اعتبار سے قریبًا ۱۰۰۰ ایک ہزار تعداد ہے جس میں سے دسواں حصہ دیوبندی ہوں گے۔ صرف ایک لڑکا وہابی خیال کا ہے اور مناظرہ کے بعد ایک جو کہ کٹر دیوبندی تھا وہ مسلمان ہو گیا جس کا نام یہ ہے (فضل احمد المعروف کھیاں والا) چار افراد قبل از مناظرہ مذبذب تھے وہ بھی پابند اسلام ہو گئے ہیں۔

جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) غلام رسول ولد عام قوم کمہار

(۲) غلام حیدر ولد محمد خان قوم جٹ

(۳) محمد یوسف ولد تاج الدین مہاجر

(۴) اور ایک سکول ماسٹر جس کا نام فی الحال فقیر کو یاد نہیں۔

تنظیم اہلحدیث کی بڑ اور غیر مقلدین وہابیوں کا ان کی اپنی زبانی کذب

جو میں نے اخبار میں مضمون بھیجا ہے وہ سراسر غلط ہے وہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اور ہمارے گاؤں میں کوئی آدمی بھی اہل حدیث نہیں ہوا۔ یہ جھوٹ مجھ سے بولا گیا ہے۔ وہ خوش ہو کر مجھ کو اپنی اخبار بھیج دیتے ہیں۔ لہذا میں اس سے توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسی حرکت انشاء اللہ نہ ہوگی۔

خاکسار عبد الرشید ولد حکیم رحمت خاں کدھر تاریخ ۲۳-۴-۷

روبرو گواہ منظور احمد ولد میاں عنایت اللہ صاحب کدھر و محمد اسحاق ولد محمد خان گوندل کدھر۔

تنظیم اہلحدیث نے بار بار شائع کیا کہ موضع کدھر کے مناظرہ میں محمد عمر شکست کھا گیا اور کئی بڑے بڑے الفاظ لکھے جن کا جواب نہ دینا ہی مناسب ہے اور منظور احمد مذکورہ بالا کی غلط بیانی شائع کرا کر اپنی جماعت کو خوش کیا کہ مناظرہ کدھر میں کئی سنی اہلحدیث ہو گئے ہیں۔ حالانکہ حافظ صاحب کا یہ سفید جھوٹ اور سراسر فراڈ تھا بلکہ کئی دیوبندی حضرات توبہ کر کے اہل سنت والجماعت میں شامل ہوئے اور اپنی توبہ کا اعلان بھی کیا جو پہلے لکھا جا چکا ہے اور حافظ عبد القادر نے جس شخص سے زبردستی جھوٹ لکھوایا اس کی دلی تحریر اوپر درج کی جا چکی ہے اور اس کی اصل ہمارے پاس موجود ہے جس کا دل چاہے اصل دیکھ سکتا ہے اور غلط ثابت کرنے والے کو پانچ روپے نقد انعام اور

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیر مقلدین وہابیوں سے مناظرہ شہر لائل پور

مورخہ ۱۰ ۳/۵۶ کو انجمن فدایان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر اہتمام چوک انارکلی لائلپور میں محفل میلاد شریف ہو رہی تھی فقیر محمد عمر اچھروی شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ذکر کر رہا تھا کہ اچانک ایک غیر مقلد وہابی نے مولوی احمد دین غیر مقلد کی طرف سے شائع شدہ اشتہار سٹیج پر میرے سامنے رکھ دیا جس میں ایک ہزار روپے کا انعامی اشتہار لکھا تھا کہ جو شخص رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح ثابت کر دے میں اس کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دوں گا فقیر نے لاؤڈ سپیکر میں فوراً اعلان کر دیا کہ مولوی احمد دین کو کہہ کہ ایک ہزار روپیہ لائے اور بیس رکعات تراویح کی حدیث دیکھ لے چنانچہ غیر مقلدین نے انکو کہا تو اس نے کہا جیسا کہ ہم نے شائع کرایا ہے جواب بھی شائع کرا دیں تو انجمن فدایانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعبہ نشر و اشاعت نے رات ہی اشتہارات کا جواب شائع کرا کے تمام شہر میں چسپاں کر دیے اور مقام کے تعین کا فوری طور پر لکھا چنانچہ مولوی احمد دین صاحب نے جواب دیا کہ چار پانچ آدمی ساتھ لے کر ہماری جماعت کے سکرٹری مولوی عبید اللہ احرار کے مکان پر پہنچ جاؤ فقیر محمد عمر چار آدمیوں کو ساتھ لے کر مولوی عبید اللہ احرار کے مکان پر پہنچا تو غیر مقلدین اور احناف کی تعداد پہلے ہی کافی جمع تھی مولوی محمد دین صاحب گکھڑوی اور مولوی محمد صدیق صاحب تاندلوی بھی تشریف فرما تھے مولوی احمد دین صاحب نے بیس رکعات تراویح کی حدیث دکھانے کا مطالبہ کیا فقیر نے کہا کہ پہلے ایک ہزار روپیہ انعام دکھاؤ کہ تمہارے پاس ہے بھی یا نہیں کیونکہ تم نے پہلے انعامی اشتہار دیا ہے میدان میں روپیہ رکھو تمہارے گھر میں بیٹھا ہوں کہیں بھاگ نہیں سکتا ادھر حدیث دیکھو ادھر ایک ہزار انعام دو مولوی احمد دین بیچارہ چلینج لکھ بیٹھا لیکن رقم کہاں سے بیچارے کے خاندان نے کبھی اتنا روپیہ نہ دیکھا نہ سنا ویسے ہی اپنی جماعت کو

خوش کرنے کے لیے بہانہ بنایا تھا چنانچہ آٹھ دس آدمیوں نے جمع کر کے کہا کہ دیکھو ہمارے پاس روپیہ ہے دکھاؤ حدیث فقیر نے کہا کہ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۔ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ہزار پہلے رکھو بہ ہزار نہیں جب روپے گننے گئے تو روپے تمام ستر ہی تھے مولوی احمد دین صاحب کو زمین جگہ نہ دیتی تھی حواس باختہ رنگ زرد جلنے والے چوپایہ کی طرح کبھی بیٹھتے ہیں کبھی اٹھتے ہیں آخر کہنے لگے کہ میں پہلے حدیث دیکھوں گا میں نے پہلے دیکھنا ہے کہ کیا حدیث صحیح بھی ہے فقیر نے جواب دیا کہ جب محدث لکھ دے گا کہ فیہ قوۃ یہ حدیث صحیح ہے تو تم اعتراض کیسے کر سکتے ہو کہ نہیں میرا حق ہے فقیر نے کہا کہ تم پہلے اپنے وعدے کے موافق ایک ہزار روپے سامنے رکھو جب حدیث صحیح دیکھ لو ورنہ لکھ دو کہ ہمارے پاس روپے نہیں ہیں ہم نے جھوٹ لکھا تھا پھر حدیث ابھی دیکھ لو آخر جوش میں آکر مولوی احمد دین نے کہا کہ جاؤ ہم نہ دیکھتے ہیں نہ انعام دیتے ہیں۔ آخر بڑی اشتہار بازی فریقین سے ہوئی لیکن مولوی احمد دین صاحب وہابی بیس تراویح کا ایک ہزار روپے کا انعامی اشتہار چھپوا کر بڑے ذلیل ہوئے خود غیر مقلدین نے بڑی لعن طعن کی اور کئی اپنی غیر مقلدیت سے تائب ہوئے ثابت ہوا کہ یہ لوگ محض جھوٹا پراپیگنڈہ کرنے میں حقیقتہً جھوٹے ہیں یہ شہر لائل پور اور اس کے نواح میں غیر مقلدین وہابیوں کی شکست بڑی ذلیل کنندہ تھی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج لائلپور میں صرف چند غیر مقلدین ہیں باقی سب تائب ہو چکے ہیں اصلی تحریریں ہمارے پاس موجود ہیں جس کا دل چاہے خود دیکھ سکتا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

اب تمہارے ایک دو سرے پچھلے مناظرے کا مختصر نتیجہ عرض کرتا ہوں ۔کیونکہ تم نے اپنے اخبار تنظیم اہلحدیث میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے فقیر کے متعلق چند غلط واقعات بیان کیے ہیں اب فقیر تمہارے مناظروں کے چند نمونے عرض کرتا ہے تاکہ مسلمانوں سے غلط فہمی دُور ہو جائے ۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۔

مناظرہ کھنڈا موڑ

ضلع شیخوپورہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

موضوع مناظرہ حقیقت وہابیہ غیر مقلدین

۲۰ $\frac{4}{52}$ کو موضع کھنڈا موڑ ضلع شیخوپورہ مابین محمد عمر اچھروی و حافظ عبد القادر صاحب روپڑی مناظرہ ہوا فقیر خود ہی مناظر اور خود ہی صدر مناظرہ تھا اور غیر مقلدین وہابیوں کی طرف سے حافظ عبد القادر صاحب روپڑی مناظر اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب روپڑی صدر مناظرہ اور حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی سرپرست فرقہ وہابیہ تھے مناظرہ کے مختصر دلائل آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جس میں حافظ عبد القادر ذلیل ہوئے اور اپنے فرقہ کو بھی ذلیل کیا حافظ صاحب مدعی تھے اس لئے حقیقت وہابیہ پر تقریر شروع کردی۔

حقیقت وہابیہ کا ایک منظر

"عبد القادر" ہمارا آج موضوع مناظرہ "حقیقت وہابیہ اہلحدیث" ہے ہم فرقہ اہلحدیث خدا کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ یہ میرے ہاتھ میں قرآن ہے آمنا باللہ اور رسول علیہ السلام کے ساتھ بھی ایمان رکھتے ہیں قرآن کے ساتھ ہمارا ایمان ہے ہم قرآن پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں روزہ رکھتے ہیں یہ ہے ہمارا حقیقی ایمان اور یہی ہمارا مذہب ہے اگر بدعتی انکار کریں تو ہمارے ایمان میں فرق نہیں آسکتا ہم غیر اللہ سے مدد نہیں مانگتے غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے تم ایسے بدعتی ہو نبیوں ولیوں سے امدادیں مانگتے ہو آج تمہاری حقیقت کھول کر بیان کردوں گا آج تم میرے قابو آگئے ہو۔

"محمد عمر" الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ اَمَّا بَعْدُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ.

خداوند کریم فرماتا ہے۔ بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور قیامت کے دن کے ساتھ حالانکہ وہ تمام ہی بے ایمان ہیں۔ کیوں بھئی حافظ صاحب رب کریم کو علم غیب ہے اسی لئے اس نے تمہارے سوال کا جواب پہلے ہی قرآن میں سنا دیا ہماری تسلی ہو گئی کہ رب کریم نے جو ارشاد فرمایا وہ سچ ہے چونکہ ہمیں رب کریم پر یقین ہے اس لیے ہم ایسے زبانی دعوے داروں کو کاذب سمجھتے ہیں۔ یہ تمہارا دعویٰ رب کریم نے جھوٹا فرما دیا پھر تمہارا کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ رب کریم نے فرمایا ہے۔

المنٰفقون ۲۸/۱ } اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں اقرار کرتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالےٰ گواہی دیتا ہے کہ ضرور منافقین جھوٹ بولتے ہیں اپنی قسموں کو انہوں نے ڈھال بنا لیا ہے پھر اللہ کے راستے سے روکتے ہیں بے شک جو وہ اعمال کرتے ہیں بہت برا ہے۔

سَاءَ مَا یَعْمَلُوْنَ نے تمہارے اعمال کو بُرا فرما دیا صرف زبانی اقرار سے کچھ نہیں اعمال شرط ہیں اور عملاً تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرتے ہو روضہ اطہر پر جانے کو شرک کہتے ہو آپ کی طاقت و اختیار کے تم منکر ہو علم کے منکر ہو زبانی دعویٰ مردود ہے۔ اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو صرف زبانی رسول اللہ اقرار کرنے والوں کے متعلق منافق فرمایا دوسرے مقام پر فرمایا فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ان کے دلوں میں بیماری ہے جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے دل میں کھوٹ رکھتے ہیں اور زبانی رسول اللہ کا اقرار کرتے ہیں ایسے لوگوں کا رب کریم نے پول کھول دیا کہ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کی بات ظاہر فرماتا ہے کہ یہ منافقین جھوٹ بکتے ہیں رب کریم تمہیں زبانی دعویٰ کرنے والوں کو جھوٹا فرماتا ہے ہم تمہارا کیسے اعتبار کریں خداوند کریم کے نزدیک تمہارا دعویٰ جھوٹا ہے تو ہمارے نزدیک بھی تم جھوٹے ہو ثابت ہوا کہ ایمان کا طریقہ کوئی اور ہے جس سے انسان ایمان دار کہلانے کا حقدار ہے وہ عمل ہے اور صحیح عمل کا طریقہ یہ ہے دمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی تو ضرور وہ اللہ تعالےٰ کا بھی فرمانبردار ہوا۔ تو ثابت ہوا کہ جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عملاً غلامی نہ کرے غلام اللہ نہیں کہلا سکتا تو جو شخص غلام رسول ہے وہ غلام اللہ ہے جو غلام رسول نہیں وہ غلام اللہ ہی نہیں اور تم سے کوئی عملاً غلام اللہ ہے ہی نہیں کیونکہ غلام رسول عملاً تم سے کوئی نہیں۔

باقی رہا تمہارا کہنا کہ تم غیراللہ سے یعنی نبیوں ولیوں سے امداد مانگتے ہو یہ صراحۃً شرک ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔

المنفقون ۲۸/۱ } وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝

اور جب منافقین کو کہا جاتا ہے آجاؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تمہیں معافی لے دینگے تو وہ اپنے سروں کو پھیرتے ہیں اور آپ ان کو ملاحظہ فرماتے ہیں کہ وہ روگردانی کرتے ہیں اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوئے۔

(۱) اپنے گناہوں کی معافی کے لئے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونا شرک نہیں بلکہ فرمان خداوندی ہے۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گناہوں کو دربار خداوندی سے معاف کرا سکتے ہیں اللہ تعالےٰ نے آپ کو اختیار دیا ہوا ہے۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سفارشی امداد کے لئے جب منکرین کو دعوت دی جاتی ہیں تو منکرین اپنا سر پھیر کر انکار کر دیتے ہیں کہ نبی اللہ کسی کی امداد نہیں کر سکتا۔

(۴) اپنے گناہوں کی صفائی کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے امداد کا منکر خداوندکریم کے نزدیک منافق ہے۔

(۵) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد کا منکر خداوندکریم کے نزدیک متکبر ہے۔

اب اس مذکورہ بالا فیصلہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام سے امداد مانگنا شرک نہیں یہ شرکیہ فتویٰ تمہارا وہابیوں کا خودساختہ ہے زیادہ دلائل کی ضرورت ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حنفیت ملاحظہ فرما دیں۔ تم خود ابلیسی توحید میں مقبوض ہو تم مجھے کیا قابو کر سکو گے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہاری عداوت ہے حضور کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرو۔

عبدالقادر "میں قرآن کا حافظ ہوں میرا قرآن پر ایمان ہے۔ ہم حدیث کے نگہبان ہیں تم بدعت وشرک کے پتلے ہو اور اِدھر اُدھر کی باتوں سے وقت ٹال دیا۔

محمد عمر "حافظ صاحب آریہ سے کئی قرآن کے حافظ میں نے دیکھے ہیں قرآن تو تمہیں چھونے نہیں دیتا قرآنی ارشاد ہے لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ قرآن کو پاک لوگ ہاتھ لگا سکتے ہیں اور پاک وہ شخص ہے جس کو بفرمان خداوندی وَیُزَکِّیْھِمْ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پاک فرما دیں اللہ جل شانہٗ نے دنیا میں پاکیزگی کا مرکز صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی بنایا ہے جو وہاں سے پاک نہیں وہ ناپاک ہے خصوصًا جن کی فطرت بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پاک نہیں وہ کبھی پاک کہلانے کا حقدار نہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں قرآن سے تمہارا کیا تعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام کر دیا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس کو حرام سمجھا اجماع امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے متعہ حرام لیکن تمہارے وہابیوں کے نزدیک متعہ جائز ہے تو جو متعہ کی اولاد ہوگی تم سمجھ لو کہ وہ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پاک ہوگی یا ناپاک۔

"عبدالقادر" (جلدی سے حوالہ دو)

"محمد عمر" حافظ صاحب گھبرائیے نہیں فقیر بغیر حوالہ کبھی بات نہیں کرتا تمہارے مذہب کے اکابرین کی تصنیف ابھی پیش کرتا ہوں۔ سنیئے یہ کتاب میرے ہاتھ میں تمہارے وہابیوں کے نواب حیدر آباد وحید الزمان کی موجود ہے حوالہ سنیئے۔

فرقہ غیر مقلدین وہابیہ کا پہلا نسب نامہ

فرقہ وہابیہ کے نزدیک متعہ جائز ہے

(۱) نزول الابرار ۲/۳۳ مصنفہ وحید الزمان حیدر آبادی

وَكَذَالِكَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا فِىْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ فَجَوَّزُوْهَا لِاَنَّهٗ كَانَ ثَابِتًا جَائِزًا فِى الشَّرِيْعَةِ كَمَا ذَكَرَهٗ فِىْ كِتَابِهٖ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ قِرَاءَةُ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى يَدُلُّ صَرَاحَةً عَلٰى اِبَاحَةِ الْمُتْعَةِ فَالْاِبَاحَةُ قَطْعِيَّةٌ لِكَوْنِهٖ قَدْ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلَيْهِ وَالتَّحْرِيْمُ ظَنِّىٌّ۔

اور اسی طرح ہمارے بعض اصحاب نے متعہ کے نکاح کو جائز کہا ہے۔ اس لئے کہ شریعت میں جائز ہے جیسا کہ اللہ تعالے کی کتاب میں مذکور ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ۔ ہمارے حنفی مذہب

میں متعہ حرام ہے۔ تمہارے مذہب میں متعہ جائز ہے ہمارا سنی تو متعہ کر سکتا ہی نہیں تمہارے وہابی نے تمہارے فتوی سے متعہ کیا اس سے جو پیدا ہوگا وہ وہابی ہی ہوگا فتوے دینے والے کا بھی نکاح نہ رہا گواہان متعہ کا بھی نکاح نہ رہا اور جو متعہ سے پیدا ہوا وہ بھی تو ثابت ہوا کہ وہابیوں کی بعض تعداد متعہ کی اولاد بھی ہے۔ ایسے لوگ قرآن و حدیث کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔

(حوالہ دیکھ کر حافظ صاحب کے حواس باختہ ہو گئے زمین بھاگنے کا موقعہ نہ دیتی تھی اور ان کی جماعت کے معتقدین تف تف علی عبد القادر کے نعرے بلند کر رہے تھے) اب وہابی نسب نامے کا دوسرا حوالہ عرض کرتا ہوں۔

غیر مقلدین وہابیہ کا دوسرا نسب نامہ

(۲) نزل الابرار ۲/۲۱ { فَلَوْ زَنَا بِامْرَءَةٍ تَحِلُّ لَهُ اُمُّهَا وَبِنْتُهَا وَكَذَا اللّٰہُ
لَوْزَنَا اِبْنُهٗ بِامْرَءَةٍ تَحِلُّ لِاَبِيْهِ وَكَذَا اللّٰہُ
لَوْزَنَا اَبُوْهُ بِامْرَءَةٍ فَتَحِلُّ لِابْنِهٖ خِلَافًا لِّلْجُمْهُوْرِ۔

اور اگر کسی عورت کے ساتھ کسی نے زنا کیا زانی کے لئے مزنیہ کی ماں اور بیٹی حلال ہے اور اسی طرح اگر کسی کے بیٹے نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو وہ عورت اس کے باپ کے لئے حلال ہے اور اسی طرح اگر اس کے باپ نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اس کے بیٹے کے لئے وہ عورت مزنیہ حلال ہے۔

حافظ صاحب تم وہابیوں نے تو ایسے فتاوے دے دے کر مسلمانوں کو بدنام کر رکھا ہے غیر مسلموں کو کیا خبر کہ یہ وہابی فرقہ اسلام کے دشمن ہیں تم نے مسلمانو! پہلے

وہابیوں کے ایک نواب وہابی کے دو حوالے سنے اب وہابیوں کے دوسرے مصدقہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپال کے وہابی صاحبزادے کا فتویٰ سُنیئے۔

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

عرف الجاوی مصنفہ نور الحسن بن نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ۱۰۹

ونیست وجہ از برائے منع نکاح با دختریکہ ایں کس با مادرش زنا کردہ زیرا کہ تحریم محارم محرمات بشرع است و شرع بتحریم بنت شرعی آمدہ و ایں دختر بنت شرعی نیست تا داخل باشد زیر قولہ تعالیٰ وبناتکم و نتواں گفت کہ اسم بنت لاحق مخلوقہ بماء اوست زیرا کہ ایں طوق اگر بشرع است پس باطل است و اگر مراد آنست کہ غیر شرعی است پس مضر ما نیست چہ اگرچہ مخلوق از آب اوست لیکن ایں آب نہ آبے است کہ بداں طوق نسب ثابت شدہ بلکہ آبے است کہ صاحب او را جز حجر حاصل دیگر نیست۔

اور ایسے شخص کے نکاح کرنے سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں اس لڑکی کے ساتھ کہ جس کی ماں کے ساتھ اس نے زنا کیا ہو اس لئے کہ محرکات کی حرمت شریعت سے ہے اور شرعاً شرعی بیٹی کی حرمت آئی ہے اور یہ لڑکی شرعی بیٹی نہیں ہے۔ تاکہ وَبَنَاتُكُمْ کے ماتحت آئے اور بیٹی کا اطلاق اس کے پانی سے پیدا ہونے پر نہیں اس لئے کہ شرعی بیٹی نہیں ہے۔ <u>تو باطل ہوا اور اگر مراد یہ ہے کہ وہ بیٹی غیر شرعی ہے پھر بھی ہمیں مضر نہیں ہے اگرچہ اس کے نطفے سے پیدا ہوئی</u> ہے۔لیکن یہ نطفہ ایسا نطفہ نہیں کہ جس سے نسب ثابت ہو بلکہ ایسا نطفہ ہے کہ نطفے

والے کو سوائے پتھر کے اور کچھ نہیں۔

حافظ صاحب اب تم خدا لگتی کہنا کہ جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی تم نے فتویٰ دے دیا کہ اس زانی کا نکاح اس کے اپنے نطفے کی لڑکی سے جائز ہے تو مفتی کا نکاح اور گواہان کا اپنا نکاح بھی فاسد اس سے جو اولاد ہوگی وہ بھی وہابی اور جس کا نکاح اس کی لڑکی سے پڑھا گیا جو اس سے پیدا ہوگا وہ بھی وہابی اب فیصلہ تم پر ہے کہ اپنے نطفے کی لڑکی سے گو اسی کے زنا کی لڑکی ہے لیکن نطفہ تو اسی کا ہے اب تم کہتے ہو کہ چونکہ مزنیہ ہے منکوحہ نہیں لہٰذا وہ نطفہ شرعی نہیں ہے اس لئے وہ نطفہ نطفہ ہی نہیں اگر نطفہ نہیں تو اوراس حرامی قطرے کو کیا کہو گے ؟

اب فقیر تم سے عرض کرتا ہے کہ تمہارے نزدیک منی پاک ہے جیسا کہ آگے عرض کیا جائے گا۔ اب یہ بتاؤ جماع کے حلالی نطفے کو پاک کہو گے یا حرامی نطفے کو یا دونو نطفے پاک ہیں اگر دونو پاک ہیں تو اپنے نطفے کی لڑکی جو مزنیہ سے پیدا ہوئی وہ بھی حرام ہونی چاہیئے اور اگر پلید ہے تو اس نطفے کی پاکیزگی کا حکم دکھاؤ۔ اور جب زنا کے نطفے کا حکم علیحدہ نہیں تو نطفے دونو یکساں ہوئے تو ان سے تیار شدہ اولاد بھی یکساں ہوگی تو ثابت ہوا کہ جو حکم حلالی نطفے کا وہی حرامی نطفے کا اگر حلالی اس کا ہے تو حرامی نطفہ بھی اسی کا پھر اس کی لڑکی بننے سے کونسی چیز حاجز ہوئی باقی رہا وللعاھر الحجر کہ زانی کو پتھر مارے جاتے ہیں اور اپنی عورت کے جماع کرنے سے سزا کا مستحق نہیں تو یہ زانی کے فعل حرام کی وجہ سے سزا کا مستوجب ہے نہ کہ اس نے اپنی عورت کے رحم میں

اچھا نطفہ ڈالا اور غیر عورت کے رحم میں بُرا نطفہ ڈالا نطفہ تو اسی کا ہی ہے صرف مقام میں فرق ہے ایک مقام حلال ہے ایک حرام ہے مقام کے بدلنے سے شی کی حقیقت میں فرق نہیں آتا صرف ملکیت میں فرق ہوگا جو غیر محرم سے جماع کرکے نطفہ ڈالتا ہے وہ بچہ اُس کے نطفے کا ہے چونکہ مقام غیر ہے اس کی ملکیت نہیں تو جس کے مقام میں اس کی پرورش ہوئی ہے ۔ شریعت نے حکم بھی اسی کی ملکیت کا دیا ۔ جب نطفے کی حقیقت میں فرق نہیں تو صفت کے بدلنے سے حقیقت میں فرق نہ آئے گا ۔ یہ وہابیوں کا دوسرا نسب نامہ ہے جو ان کی کتابوں سے تحریر ہے ۔

غیر مقلدین وہابیوں کا تیسرا نسب نامہ

فقہ محمدیہ حصہ دوم مصنفہ محی الدین وہابی ۲/۱۱۱ — اور جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو تین شمار میں نہ ہونگی ایک رجعی ہو گی ۔

عرف الجادی مصنفہ نور الحسن ابن صدیق الحسن بھوپالی ۱۲۱ — از ادلہ متقدمہ ظاہر است کہ سہ طلاق بیک لفظ یا الفاظ دریک مجلس بدون تخلل رجعت یک طلاق باشد اگرچہ بدعی بود سابقہ دلائل سے ظاہر ہے کہ ایک لفظ یا کئی الفاظ سے ایک مجلس میں بغیر عدۃ حیض وطہر کے تین طلاقیں دی جاویں تو ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ بدعت ہے ۔

فقہ محمدیہ کلاں ۸۹ — تین طلاقیں ایک دفعہ دے دینی یعنی کہنا کہ میں نے تجھ کو تین طلاقیں دیں ۔ حرام اور منع ہیں اور اسی طرح تین طلاقیں ایک مجلس میں

دینی بھی حرام ہیں۔ لیکن اگر ایک بار تین طلاقیں دے دیوے تو لفظ ایک طلاق رجعی پڑے گی جس میں رجوع حلال ہے یا نکاح کرنے کی اس میں کوئی حاجت نہیں۔

ایک مسلمان بیک دفعت اپنی عورت کو تین طلاقیں دے کر تمہارے پاس آکر مسئلہ دریافت کرتا ہے تم نے بغیر نکاح وحلالے کے رجوع کا حکم جاری کردیا تمہارا نکاح بھی نہ رہا پھر تمہارے نکاح فاسد سے جو پیدا ہوگا وہ بھی وہابی اور جو اس عورت مطلقہ بسہ طلاق سے اسی سابقہ خاوند سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ بھی وہابی اب فیصلہ تم پہ ہے کہ تم مطلقہ بسہ طلاق سے پیدا ہوئے تو تم کون ہو۔ یہ تمہارا فرقہ وہابیہ غیر مقلدین کا تیسرا نسب نامہ ہے اس کی تحقیق ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔

فرقہ وہابیہ غیر مقلدین کا چوتھا نسب نامہ

کتاب التوحید والسنہ مولفہ مولوی عبدالاحد خانپوری وہابی ۲۷۳ } (مولوی ثناء اللہ امرتسری نے) دادی اور نانی کے ساتھ نکاح کرنے کو مباح اور جائز کردیا سوتیلے بھانجہ کی پوتی سے نکاح جائز کردیا اپنی اخبار (اہلحدیث) مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۳۰ھ میں۔

تمہارے مذہب میں جب نانی اور دادی سے نکاح جائز ہے تو تمہارے مذہب کا کوئی آدمی تمہارے پاس نانی یا دادی یا سوتیلے بھانجہ کی پوتی کو لے کر آ گیا کہ حافظ صاحب نکاح پڑھ دو تم نے ان دونوں کا نکاح پڑھ دیا تمہارا اپنا بھی نکاح گیا اور گواہان نکاح کا بھی نکاح فاسد جو تمہاری اولاد پیدا ہوگی وہ بھی بغیر نکاح کے وہابی اور نانی دادی بھانجے کی پوتی سے جو اولاد ہوگی وہ بھی وہابی

سُبحان اللہ نانی اور دادی کا خاوند وہابی ہی کہلانے کا حقدار ہے اور اس کو یہی زیبا ہے یہ ہے غیر مقلدین وہابیوں کا چوتھا نسب نامہ۔

میرے خیال میں تم نے اسی لئے منی کو پاک کہہ دیا ہے کہ خواہ نانی دادی کے نطفے کی لڑکی سے نکاح کرے تو حرامی کا فتویٰ نہ رہ جائے کیونکہ نطفہ منی پاک ہے حرمت کا سوال ہی نہیں رہ جاتا سبحان اللہ میرے خیال میں ایسے نسب نامے سے تو عیسائی بھنگی آریہ بھی محروم ہوں گے فقیر نے تمہارے سامنے غیر مقلدین وہابیوں کے یہ چار نسب نامے پیش کئے ہیں اگر تم ان کا جواب قرآن وحدیث سے ثابت کردو تو فقیر تمہیں مبلغات پانچ روپے انعام دے گا پانچواں نسب نامہ اور سنیئے اور قرآنی فیصلہ سُنیئے:

القلم ۲۹ ۱ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ جھٹلانے والوں کی بات کو نہ مانیں وہ چاہتے ہیں کہ آپ نرمی کریں تو وہ بھی نرم ہو جائیں اور یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو بھی زیادہ قسمیں کھانے والے ذلیل طعنے دینے والے چغلیاں کرنے والا ہے نیکی سے روکنے والے حد سے گزرنے والا گنہگار متکبر ان بڑے بڑے عیوبات کے علاوہ حرامزادہ بھی ہو کہا نہ مانئے گو صاحب مال و اولاد کیوں ہو۔

رب کریم نے اس آیہ کریمہ میں دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نو عیوبات ظاہر فرمائے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مخالفین کی طرف توجہ کرنے سے بھی منع فرمایا۔

یہ تمام عیوبات جو رب کریم نے اس زمانہ کے منکرین کے شمار فرمائے ہیں وہ آج بھی تمہارے اندر موجود ہیں ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غیبت طعنے دینے چغلیاں کرنے میں گزار رہے ہو بار بار خداوندی نمازیں بھی بکراہت پسند کرنا نوافل سنن صلوٰۃ وسلام ذکر فکر سے روکنا یہ خاص وہابی اصول ہے آخر میں جو رب کریم نے زنیم کا فتویٰ صادر فرمایا وہ انہی نو عیوبات کے حامل کو ملزم ہے اب تم سوچو کہ تم کیا ہو اور کون ہو فقیر نے تمہارے سب نسب نامے قرآن کریم حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمہارے عقائد سے ثابت کر دیے جو مسلمانوں کو واضح ہو گئے جب مسلمانوں کی آنکھیں غیر مقلدین رو پڑی وہابیوں سے برگشتہ ہوئیں تو ان کی رنگت قابل دید تھی۔

نوٹ: مسلمانو! یاد رکھو ایسے جھوٹ بولنے والوں اور جھوٹی تحریر پیش کر کے سیدھے سادھے مسلمانوں کو دھوکہ دینے والوں سے بچ جاؤ جو شخص مذہب اسلام کا دشمن ہے۔ اس کی تحریر و تقریر اسلام کے موافق سچی کیسے ہو سکتی ہے۔

فقیر اعلان کرتا ہے اور

ایک ہزار روپیہ نقد انعام پیش کرتا ہے،

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ۔

(ایک ہزار روپیہ نقد انعام میز پر رکھ دیا)

"عبدالقادر" مولوی صاحب انعام تو تم کیا ہی دو گے یہ حوالے غلط ہیں۔

"محمد عمر" حافظ صاحب یہ تمہاری مطبوعہ کتابیں فقیر کے پاس موجود ہیں اگر تم ایک حوالہ جھوٹا ثابت کر دو تو مبلغات

ایک ہزار روپیہ فی حوالہ نقد دیتا ہوں

پانچوں حوالے جھوٹے ثابت کر دو خدا کی قسم میں یکمشت تمہیں چار ہزار روپیہ نقد انعام دے دوں گا اور تمہارے ہاتھ پر بیعت بھی کروں گا۔

"حافظ صاحب" (حواس باختہ ہو کر) ہم غیر مقلد ہیں ہمارے لئے یہ حجت نہیں۔

"محمد عمر" حافظ صاحب تم اس وقت مناظرہ کر رہے ہو کیا تمہاری قوم نے تمہیں ایک کو منفرد کیا ہے جو تم کہو گے تمہاری قوم کے لئے حجت ہو گا۔ ایسے ہی تمہارے اکابرین

نے جو تمہاری قوم کے مفاد کے لیے کتابیں تحریر کی ہیں وہ تمہارے لئے حجت ہے ورنہ ان پر کفر کا فتویٰ لگاؤ ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے لئے حجت نہیں اور ثابت ہو جائے گا کہ تمہارا یہ عقیدہ نہیں دوسرا جواب تم ابھی ان حوالہ جات کے خلاف لکھ دو ہمیں یقین ہو جائے گا کہ تمہارا یہ عقیدہ نہیں۔

"عبد القادر" ہم ان کے خلاف لکھ کر دینے کے لئے تیار نہیں۔

(مسلمانوں کی طرف سے تالیوں کی داد ملی کہ ثابت ہو گیا کہ تمہارا یہی عقیدہ ہے حافظ صاحب بڑے شرمسار ہوئے)

"محمد عمر" بیان کردہ حقیقت وہابیہ سے تمہارا نسب نامہ تمام مسلمانوں سے علیحدہ ثابت ہو گیا اور تمہاری اسی حقیقت و نسب فاسدانہ ہونے کی بنا پر ہمارے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں اپنے گنبد خضرا کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیتے اور تمہاری اصلیت میں چونکہ درستگی نہیں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد ہے یہاں تک کہ تم نے فتویٰ دیا ہوا ہے کہ گنبد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا یعنی گرانا واجب ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیں مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ کہ میرے منبر اور قبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے تو تمہارے اس فتوٰے کا مقصد یہ ہوا کہ جنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو برباد کرنا تمہارا مقصد ہے۔

"عبد القادر" ہمارا اب بھی یہی عقیدہ ہے ہم اگر اب بھی قادر ہوں تو سبز گنبد کو گرا دیں جو اس وقت تمہارے بدعتیوں کا مرکز شرک بنا ہوا ہے اور ایسے ہی وقت ٹال دیا (شیعہ مذہب کے چند افراد نے حافظ عبد القادر صاحب کے اس

اشتعال انگیز تقریر سے مشتعل ہو کر نہیہ قتل کر لیا کسی نے آ کر فقیر کو اطلاع دیدی۔

"محمد عمر" د مولوی اسمٰعیل روپڑی کو اپنی طرف بلانے کا اشارہ کیا مولوی اسمٰعیل صاحب فقیر کی سٹیج کے پاس آ گئے) مولوی صاحب تمہارے حافظ عبدالقادر نے بڑی غلطی کی تحریر کچھ اور ہوتی ہے لیکن مجمع میں ایسے کلمات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کہنے عوام کو مشتعل کرنا مقصد ہوتا ہے۔ اب سنا ہے کہ شیعہ مذہب کے چند افراد حافظ صاحب کے قتل کے درپے ہیں پھر نہ کہنا کہ اطلاع نہیں دی، اب جیسے تمہاری مرضی مولوی اسمٰعیل صاحب روپڑی نے اپنی سٹیج پر پہنچ کر مولوی عبداللہ صاحب اور حافظ عبدالقادر سے بات بیان کی تو سب روپڑی نماز کے بہانے میدان مناظرہ سے آہستہ آہستہ نکل گئے اور مناظرہ ختم ہوا تمام مسلمانوں میں ایک عجیب کیف تھا اور صاف صاف کہہ رہے تھے کہ وہابیوں کی اصلیت کا بھی آج ہمیں علم ہو گیا ہے کہ ان کی فطرت ایسی ہے ہم تو ان کو شکل و شباہت سے بہت اچھے سمجھتے تھے لیکن آج سے ان کی حقیقت کا پردہ فاش ہو گیا کئی وہابیوں نے سٹیج پر چڑھ کر توبہ کا اعلان کیا اور حنفی مذہب میں شامل ہو گئے جن کے نام ہم اب بھی بتا سکتے ہیں۔ اس مناظرہ کی دھاک آج تک علاقہ کھنڈا موڑ ضلع شیخوپورہ میں بیٹھی ہوئی ہے۔

فقط والسلام

مناظرہ کراچی

مابین محمد عمر اچھروی لاہوری و حافظ عبد القادر صاحب روپڑی صداقت حنفی و وہابی پر بروز ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء ۱۴ جمادی الاوّل ۱۳۷۷ھ مقام چاکیواڑہ عیدگاہ اہلحدیثاں زیر انتظام انجمن تعلیم الاسلام اہلحدیث قرار پایا ہے۔

مختصر رودادِ مناظرہ کراچی

من فقیر محمد عمر اچھروی لاہوری کو کراچی کے احناف نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان سننے کے لئے کراچی مدعو فرمایا چنانچہ فقیر کا قیام چھ ماہ جامع مسجد آرام باغ کراچی میں حاجی منظور احمد صاحب کے پاس رہا لاہور واپسی کے لئے فقیر نے ریل گاڑی کی سیکنڈ کلاس کی سیٹیں برائے ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء ریزرو کرا لیں کراچی کے اکابرین وہابیہ غیر مقلدین کی طرف سے ایک آدمی صالح محمد حسن اہلحدیث فقیر کے ساتھ حافظ عبد القادر روپڑی کے مناظرے کا چیلنج لے کر پہنچا فقیر نے اس کو جواب دیا کہ فقیر نے کراچی میں چھ ماہ قیام رکھا ہے تم نے پہلے مناظرے کا انتظام کیوں نہیں کیا اب واپس جانے کے لئے فقیر نے تین سیٹیں اپنے اور اپنے دونوں بچوں کے لئے ریزرو کرا لی ہیں تو اب تم مناظرہ کے لئے آگئے ہو اس سے ثابت ہوتا ہے تم محض ڈھونگ رچا رہے ہو حقیقت کا منشا نہیں اگر حقیقت کی وضاحت مطلوب ہوتی تو پہلے آتے اب اس وقت کوئی فائدہ نہیں صالح محمد حسن مذکورہ بالا نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو مناظرہ کرو ورنہ لکھ دو کہ ہمارا مذہب جھوٹا ہے۔ اور ہم جھوٹے۔ فقیر نے اس کے زیادہ اصرار کے بعد کہا کہ اچھا جانبین کی ذمہ داری لکھ دو فقیر تیار ہے تو صالح محمد حسن صاحب اہلحدیث ھنگورا منسن موسیٰ گلی ۷ کراچی نے جماعت اہلحدیث کراچی کی طرف سے جانبین کے حفظ امن کی ذمہ داری مسجد عیدگاہ اہلحدیث کا مقام مقرر کر کے تحریر لکھدی جو اس وقت بھی ہمارے پاس موجود ہے فقیر مع اپنے چند رفقاء اہلسنت

وجماعت کے عید گاہ چاکیواڑہ میں جا پہنچا احناف اہل سنت وجماعت کی طرف سے من مقر محمد عمر اچھروی مناظر اور صدر مولوی ظفر علی صاحب مقرر ہوئے اور غیر مقلدین وہابیوں کی طرف سے مناظر مولوی عبدالقادر صاحب روپڑی اور صدر مناظرہ مولوی اسمٰعیل صاحب روپڑی اور معاون مولوی عبداللہ روپڑی مقرر ہوئے۔ انتظام مناظرہ چونکہ وہابیوں کے ذمہ تھا اس لیے وہابی حضرات منتظم بنے منتظمین مناظرہ حسب ذیل تھے عبدالحق صدر محمد عثمان ناظم اعلیٰ نذر محمد نائب ناظم محمد عمر خازن مناظرہ۔ ان سب کی اصل تحریریں ہمارے پاس موجود ہیں عید گاہ وہابیہ میں چونکہ پورا انتظام ہی وہابیوں کا تھا اس لیے وہابی منتظمین نے ہمارے تمام اہلسنت وجماعت احناف کے لیے محراب کی طرف بیٹھنے کا انتظام کیا اور حنفی سٹیج بھی جانب محراب بنائی اور حافظ عبدالقادر وہابی کی سٹیج اور ان کے ساتھیوں کو عید گاہ کے باہر والی جانب بٹھایا گیا جس کی شرقی دیوار مسمار ہو چکی تھی اور شرقی جانب ایک شارع عام شرک مسجد عید گاہ میں عاجز مسمار شدہ دیوار کی چند اینٹیں تھیں حافظ عبدالقادر صاحب وہابی نے صداقت وہابیت پر تقریر شروع فرمائی۔

حافظ عبدالقادر: اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔

ہم اور ہماری جماعت ہر شرک سے مبرا ہے سوائے توحید خداوندی کے ہم خدا عز وجل کا کسی کو شریک نہیں سمجھتے نمازیں اسی کے لیے پڑھتے ہیں روزہ اسی کے لیے رکھتے ہیں حج اسی کے لیے کرتے ہیں زکوٰۃ اسی کے لئے دیتے ہیں کلمہ اسی کا پڑھتے ہیں ہمارا زندگی کا ہر عمل صرف خدا ہی کے لیے ہے تمہارا ہر کام شرک سے خالی نہیں انہی باتوں میں وقت ٹال دیا۔

"محمد عمر" تمہارا دعویٰ کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے ہیں صرف رب کریم کے ساتھ ایمان لانا کافی نہیں بلکہ تمہارے مذہب وہابیہ میں ایمان میں اعمال بھی داخل ہیں اگر اعمال توحید و قرآن و رسل کے خلاف ہیں تو وہابی ایماندار کہلانے کا حقدار نہیں تم اپنے عقائد کو پس پشت ڈال کر میرے سامنے بولتے ہو یا آج لکھ دو کہ ہمارے وہابی مذہب میں اعمال ایمان میں داخل نہیں تمہارا یہ محض اقرار جھوٹ ثابت ہوا تم نے کہا کہ ہم کلمہ اللہ کا ہی پڑھتے ہیں۔

(۱) یہ توحید ابلیسی ہے وہ بھی صرف لا الہ الا اللہ کا قائل تھا اور آدم رسول اللہ ہونے کا اور ان کی تعظیم کا انکار کیا مردود ہو گیا جنت سے نکالا گیا صرف خدا کا ہی کلمہ پڑھنا اگر کافی ہوتا تو رب کریم ابلیس کو کیوں نکالتا جب اس نے ایک کو نکال دیا جماعت کو کیسے جنت میں داخل کرے گا۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے ہم احناف بفرمان خداوندی توحید و رسالت دونوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے مومن نہیں جب تک محمد رسول اللہ نہ کہے۔

(۲) تم نماز کے قیام میں بکلام خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان اولیاء اللہ کا شان پڑھتے ہو تحیۃ میں السلام علیک ایہا النبی سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام بھی پڑھتے ہو غائبانہ دور سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارتے بھی ہو حاضر و ناظر کا بھی نماز میں اقرار کرتے ہو لیکن سلام پھیر کر بدل جاتے ہو ایسی قوم کے اقرار کا کیا اعتبار جو خداوند سے دھوکہ کرتی ہے ہمارا جو اقرار نماز میں وہی عقیدہ خارج از نماز بدلنا جانتے ہی نہیں۔ تمہاری نماز کا نقشہ خداوند کریم نے کھینچا ہے۔

النساء ۵ تم { اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا

اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝
مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ یُّضْلِلِ
اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا ۝

بے شک منافقین اللہ تعالےٰ کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پھر ان کے دھوکے کا ان کو بدلا دینے والا ہے اور جب منافقین نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں سستی سے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالےٰ کا ذکر نہیں کرتے مگر مختصر اس میں مذبذب ہیں۔ نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے اور جس شخص کو اللہ تعالےٰ گمراہ بنا دیتا ہے اس کے لئے آپ ہرگز راستہ نہ پائیں گے۔

(۱) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ منافق (جو زبان سے کلمہ طیبہ کا اقراری ہے اور دل سے حضور کا مبغض ہے) ایسا شخص عبادت میں بھی فریب کاری کرتا ہے۔

(۲) منافق لوگوں کو دکھلاوے کی نماز پڑھتا ہے۔

(۳) منافق نماز میں بڑا سست ہو کر جیسے بگلا پانی میں کھڑا ہوتا ہے۔

(۴) منافق اللہ کا ذکر بہت مختصر کرتا ہے۔

(۵) منافق کا مذہب مستقل نہیں ہوتا بلکہ ایک طرف جائے تو ان کے ساتھ مل جاتا ہے اور دوسری طرف جائے تو ان کی طرف ہو جاتا ہے۔

(۶) ایسے شخص پر اللہ تعالےٰ نے گمراہ ہونے کا فتوٰی صادر فرمایا ہے۔

(۷) ایسے شخص کا کوئی مذہب نہیں لامذہب ہے۔

حافظ صاحب فقیر نے تمہارے سامنے تمہارا حلیہ قرآن مجید سے پیش کر دیا ہے اور خداوند کریم نے تمہیں منافق فرمایا ہے جس کی سات علامتیں فرمائیں جو من و عن تمہارے اندر موجود ہیں۔

خداوند کریم کو دھوکہ دینے والو یہ تمہاری نماز کا نقشہ ہے۔ خداوند کریم نے تمہاری فریبی نماز کا پول ظاہر کر دیا خداوند کریم سے بھی فریب اور مسلمانوں کو بھی اپنے فریب کے جال میں پھنسا رہے ہو اسی لئے رب کریم نے فرمایا ہے۔ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ یہ منافقین اللہ تعالےٰ کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور ایمان والوں کو بھی اور یہ کسی سے فریب نہیں کر سکتے سوائے اپنے نفسوں کے اور یہ بے وقوف ہیں۔ ان آیات فرقانیہ سے ثابت ہوا کہ نماز سے بھی تمہیں کوئی محبت نہیں نماز عبادت خداوندی کو زیادہ بڑھانے کے لئے مقرر ہوئی ہے تم نماز میں بھی ہم سے ناقص ہو ہم عشاء کی سترہ رکعتیں پڑھتے ہیں تم صرف سات پر ہی اکتفا کرتے ہو ہم مغرب کی نماز تین فرض دو سنتیں چھ نوافل اوابین تم صرف تین فرضوں سے ٹال دیتے ہو ہم عصر کی چار سنتیں چار فرض پڑھتے ہیں تم صرف چار فرضوں پر ہی اکتفا کرتے ہو ہم ظہر کی بارہ رکعتیں پڑھتے ہیں تم دس پڑھتے ہو ہمارے احباب پانچ نمازیں فریضہ اور پانچ نمازیں نفلی یعنی تہجد اوابین تحیۃ الوضو اشراق ضحیٰ پڑھتے ہیں نماز میں جب نوافل کا وقت آتا ہے۔ تم جوتا اٹھا کر باہر نکل جاتے ہو یا صف سے پیچھے ہٹ جاتے ہو تین میلوں کی نیت میں تمہاری یہ نماز بھی غائب دل چاہا تو دو رکعتیں ادا کر دیں ورنہ دو دو رکعتیں فریضہ اکٹھے ہی پڑھ کر جان چھڑالی ہمارے نزدیک بمطابق حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تین دن کی مسافت یعنی چھپن میلوں سے کم پوری نماز ادا ہوتی ہے اور چھپن میلوں کی نیت میں بھی صرف چار فریضہ کی دو رکعت پڑھتے ہیں باقی سنتیں نوافل پورے پڑھتے ہیں یہ ہماری ادائیگی نماز ہے وہ تمہاری ادائیگی نماز ہے سیدھے سادے مسلمانوں

چندہ بٹورنا ہو تو تم مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھیاں بڑھاتے ہو اور جب مسنونہ نماز ادا کرنے کا وقت آتا ہے تو جوتا اُٹھا کر مسجد سے باہر نکل جاتے ہو ثابت ہوا کہ تم نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک صورت کو بہروپ میں تبدیل کیا ہوا ہے کہ یہ بھولے مسلمانوں کو ٹھگنا نہیں تو اور کیا ہے نمازوں میں کھڑے ہو کر کبھی داڑھی کھجلا رہے ہو کبھی کپڑوں کو سنوار رہے ہو کبھی بدن کو کھجلا رہے ہو خلاف سنت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سر سے ننگے نماز میں کھڑے ہو۔ تم ہو کیا یہ عیسائی نمونہ نہیں ہے نماز میں خشوع اسی کا نام ہے یہ نماز بفرمان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم و خداوند کریم صحیح ہے؟ یا نماز میں اکڑی پاٹ ادا کرتے ہو پہلوانوں کی طرح دربار خداوندی میں سینہ تان کر کھڑے ہوتے ہو کیا خدائے کریم کے دربار میں عاجزی مقصود ہے یا خداوند کریم سے کشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہوتے ہو گدھا پیشاب کرتے وقت اپنی ٹانگیں چوڑی کرتا ہے تم نماز میں سنت حماری ادا کرتے ہو یہ کس حدیث میں مذکور ہے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان تو دکھاؤ کبھی ٹانگیں چوڑی کرتے ہو کبھی جوڑتے ہو یہ نماز میں کیا تماشائی کھیل کھیلا جاتا ہے۔ کیا یہ کھیل کسی حدیث شریف سے دکھا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔

رمضان شریف کے روزے رکھتے ہو اس میں بھی صبح کے طلوع میں کھانا کھاتے ہو جو قرآن مجید کے خلاف ہے سورج ابھی غروب نہیں ہوتا مابین ہوتا ہے۔ تم روزہ

افطار کر دیتے ہو تمہارا روزہ روزہ ہی نہیں رمضان شریف میں تراویح بجائے ۲۰ بیس کے کے آٹھ پڑھتے ہو رمضان شریف میں تم کونسی عبادت زائدہ کرتے ہو دن کو روزہ نہیں رات کو عبادۃ زیادہ نہیں لہٰذا تم رمضان کے بھی باغی ثابت ہوئے۔

حج بیت اللہ اور وہابی

باقی رہا تمہارا حاجی ہونے کا دعویٰ تو تم بیت اللہ کے حج کے لئے نہیں جاتے تم نجدی سے راطب لینے جاتے ہو کیا جتنے تمہارے وہابی سٹیج پر موجود ہیں ان کو نجد سے روپیہ نہیں ملتا اس وقت تم نام لو کہ ہمارے فلاں وہابی مولوی کو نجدی کچھ نہیں دیتا فقیر اسی کا وظیفہ ثابت کر دیتا ہے کہ تم نے مجھے نہیں کہا کہ مجھے نجدی نے دس ہزار روپیہ نقد اور دس ہزار کی کتابیں عطیہ دیا ہے تم بھی اگر میرے ساتھ چلو تو اتنا وظیفہ میں تمہیں بھی دلوا دوں گا۔ دیہاتوں کے ائمہ مساجد وہابی اکثر نجدی کے وظیفہ خوار ہیں اگر انکار کرو گے تو میں ابھی نام بتا سکتا ہوں سٹیج پر جو تمہارے چچا صاحب جبہ پہنے ہوئے تشریف فرما ہیں یہ حلفیہ کہہ دیں کہ یہ نجدی کا عطیہ نہیں ہے؟ یہ تمہارا حاجی ہونے کا دعویٰ بھی محض تجارتی ہے جھوٹا ہے خداوند کریم کی رضا کے لئے نہیں ہے محض فریب دہی ہے پاکستان کے وہابیوں سے بھی ہزاروں روپیہ چندہ لے جاتے ہو کہ ہم تمہارے لئے وہاں دعا کریں گے اور وہاں سے نجدی سے بھی لے آتے ہو یہ تمہاری تجارت ہے حج نہیں۔

او نجدی کے راطب خوارو! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجدی کو قرن شیطان سے نوازا ہے اور تم اس کے نفضلہ خوار ہو ایماندار کیسے کہلا سکتے ہو آؤ مسلمانوں ان کے بڑے کا حال فقیر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا دیتا ہے۔

وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

بخاری شریف ۲/۱۰۵۰ مشکوٰۃ شریف ۵۸۲

حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا　　بن سعد عن ابن عون
عن نافع عن ابن عمر قال ذکر النبیُّ صلی اللہ علیہ
وسلم قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یُمْنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَفِیْ نَجْدِنَا فَاظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ
وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے شام میں میری امت کو برکت دے اے اللہ میری امت کو یمن میں برکت دے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہمارے نجدی امتیوں کے حق میں بھی دعا فرمایئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میری امت کے شامیوں میں برکت عطا فرما اور میری امت کے یمنیوں میں برکت عطا فرما۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضور ہمارے نجدی امتیوں کے حق میں بھی دعا فرمایئے میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری دفعہ ارشاد فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی امور واضح طور پر ثابت ہوئے۔

ا۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا یمن و شام پر قبضہ ثابت فرمایا (یہ بھی آپ کے علم غیب کی دلیل ہے)

۲۔ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے یمنی اور شامی امتیوں کے لئے برکت کی دعا فرمائی (حضور کا غائبانہ فائدہ دینا اپنی امت کے لئے ثابت ہوا۔)

۳۔ نجد چونکہ یمن وشام کے ابتداء میں تھا آپ نے نجد سے اعراض فرماتے ہوئے آگے یمن وشام کے لئے دعا فرمائی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی حضور آپ نے آگے یمن وشام کے لئے دعا فرمائی لیکن شروع میں ملک نجد بھی ہے وہاں بھی آپ کے امتی ضرور ہوں گے۔ کیونکہ جب اسلام یہاں سے یمن وشام میں پہنچے گا تو شروع میں نجد ہے وہاں سے گزرتا ہوا پہنچے گا تو جو لوگ آپ کے امتی نجد میں ہوں گے ان کے لئے بھی برکت کی دعا فرمایئے تو ہمارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بار سوال کرنے پر بھی نجدیوں کا نام لینا ہی پسند نہیں فرمایا چہ جائیکہ ان کے لئے دعا برکت فرماتے تیسری دفعہ ارشاد فرمایا پہلے تو نجدیوں کو فی نجد نا سے نجدیوں کو اپنی اُمت میں ہی شامل نہیں فرمایا تاکہ میری امت کو معلوم ہو جائے کہ نجدی میری اُمت سے خارج ہے (ب) نجدیوں کے لئے دعا خیر نہیں فرمائی یہ بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی دلیل ہے آپ کو پہلے ہی معلوم تھا کہ نجدی میرے نفع دینے کے قائل ہی نہیں ہوں گے تو میں ان کے لئے دعا خیر کیوں کروں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے بارہ سو برس بعد کشف الشبہات کے صفحہ گیارہ پر لکھا۔ اِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے لئے نفع نقصان کے مالک نہیں اور کسی کو کیا فائدہ دیں گے لیکن ہمارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی نجدیوں سے اعراض فرمایا اور ان کے لئے دعا خیر نہیں فرمائی اسی لئے تو نجدی اور ان کے

متبعین راتب خواروں کو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض وعناد ہے آپ کے نفع نقصان کے منکر ہیں ۔

۴۔ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بجائے دعائے خیر کے ارشاد فرمایا ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وہاں نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے یعنی جس قوم نے رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے فائدہ حاصل کرنے کو شرک سے تعبیر کیا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو زلازل اور فتنوں کا مرکز قرار دیا ثابت ہوا (ل) نجدی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا بدلہ لینے کے لیے حضور کی خاطر سفر کر کے جانے کو شرک والحاد کا فتویٰ دیتا ہے (ب) تمام عالمین ہمارے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے مستفید ہے لیکن نجد کے باشی آپ کی رحمت سے محروم ہیں (ج) حافظ صاحب کسی ہندو بھنگی سے انصاف کرا لو کہ اسلام کا بانی نجد کو زلازل اور فتن کا مرکز فرمائے نجدی اور ان کے متبعین مقام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو شرک و الحاد کا مرکز کہے تو ہندو اور بھنگی بھی یہی نتیجہ دے گا کہ نبوت الہیہ اور ولایت خداوندی کا مقام ایمانی مراکز ہیں اور نجد جس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زلازل اور فتن کا مرکز قرار دیا ہے اس کی سرزمین ہی شرک و الحاد کا خزانہ ہے اور نجدیوں اور نجدی کے راتب خوار جس کو ہمارے محبوب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ سے شرک و الحاد کا منبع فرمایا اس پر تم یہاں پاک و ہند میں بیٹھے سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَمَنْ حَلَّ بِهَا لِنَجْدِ دن رات الاپتے رہو یعنی سلام ہو نجد پر اور جو نجد میں پہنچا اس پر بھی سلام ہو ملاحظہ ہو تحفہ وہابیہ صفحہ اول مرتبہ مولوی اسمٰعیل غزنوی اس کے مقابلے میں اگر ہم مسلمان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام

پڑھیں تو تم نجدی شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین سے پرانا عناد ہے کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے آقا نجدی و من معہٗ کو فساد شرک الحاد زندقہ کفر گمراہی بدعت کا منبع فرما دیا اور تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام اور ان کے تسلیم کرنے والوں پر بدعتی فسادی کافر مشرک کے فتویٰ چسپاں کرتے ہو ادھر تم نجدی ہم پر شرک کے فتویٰ جڑتے ہو اُدھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نجدی وَ عَلیٰ مَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ کو زلازل و فتن سے یاد فرماتے ہیں۔ اب دیکھیے کس کا فتویٰ غالب ہوتا ہے ہمارے مسلمانوں کا ایمان چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے اس لئے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ کا حقیقۃً مشاہدہ کرلیا کہ آپ کا فرمان بالکل صحیح ہے جہاں ایک بھی نجدی ہو پورے شہر کو زلازل اور فتن میں ہر وقت مبتلا رکھتا ہے۔ وہاں نجدی کو زلازل اور فتن برپا کرنے پر نجد سے رقوم کی امداد پہنچ رہی ہے تم جتنے نجدی وہابی اس وقت سٹیج پر تشریف فرما ہو انکار کرو کہ کیا تمہیں تمام موجودہ مولویوں کو نجدی کی رقمی امداد نہیں پہنچتی ؟ (وہابیوں کی جانب سے خاموشی طاری ہے رنگ فق ہیں کون بولے لوگ ان کی جانب سے بدظن ہو کر اُٹھ رہے ہیں بڑے بڑے سیٹھ حافظ عبد القادر کا پہلو چھوڑ کر ہمارے سٹیجوں کی طرف آبیٹھے) تم وہابیوں کو نجد سے رقوم کی ہر وقت امداد پہنچ رہی ہے اور ہم سنیوں کو رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر قسم کی مصیبت میں امداد پہنچ رہی ہے تمہیں دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد ہمیں محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد۔

(۵) ۔ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے ارشاد فرمایا وَ بِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اور نجد سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ رب کریم نے شیاطین کے اقسام شیاطین الجن والانس فرمائے لیکن ہمارے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجدی کو اس سے بڑھ کر قرن شیطان فرمایا اور سینگ جسم سے زیادہ سخت ہوتا ہے معلوم ہوا کہ نجدی شیطان سے بھی زیادہ سخت ہے دوسری فوقیت یہ ہوئی کہ کوئی ذو قرنین جانور جب مکان میں داخل ہوتا ہے تو اس کے سینگ پہلے داخل ہوں گے باقی بدن بعد میں تو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجدی کو قرن شیطان فرمایا تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ نجدی کا دوزخ میں نہ جانا ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ قرن شیطان ہے قرن یعنی نجدی ابلیس سے بھی پہلے جہنم میں جائے گا اور قرآن کریم میں ابلیس کے متعلق مذکور ہے لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ اے ابلیس تجھ سے اور تیرے متبعین سے جہنم کو پُر کروں گا رب کریم جب شیطن اور اس کے متبعین سے جہنم کو پُر فرمائے گا تو قرن شیطن اور اس کے متبعین کو کیسے بری کر دے گا معلوم ہوا کہ ابلیس سے پہلے جہنم میں قرن شیطن یعنی نجدی اور اس کے متبعین سے پُر کرے گا بعد میں ابلیس وَمَنْ مَعَہٗ کو ڈالے گا۔ حافظ صاحب کلام خداوندی کو حفظ کر کے نجدی کی اتباع میں کیوں جہنم قبول کرتے ہو بچ جاؤ اب بھی وقت ہے پھر وقت ہاتھ نہ آئے گا۔

قرن شیطان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس واسطے فرمایا کہ ابلیس تو صرف حضرت آدم علیہ السلام کے احترام سے مردود جہنمی ہوا اور نجدی تمام انبیاء علیہم السلام اور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت غیبت کر کے ابلیس سے ترقی کر گیا ہے ابلیس صرف نبی اللہ کے احترام کا منکر ہوا نجدی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام محامد و محاسن کا منکر ہے او نجدیو! تمہیں خداوند کریم نے بھی نہ اپنایا بلکہ تمہارے فریب کو طشت از بام کر دیا اور مصطفیٰ صلے اللہ

علیہ وسلم نے بھی تمہیں قرن شیطٰن کا خطاب فرمایا۔ نجدی مذہب سے توبہ کرو اور نجدی امداد کو چھوڑ دو اگر نجات چاہتے ہو تو دامن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تھام لو اہلحدیث نام رکھا کر وہابیت کے دانتوں سے چباتے ہو اس فریب دہی کو چھوڑ دو یہ منافقت تمہارے کام نہیں آئے گی۔

"عبد القادر" میں قرآن کا حافظ ہوں کیا قرآن کا حافظ جہنم میں جائے گا اور بدعتیو! کچھ خدا کا خوف کرو۔ ہمارا فرقہ اہلحدیث شروع سے حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا چلا آیا ہے تم بدعتی قرآن کے دشمن ڈھولک بجانے والے گانا گانے والے سب حنفی پیشہ ور رنڈیاں سب حنفی بھلا تمہارا بھی کوئی دین مذہب ہے ہم غیر مقلد ہیں۔ ہمارے لئے قرآن وحدیث حجت ہے اور گیارھویں کی حرام کھیریں کھانے والو! تم یہ سب حرام کھاتے ہو اور ہم پر طعن دیتے ہو ایسی ہی لغو باتوں میں وقت ٹال دیا۔

"محمد عمر" فقیر نے جو آیات قرآنیہ حافظ صاحب کے سامنے پیش کیں یا حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پیش کی ایک کا بھی جواب نہیں دیا فقیر نے تمہاری ہر بات کا جواب دیا ہے اب بھی انشاء اللہ العزیز تمہاری ایک ایک بات کا جواب عرض کروں گا۔ فقیر نے تمہارے سامنے کلام خداوندی اور حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے تمہارے فرقے کا نام لے کر بزبان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج اور دشمن اسلام و دشمن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ثابت کر دیا اور تمہارا تعلق جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر بیان فرما دیا وہ بھی تمہارے سامنے ہے جس کا تم نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی انشاء اللہ قیامت تک دے سکو گے ہمارے حنفی اہل سنت وجماعت کا نام لے کر حضور نے رد فرمایا ہو یا اپنی امت سے خارج فرمایا

ہو یا انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرام کی عیب جوئی کی ہو ایک آیت ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم دکھا دو مسلمانو! تمہیں معلوم ہو گیا کہ از روئے قرآن وحدیث یہ کون ہیں اور ہم کون ہیں اب تمہارے سامنے وہابیوں کی قرآنی خدمات پیش کرتا ہوں سُن کر جاننا اسلام کا معاون کون ہے اور نشۂ ارتداد میں ان کی طرف سے کیا صادر ہوا اور دعویٰ اہلحدیث کی تہ میں انہوں نے کیا کیا۔

(١) حافظ صاحب تم نے قرآن مجید کمائی کے لئے حفظ کیا ہے ثواب کے لیے نہیں میں نہیں آریہ عیسائی قرآن کے حافظ دکھا دیتا ہوں تو اگر قرآن یاد کرے تو اس کا کوئی قدر نہیں کیونکہ اس کی جبلت وکردار لائق تحسین نہیں بخدی اگر قرآن کا حافظ ہو جائے گا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل نہیں ہو سکتا پھر بھی وہ بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرن شیطان کا مصداق ہے۔

قرآن کے معنی جو تم نے بدلے ہیں میرے خیال میں یہ تحریف قرآنی تو کسی آریہ نے بھی نہ کی ہوگی مشتے از خروارے عرض کرتا ہوں ذرا دل کے کانوں سے سُننا۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف

(١) تفسیر ثنائی ٦٦ مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری } اَلَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ عَہِدَ اِلَیْنَا (حکمًا) اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ (اَیْ یَاْمُرُنَا بِقُرْبَانٍ) تَاْکُلُہُ النَّارُ (لَا تُحْرِقُہُ الْکَاہِنُ بِالنَّارِ الْمَذْکُوْرِ)

ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے دیکھا ہے ہماری طرف (حکم) کہ ہم

کسی رسول کو تسلیم نہ کریں یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس قربانی لائے (یعنی ہمیں قربانی کا حکم کرے) اس کو آگ کھائے (یعنی اس کو کاہن آگ سے جلائے۔

(تحریف) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار نے قربانی کا مطالبہ رسول اللہ سے کیا مولوی ثناء اللہ نے لکھا کہ رسول اللہ ہمیں قربانی کا حکم کرے گا۔ رب کریم نے فرمایا کہ قربانیکو آگ جلائے گی مولوی ثناء اللہ لکھتا ہے کہ کاہن آگ سے جلائے گا۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف محراب کا انکار ۲

۲۔ تفسیر ثنائی ۵۲ } كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ رَأَى الْغُرْفَةَ) وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا دشیئاً ماکولا) جب زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کے پاس تشریف لائے محراب میں (چبارے میں) مریم علیہا السلام کے پاس زکریا علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے پاس رزق پایا (کھانے والی شیی)

(تحریف) محراب کے معنی چبارے کے کئے جو کسی لغت عرب میں نہیں۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف ۳

۳۔ تفسیر ثنائی ۱۷۲ { جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا (۔ ثم) اَسْقَطْنَا سَقْفَ بُيُوتِهِمْ عَلَيْهِمْ (ہم نے زمین کے نچلی طرف کو اوپر کر دیا اور اوپر والی کو نیچے (یعنی ان کے گھروں کی چھتوں کو ان پر گرا دیا۔ عَالِيَهَا سَافِلَهَا کے معنی تبدیل کر دیے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف ۴

۴۔ تفسیر ثنائی ۷۷ { وَشَهِدَ شَاهِدٌ (صَبِیٌّ لِلْحَدِیْثِ) مِنْ اَهْلِهَا اِنْ

اَظْهَرَ رَأيَهُ هٰكَذَا) اور ایک موجود بچے نے شہادت دی زلیخا کے اہل سے (یعنی اس نے اس طرح اپنی رائے کا اظہار کیا۔

(تحریف) خداوند کریم نے بچے کے مشاہدے کو صحیح پیش کرنا فرمایا لیکن مولوی ثناء اللہ نے اپنی رائے کا اظہار معنی کئے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف ملائکہ کا انکار ۵

۵۔ تفسیر ثنائی ۲، ۳ } وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ وَحَمْلُ الثَّمَانِيَةِ كِنَايَةٌ عَنْ عَظَمَةِ كِبْرِيَائِهِ سُبْحَانَهُ) قیامت کے دن اپنے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اُٹھائیں گے۔

(تحریف) آٹھ فرشتوں کے اُٹھانے سے مراد اللہ سبحانہ کی کبریائی کی عظمت کنایہ ہے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف لوح محفوظ کا انکار

۶۔ تفسیر ثنائی ۱۰۸ } مَا فَرَّطْنَا (تَرَكْنَا) فِي الْكِتَابِ (أَي عِلْمِ الْبَارِئِ) ۔ کتاب لوح محفوظ میں ہم نے کوئی شئی نہیں چھوڑی۔

(تحریف) یعنی اللہ کے علم میں۔ صراحۃ النص کے قطعاً خلاف ہے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف خداوندی کلمت کا انکار

۷۔ تفسیر ثنائی ۲۱۰ } لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ (أَي مَعْلُومَاتِهِ وَمُقَدَّرَاتِهِ) ۔ اللہ کے کلمات بدلنے والے نہیں۔

(تحریف) یعنی اللہ کے معلومات اور مقدورات بدلنے والے نہیں۔ کلمات کے معنی معلومات کیے ہیں اور معنی غلط ہیں۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف (دابۃ الارض کا انکار)

۸۔ حاشیہ تفسیر ثنائی ۲۵۶ { لَیْسَتْ بِدَابَّۃٍ لَّهَا ذَنَبٌ وَّلٰکِنْ لَّهَا لِحْیَۃٌ کَاَنَّهٗ یُشِیْرُ اِلٰی اَنَّهٗ اَجَلُّ دم والا دابۃ جو رب کریم نے فرمایا وہ کچھ شی نہیں بلکہ دابہ کی داڑھی ہوگی۔

(تحریف) ذنب کے معنی داڑھی کے اور دابہ کے معنی آدمی کے کیے

وہابیوں کی قرآنی تحریف حوروں کا انکار

۹۔ ترک اسلام ۷۷ { ایک جنتی کو متعدد حوریں ملنے کا ثبوت کسی آیت یا حدیث سے آپ دیں گے تو ہم بھی جواب کے ذمہ دار ہونگے۔

قرآن کریم

وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ اور ہم جنتیوں کے نکاح موٹی آنکھ والی حوروں سے کریں گے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف سلیمانی تخت کا انکار

۱۰۔ ترک اسلام ۹۸ { ہوائی جہازوں نے کیا کام کیے ہیں اور کیسے تیز چلتے ہیں بس یہی ہوائی جہاز تھا جو سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتا تھا۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف ہاروت وماروت کے فرشتے ہونے سے انکار

۱۶ از ترک اسلام ۱۴۰ } ہاں یہ آپ پہ واضح رہے کہ ہاروت وماروت فرشتے نہ تھے . . . ہاروت وماروت دو شخص مکار پیر پارسا تھے جو لوگوں کو تعویذ گنڈے دیا کرتے تھے۔

ہاروت وماروت قرآن مجید میں

بقرہ ۱/۱۲ } وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هٰرُوْتَ وَمَارُوْتَ اور وہ جو دو فرشتوں ہاروت وماروت پہ نازل کیا گیا بابل میں۔

(تحریف) رب کریم ملکین فرمائے اور مولوی ثناء اللہ صاحب دو شخص پیر پارسا ترجمہ کریں تو یہ قرآن سے مخالفت ہے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف نوح علیہ السلام خداوندی حکم کے پابند نہیں ہیں

۱۷ از ترک اسلام ۱۱۹ } بیشک حکم ہوا تھا کہ ہر ایک قسم کے دو دو جانور سوار کرے مگر کل دنیا کے نہیں بلکہ جتنے جانور حضرت نوح کے ارد گرد تھے یا یوں کہیے کہ جتنے جاندار ان کو کھیتی باڑی اور دیگر ضروریات زندگی میں کار آمد تھے تاکہ امور معاش نہ رکیں چیونٹیوں اور بھڑوں سے انہیں کیا مطلب تھا۔

قرآنی فیصلہ

ہود ۱۲/۴ } وَقُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ اور ہم نے کہا اے نوح (علیہ السلام)

کشتی میں ہر قسم کے مذکر و مونث کو سوار کر لیجئے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا انکار

۱۸۔ ترک اسلام ۱۱۰ } اس مضمون قرآن شریف میں صرف اتنا ہے کہ کافروں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سوال و جواب میں مغلوب ہو کر ایک تجویز نکالی کہ اس کو آگ میں جلادیا جائے کیونکہ ہمارے معبودوں (بتوں) کی نندیا کرتا ہے اس پر خدا نے فرمایا کہ ہم نے آگ سے کہدیا کہ اے اگنی (آگ) تو ابراہیم علیہ السلام کے حق میں سلامتی والی سرد ہو جا یئو۔

قرآنی فیصلہ

العنکبوت ۲۰/۳ } فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ اِلَّا اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْحَرِّ قُوْهُ فَاَنْجٰهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرمان کا جواب ان کی قوم پاس اور کچھ نہیں تھا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ابراہیم کو قتل کردو یا جلا دو تو اللہ تعالٰے نے ان کو آگ سے بچالیا اس میں ایمانداروں کے لئے نشان تھا۔

الانبیاء ۱۷/۵ } قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ۔

اُن کافروں نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا دو اور اپنے

معبودوں کی امداد کرو اگر تم کرنے والے ہو ہم نے حکم جاری فرمایا کہ اے آگ (حضرت) ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ قوم نے دھوکہ کیا تو ہم نے ان کو ذلیل کیا۔

سوال: اگر کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا نہیں تھا تو رب کریم کا آگ کو ٹھنڈا ہونے کا حکم جاری کرنے کا کیا مطلب۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف حضرت داؤد علیہ السلام کی طاقت کا انکار

۱۹۔ تفسیر ثنائی ۲۸۰ } وَ اَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ داے عَلَّمْنَا صَنْعَۃَ الْحَدِیْدِ بِالْاِلَانَۃِ وَالسَّرْدِ۔

اور ہم نے داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کیا۔

(تحریف) حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ معجزہ نہیں تھا کہ ان کے ہاتھوں لوہا نرم ہوتا بلکہ اللہ تعالےٰ نے ان کو لوہار افن دیا تھا جس سے بھٹی وغیرہ میں گرم کرکے نرم کر لیتے تھے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف ابراہیم علیہ السلام کا اسمٰعیل علیہ السلام کو لٹانے کا انکار

۲۰۔ ترک اسلام ۱۰۸ } اس آیۃ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک خواب کا قصہ مذکور ہے کہ انہوں نے خواب میں بیٹے کو ذبح کرتے دیکھ کر اس کام پر آمادگی ظاہر کی تو خدا نے ان کو اس کام سے روک دیا اور فرمایا قربانی کرنی ہو تو ذبح کرو۔

قرآن کریم

فَلَمَّا اَسۡلَمَا وَ تَلَّہٗ لِلۡجَبِیۡنِ پھر جب ابراہیم اور اسمٰعیل علیہ السلام نے خدائی حکم کو قبول فرمایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کو پیشانی کے بل کیا۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابیوں کی زبانی

ہفت روزہ الاعتصام ۳۰ ربیع الاوّل ۲۵۔اکتوبر، ۱۹۵۶ء صفحہ اوّل پروفیسر خالد بزمی ایم اے	علوم دین کے گلزار تھے ثناء اللہ ادب کے قلزم زخار تھے ثناء اللہ انہوں نے سنت و توحید کو فروغ دیا وطن کے ذہن ضیاء بار تھے ثناء اللہ کوئی بھی مذہبی نقطہ کب انسے پنہاں تھا مثال دیدۂ بیدار تھے ثناء اللہ

مولوی ثناء اللہ کی اپنی زبانی

نور توحید مصنفہ مولوی ثناء اللہ ۔ ۴۰ مسرت آمیز واقعہ	ایک واقعہ ایسا مسرت آمیز ہے کہ میں اپنی عمر کی کسی حالت میں نہیں بھولا اور نہ بھول سکتا ہوں۔

تمہارے مسلمہ بزرگ کے صرف بیس حوالے قرآنی تحریف کے حوالے عرض کیے ہیں ابھی یہ مشتے از خروارے ہے۔ فقیر کے پاس تمہارے ایسے پلندے سے بہت موجود ہیں اور قرآن شریف کے

بدلنے والو تم مسلمانوں کو منہ دکھانے کے قابل ہو چیلنج دیتے ہو للکارتے ہو قرآن مجید کے دشمنوں اگر تم شرم والے ہوتے تو تمہارے منہ میں زبان نہ ہوتی لیکن شرم تو تم نے پس پشت ڈالی ہوئی ہے قرآن کریم کے تم بدلنے والے منافق محرف حدیث بھی تم دیکھئے ۔

نماز مترجم مؤلفہ مولوی محی الدین لکھوی ۸

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

حدیث شریف صحیح میں ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ لیکن مولوی محی الدین بن مولوی محمد علی لکھوی نے اپنے وہابی مذہب کے مقتدیوں کو التحیات بھی صحیح نہیں پڑھایا بلکہ اپنے مذہب کی نماز مترجم لکھ کر صحیح حدیث کے خلاف جمہور کے خلاف التحیات بدل دیا وقت زیادہ ہوتا تو تمہارے مذہب کی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت ضرور پیش کرتا لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اگر تمہارا ایمان حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے تو تم قرن شیطان کی اتباع کیوں کرتے اور جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرن شیطان کا خطاب دیا ہے اور تم اس کی تعریف کرتے ہو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی تم قرن شیطان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے خارج جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہ سو سال پہلے ہی اپنی اُمت سے نکال دیا ہو وہ اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اہلحدیث ہونے کا دعوےٰ کرے تو یہ صراحتہً فریب دہی ہے ابلیس کو بھی مجلس کفار میں بیٹھنے کا موقعہ ملا تو اس نے بھی نجدی کی شکل کو پسند کیا نجدی کی شکل میں ہی متشکل ہو کر آیا ثابت ہوا کہ ابلیس روح ہے اور بدن نجدی سُنیئے ۔

ابلیس کو بھی نجدی شکل پسند آئی

سیرۃ النبی لابن ہشام ۲/۹۳
تاریخ کامل ۲/۳۸
تاریخ الطبری ۲/۹۸
البدایہ والنہایہ ۳/۱۷۵

عَنْ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عَنْہُمَا قَالَ لَمَّا اجْتَمَعُوْا
لِذَالِکَ وَاتَّعَدُوْا اَنْ یَدْخُلُوْا فِی دَارِ النَّدْوَۃِ لِیَتَشَاوَرُوْا
فِیْهَا فِی اَمْرِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَوْا
فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اتَّعَدُوْا لَہٗ وَکَانَ ذَالِکَ الْیَوْمُ
یُسَمّٰی یَوْمُ الزَّحْمَۃِ فَاعْتَرَضَهُمْ اِبْلِیْسُ لَعَنَہُ اللہُ
فِیْ هَیْئَۃِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ عَلَیْهِ بَتٌّ لَہٗ فَوَقَفَ عَلٰی بَابِ
الدَّارِ فَلَمَّا رَأَوْہُ وَاقِفًا عَلٰی بَابِهَا قَالُوْا مَنِ الشَّیْخُ
قَالَ شَیْخٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ سَمِعَ بِالَّذِیْ اتَّعَدْتُمْ لَہٗ
فَحَضَرَ مَعَکُمْ لِیَسْمَعَ مَا تَقُوْلُوْنَ وَعَسٰی اَنْ لَّا یُعْدِمَکُمْ
مِنْہُ رَأْیًا وَنُصْحًا قَالُوْا اَجَلْ فَادْخُلْ فَدَخَلَ مَعَهُمْ
لَعَنَہُ اللہُ وَقَدِ اجْتَمَعَ فِیْهَا اَشْرَافُ قُرَیْشٍ مِنْ
بَنِیْ عَبْدِ الشَّمْسِ عُتْبَۃُ بْنُ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃُ بْنُ
رَبِیْعَۃَ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ الخ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا
جب کفار مکہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اجتماع کیا اور مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشورہ کرنے کے لئے دار الندوہ میں صبح صبح
یوم الزحمۃ کو داخل ہونے کے لئے وہ تیار ہوئے ابلیس لعنۃ اللہ علیہ بہت

بزرگ کی شکل میں چادر اوڑھے ہوئے دروازے پر آکھڑا ہوا تو کفار مکہ نے جب اس کو دار الندوہ کے دروازے پر کھڑا دیکھا انہوں نے کہا یہ بزرگ کون ہے ابلیس نے جواب دیا نجدیوں کا بڑا ہوں جو تم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تیاری کی میں نے سنا تو تمہارے پاس پہنچا ہوں تاکہ جو کچھ تم کہو گے میں سنوں اور شاید تم سے کوئی رائے یا نصیحت نہ جائے کفار مکہ نے کہا ہاں تشریف لائیے تو ابلیس بھی کفار مکہ کے ساتھ دار الندوہ میں داخل ہوا اور دار الندوہ میں بڑے بڑے قریشی جمع ہوئے بنی عبد الشمس سے عتبہ بن ربیعہ شیبۃ بن ربیعہ ابو سفیان بن حرب الخ

اس مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ

(۱) کفار مکہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں مجلس شوریٰ قائم کرنے کے لئے ایک ہال دار الندوہ کے نام سے تعمیر کر رکھا تھا اور تم نے بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے لئے ہندوستان میں دار الندوہ تعمیر کیا ہوا ہے اور جو وہاں سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں منہمک ہو جاتا ہے تو اس کو ندوی کے لقب سے فخر الملقب کیا جاتا ہے اب تم سوچو کہ تم کون ہو)

(۲) دار الندوہ کی مجلس مشاورت میں جو داخل ہوتا ہے ان کی مجلس میں ابلیس بھی ضرور مشیر ہوتا ہے۔

(۳) کفار مکہ کی شمولیت کے لئے ابلیس کو بھی شیخ نجدی کی شکل پسند آئی۔

(۴) کفار مکہ نے بھی اس کو اسی لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف مجلس مشاورت میں شامل کیا ان کو یقین تھا کہ جتنا نجدی کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد ہے

اور کسی کو نہیں ۔

۵ ۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کفار مکہ سے کوئی بات رہ بھی جائے تو رہ جائے لیکن نجدی سے حضور کی مخالفت میں کوئی کمی نہیں رہ سکتی ۔

۶ ۔ دارالندوہ کے اکابرین کفار مکہ تھے اور اسی نام سے ہندوستان کے دارالندوہ کے اکابرین تم ۔ اب تم سوچو کہ تم کون ہو ۔

حافظ صاحب تم سوچو اکہ ابلیس نجدی کی شکل میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کفار مکہ کا مشیر اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں تم نجدی کے مشیر اب تم ہی فیصلہ کرو کہ تم کون ہو ۔

او رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنو! مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ابلیس کو کچھ حاصل نہیں ہوا ۔ وہ تو پرانا نبی اللہ کا مسلمہ دشمن ہے ۔ وہ تو چونکہ نبی اللہ کا قدیمی دشمن تھا اس نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ضروری مخالفت کرنی ہی تھی کیونکہ اس کے گلے میں نبی اللہ کی مخالفت سے لعنت کا طوق پڑا ہوا تھا تو تم بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہو تو تمہیں بھی اسی انعام کا ضرور حصہ ملنا ہے اور زیادہ تسلی کے لیے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ نجدی کے متعلق عرض کر دیتا ہوں ۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ نجدی پر

قسطلانی ۶/۳۱۴
سیرۃ ابن ہشام ۳/۱۸۴

وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ بَعَثْتَ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَى أَهْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْهُمْ إِلَى أَمْرِكَ رَجَوْتُ أَنْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَخْشَى

البدایہ والنھایۃ ۴/۳ الطبقات الکبریٰ ۲/۵۲	عَلَیْھِمْ اَھْلَ نَجْدٍ عامر بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر آپ اپنے اصحاب سے چند آدمیوں کو نجدیوں کی طرف اپنی رسالت کی دعوت کے لئے بھیجیں تو مجھے اُمید ہے کہ وہ آپ کی رسالت کو قبول کریں گے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ نجدی ان پر حملہ کریں گے الخ

کیوں جی حافظ صاحب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نجدیوں کے زلازل و فتن سے خائف ہیں اور تم ان کے مطیع اور آگے مذکور ہے۔

فَلَمَّا رَاَوْھُمْ اَخَذُوْا سُیُوْفَھُمْ ثُمَّ قَاتَلُوْھُمْ حَتّٰی قُتِلُوْا۔

معونہ کی دعوت پر بنی سلیم اور رعل اور ذکوان نے ستر قرار جو نجد کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے حضور نے بھیجے تھے ان سے جنگ کیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ستر قرار بزرگوں کو شہید کر دیا۔

اب فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں تم خود سوچو کہ تم نجدی کے وظیفہ خوار اور نجدی کے مبلغ تمہارا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق ہے! اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تم سے کیا تعلق جن کو آپنے دنیا میں ہی بیگانہ بنا دیا اس کے ساتھ قبر و حشر میں آپ کیا سلوک فرمائیں گے یہ فیصلہ تم خود کر لو یا یہ سننے والے مسلمان کر سکتے ہیں۔ حافظ صاحب یہ آج کی مخالفت نہیں ہے نجدیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پرانی عداوت ہے یہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تاریخی واقعات ہیں آج کی گھڑی ہوئی بات نہیں تم نے بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پرانے عدو کو پسند

کیا ہے اسی لئے پرانی عداوت کی بنا پر یہی کہتے ہو کہ حضور کچھ نہیں جانتے کچھ کر نہیں سکتے کوئی اختیار نہیں رکھتے معاذ اللہ مر چکے ہیں قبر وحشر میں تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قدر معلوم ہو گا جب تمہیں کوئی سہارا نہ ملا مسلمانو ان دشمنانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بچ جاؤ دھوکے میں نہ آنا۔

عبد القادر: ہم نجد کے رہنے والے نہیں ہیں ہمیں تم نجدی کا خطاب کیسے کر سکتے ہو دیکھو مسلمانو ہم پاکستان کے رہنے والے ہیں اور مولوی صاحب ہمیں نجدی کہتے ہیں شایئں بایئں کر کے وقت ٹال دیا۔

محمد عمر: کیا تمہارا عقیدہ نجدی عقیدہ نہیں اسی سے تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عقیدہ بنایا ہے جو عقیدہ نجدی کا وہی عقیدہ تمہارا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو مخالفت نجدی کو وہی مخالفت تمہیں نجدی تمہارا معلم تم اس کے وظیفہ خوار سنیئے اب فقیر تمہارا پورا حلیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی عرض کرتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی وہابی حلیہ

ابوداؤد ۲/۳۰۸ بیہقی شریف ۲/۳۳۹ } حدثنا محمد بن کثیر قال نا سفیان عن ابیہ عن ابن ابی نعیم عن ابی سعید الخدری قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِذُهَيْبَةٍ فِی تُرْبَتِهَا بَیْنَ اَرْبَعَةٍ بَیْنَ الْاَقْرَعِ ابْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِیِّ وَبَیْنَ عُیَیْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِیِّ وَبَیْنَ زید الخیل الطائی ثم احد بنی نبہان وبین علقمۃ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب قَالَ فَغَضِبَتْ

قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَقَالَتْ يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ قَالَ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِيُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ اَيَأْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِيْ قَالَ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ اَحْسِبُهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ فَمَنَعَهٗ قَالَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِيْ هٰذَا اَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تھوڑا سا کانی سونا بھیجا تو آپ نے اس کو چار آدمیوں کے درمیان تقسیم فرمایا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور زید الخیل کے درمیان پھر بنی نبھان اور علقمۃ بن علاثہ کے درمیان پھر بنی کلاب سے ایک کو عطا فرمایا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ قریش اور انصار ناراض ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ حضور نجدیوں کے اکابرین کو دیا گیا ہے اور ہمیں چھوڑا گیا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ ایک آدمی آگے بڑھا گہری آنکھوں والا اونچی بھووں والا ابھری ہوئی پیشانی والا بھاری داڑھی والا سر منڈا ہوا اس نے کہا اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ سے ڈریے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں نے ہی نافرمانی شروع کی پھر اللہ کا فرمانبردار

کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر ایک آدمی نے اس آدمی کے قتل کرنے کے لئے عرض کیا میرا یقین ہے کہ وہ خالد بن ولید ہی تھا۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے روک دیا جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل سے یا اس سے پیچھے ایسی قوم آئیگی جو قرآن پڑھیں گے ان کے حنجروں کے نیچے قرآن نہ اُترے گا۔ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے مسلمانوں کو وہ قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان سے ملاقات کروں تو ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کردوں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی نجدیوں کی تالیف قلوب ہر طرح فرمائی لیکن پھر بھی نجدی دوست نہ ہوا ثابت ہوتا ہے کہ اسی لئے نجدی عقیدہ ہے کہ حضور کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے یہ کہتے ہوئے زبان کٹتی ہے کہ ہمارے نجدیوں کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتری تالیف قلوب فرمائی ان کو بہت کچھ دیا کھلایا پلایا لیکن پھر بھی ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمک کھا کر نجدی ایسا نمک خوار نکلا کہ بجائے شکریے کے اور حضور کو قاسم تسلیم کرنے کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عطا کا ہی انکار کر بیٹھا جس قوم کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عطا سے ہدایت نصیب نہیں ہوئی ہمارے سمجھانے سے وہ لوگ کیسے سمجھ سکتے ہیں الا ماشاء اللہ مسلمانوں حافظ عبد القادر کی جماعت سے بچ جاؤ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دشمن اور منکرین ہیں۔ اب ان کی نجدیت مع حلیے کے فقیر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اور عرض کرتا ہے۔

اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے آخر زمانے کے ایک فرقے کا ایسا حلیہ عرض کرتا ہوں۔

آخری زمانہ کے اہلحدیثوں کے مدعیوں کا حلیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

بخاری شریف ۱/۵۱۰ ۲/۱۰۲۴ حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفین عن الاعمش عن خیثمه عن سوید بن غفلة قال قال علیؓ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ علیه وسلم فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَکْذِبَ عَلَیْهِ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ علیه وسلم یَقُوْلُ یَاْتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

سوید بن غفلہ نے کہا کہ فرمایا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے کہ میں جب تمہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو مجھ پر آسمان بھی

گر جائے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ جھوٹ نہیں بولوں گا اور جب میں حدیث بیان کرتا ہوں تو میرے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہوتا ہے بے شک جنگ دھوکہ ہے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اخیر زمانے میں ایک ایسی قوم آئیگی اونچے دانتوں والے بے عقل دعوٰی کرینگے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا (یعنی اہلحدیث ہونے کا) اسلام سے ایسے نکلے ہونگے جیسا کہ تیر کمان سے ان کے ایمان ان کے حنجروں سے نیچے نہ اترینگے جہاں بھی تم ان سے ملو ان کو قتل کردو ان کو قتل کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ قیامت تک اس نے ان کو قتل کیا۔

اس حدیث کا مطلب اور فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے حلیے سے تطبیق دے لو اور نتیجہ نکال لو کہ یہ حدیث تمہارے عین مطابق ہے یا نہیں چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے حلیے اپنی امت کو چودہ سو سال پہلے فرما دیے ہیں اسی لئے تم حضور کے علم غیب کا انکار کرتے ہو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم باقی سب کچھ فرما دیتے لیکن ہمارا حلیہ نہ فرماتے تو ہم آپ پر راضی ہوجاتے ہم وہ ذرتی ہوتے ہیں وگ ہمیں پہچان جاتے ہیں کہ یہ وہی آرہا ہے۔ اب تمہارا نجدی ہونا تمہارے خاص وکیل وہابی کی زبانی بیان کر دیتا ہوں۔

تاریخ وہابیت نجدیت

تذکرۃ المحمدیہ المعروف
تاریخ اہلحدیث
مصنفہ محمد اشرف نگھبانوی
۲۴

لوگ وہابی کہن مقلد حنبلی مذہبوں بھائی
ملک نجد ہے وطن انہاندا عرب دا جو کرائی
شیخ محمد ہیں بزرگ اوہ عالم نیک ربانی

عبدالوہاب ہے باپ انہاندا شہرت اسدی جانی
حنبلی مذہب دا پیرو آہا موعد بزرگ عالی
کوڈ طوفان اُٹھاون اس پر ظالم بدبختی نمانی
یاراں سو پندرہ ہجری دے اندر ہویا پیدا
باراسوسنہ چھ ہجری وچہ ہویا ایہہ علیحدہ

حنبلی مذہب دے ہیں مقلد لوگ وہابی سارے
شیخ انہاندا خود اقراری دیکھو کردنا رے
تقلید نوں ایہہ حرام ہاں کہندے اُچیاں نال آوازاں
پھراوسے نوں کیوں گل پایئے سمجھو نال نیازاں
محمد بن عبدالوہاب جو نجدی شیخ سیانا
اس نے جھیڑا خود مکایا سی عالم ربانا
تاریخ اہلحدیث ۲۵ } وچہ زمانے ساڈے جیونکر ظاہر لوگ وہابی
ملک نجد ہے وطن انہاندا ٹکڑا ملک اعرابی

کیوں جی حافظ صاحب اب تو تمہارے نجدی ہونے میں شک نہیں تم نجدی ہونے سے کیسے انکار کرسکتے ہو پھر تحفہ وہابیہ میں تمہارے اسمٰعیل غزنوی نے لکھا ہے۔

تحفہ وہابیہ ا } سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَّمَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ
یہاں بیٹھے نجد پر ہر وقت سلام بھیج رہے ہو اس کی طرف سے مبلغ مقررہ

ہو بخدی کے وظیفہ خوار ہوا بھی بخدی ہونے میں کچھ کسر باقی ہے۔ پھر تمہارے وکیل محمد اشرف نے محمد بن عبدالوہاب بخدی کو اپنا بزرگ تسلیم کر لیا یہ بھی تسلیم کر لیا کہ وہابیوں کا اصل وطن بخد ہے۔

تیسرا جواب مذکورہ بالا حدیث بخاری شریف نے تو تمہارا پورا حلیہ بیان کر دیا اور یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کے مذکورہ بالا اوصاف ہوں گے وہ اخیر زمانے میں آئینگے اور اہلحدیث ہونے کا دعوے کریں گے۔ اس میں تو کوئی کسر باقی رہی ہی نہیں اور ان مذکورہ بالا اوصاف سے انکار بھی نہیں کر سکتے۔

اب تمہارا ہمیں بت پرست کہنا اس کی وجہ بھی عرض کرتا ہوں چونکہ جہاں سے وہابیت کی پود ہوئی ہے۔ بدعت بت پرستی کی ابتدا بھی وہیں سے ہوئی اس لئے تمہارے دماغ میں وہیں کی بت پرستی اور بدعت مرکوز ہے تمہیں جو مسلمان نظر آتا ہے بت پرست ہی نظر آتا ہے اور بت پرست چونکہ تمہارے دادا ہیں اس لئے چشم پوشی ہے بلکہ انہی کا کلمہ پڑھا جاتا ہے۔

بت پرستی کا مرکز حران تھا

تفسیر ثناری ۴۳۱ } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کتاب الرد علی المنطقیین میں رقمطراز ہیں کہ شہر حران پہلے صابئین کا گھر تھا یہ جگہ اسی قوم کی منڈی تھی ابراہیم علیہ السلام اسی جگہ پیدا ہوئے تھے یا عراق سے چل کر یہاں آئے تھے یہاں بہت سے تاروں کی مورتیں تھیں جیسے زحل مشتری عطارد قمر بلکہ علت اولی وعقل

اول ونفس کلیہ کی بھی ہیکل بنائی تھی۔

تمہارے بڑے مفسر و مورخ ابن کثیر کی زبانی کہ حران بت پرستوں کا مرکز تھا

البدایہ والنہایہ لابن کثیر ۱/۱۴۰ } وھکذا کَانَ اَھْلُ حُرَّانَ یَعْبُدُوْنَ الْکَوَاکِبَ وَالْاَصْنَامَ وَکُلُّ مَنْ کَانَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ کَانُوْا کُفَّارًا سِوَی اِبْرَاھِیْمَ الْخَلِیْلَ وَ اَمْرَءَتِہٖ وَابْنِ اَخِیْہِ لُوْطٌ عَلَیْھِمُ السَّلَام۔

اور اسی طرح حرانی ستاروں اور بتوں کی عبادت کرتے تھے تمام روئے زمین پر کفار تھے سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی بیوی اور آپ کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے۔

تمہارے ان مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ بت پرستی کی بدعت پہلے حران سے شروع ہوئی اور تمہارے نجدی عقیدے کا محرر بانی ابن تیمیہ ہوا ہے جس نے اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو کر زلازل فتن کی بنیاد رکھی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کو جانے پر شرک کا فتویٰ جڑ دیا۔

ابن تیمیہ اور سلاطین اہل سنت جماعت

شرح عقائد جلالی ۸۰ } کَانَ تَقِیُّ الدِّیْنِ تَیْمِیَّۃَ حَنْبَلِیًّا وَلٰکِنَّہٗ تَجَاوَزَ عَنِ الْحَدِّ

وَحَاوَلَ اِثْبَاتَ مَا يُنَافِي عَظْمَةَ الْحَقِّ تَعَالٰى وَجَلَالِهِ فَاَثْبَتَ لَهُ الْجِهَةَ وَالْجِسْمَ وَلَهُ هَفَوَاتٌ اُخَرُ كَمَا يَقُوْلُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَنَا عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحِبُّ الْمَالَ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَنَا عَلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا صَحَّ اِيْمَانُهُ فَاِنَّهُ اٰمَنَ فِيْ حَالِ صِبَاهُ وَتَفَوَّهَ فِيْ حَقِّ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ مَا لَا يَتَفَوَّهُ بِهِ الْمُؤْمِنُ الْمُحِقُّ وَقَدْ وَرَدَ الْاَحَادِيْثُ الصِّحَاحُ فِيْ مَنَاقِبِهِمْ فِي الصِّحَاحِ وَالْعَقْدِ مَجْلِسٌ فِيْ قَلْعَةِ جَبَلٍ وَحَضَرَ الْعُلَمَاءُ الْاَعْلَامُ وَالْفُقَهَاءُ الْعِظَامُ وَرَئِيْسُهُمْ كَانَ قَاضِيَ الْقُضَاةِ زَيْنَ الدِّيْنِ الْمَالِكِيَّ وَحَضَرَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فَبَعْدَ الْقِيْلِ وَالْقَالِ بُهِتَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَحَكَمَ الْقَاضِيُ الْقُضَاةِ بِحَبْسِهِ وَكَانَ ذَالِكَ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَخَمْسٍ مِنَ الْهِجْرَةِ ثُمَّ نُوْدِيَ بِدِمَشْقَ وَغَيْرِهِ مَنْ كَانَ عَلٰى عَقِيْدَةِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ حَلَّ مَالُهُ وَدَمُهُ كَذَا فِيْ مِرْءَةِ الْجِنَانِ لِلْاِمَامِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَافِعِيِّ ثُمَّ تَابَ وَتَخَلَّصَ مِنَ السِّجْنِ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَسَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَالَ اِنِّيْ اَشْعَرِيٌّ ثُمَّ نَكَثَ عَهْدَهُ وَاَظْهَرَ مَكْنُوْنَهُ وَمَرْمُوْزَهُ فَحُبِسَ حَبْسًا شَدِيْدًا مَرَّةً ثَانِيَةً ثُمَّ تَابَ وَتَخَلَّصَ مِنَ السِّجْنِ وَاَقَامَ فِي الشَّامِ۔

اور تقی الدین ابن تیمیہ حنبلی مذہب کا مدعی تھا لیکن حد سے تجاوز کر گیا عظمت حق تعالیٰ کی شان کے منافی ثابت کرنے کی کوشش کی تو اس نے رب کریم کے لئے جہت اور جسم ثابت کیا اور اس کے کئی اور بکواسات ہیں جیسا کہ وہ کہتا تھا کہ امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیاوی مال کو

پسند کرتے تھے اور بے شک امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایمان
صحیح نہیں تھا اس لئے کہ وہ بچپن میں ایمان لایا اور اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کے حق میں ایسے بکواسات کئے جو تحقیق کرنے والا ایماندار ایسے
بکواسات نہیں کر سکتا حالانکہ صحاح میں اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی شان میں بہت حدیثیں آئی ہیں۔ اور قلعہ جبل میں مجلس منعقد ہوئی بڑے بڑے
علماء فقہاء اور رؤسا جمع ہوئے جن کا قاضی القضاۃ زین الدین مالکی تھا ابن
تیمیہ کے ساتھ توہین انبیاء و اولیاء اللہ کے متعلق لمبی چوڑی گفتگو ہوئی قاضی القضاۃ
نے ابن تیمیہ کے قید کرنے کا حکم جاری کر دیا اور یہ واقعہ ۷۰۵ھ کا ہے پھر دمشق
وغیرہ میں اعلان کیا گیا کہ جس شخص کا عقیدہ ابن تیمیہ جیسا ہوگا اس کا مال لوٹ لینا
اور اس کو قتل کرنا حلال ہے امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرآۃ الجنان میں ایسے ہی لکھا
ہے ابن تیمیہ نے پھر ۷۰۷ھ میں توبہ کی تو اس کو بری کر دیا گیا اس نے دعویٰ کیا
کہ میں اشعری طریقے پر ہوں پھر اس نے اپنے عہد کو توڑ دیا اور اپنا پوشیدہ عقیدہ
ظاہر کر دیا دوبارہ پھر قید بامشقت کی سزا دی گئی پھر اس نے توبہ کی اور قید سے
رہا ہوا اور شام میں رہائش اختیار کر لی۔

ابن تیمیہ حرانی کی ولادت ربیع الاول کی دس تاریخ کو ۶۶۱ھ شہر حران میں ہوئی جیسا
کہ البدایہ والنہایہ ۱۴/۳۰۳ میں مذکور ہے اور ۶۹۸ھ میں اس نے اسلام میں نئے نئے مسائل نکالنے
کی بدعت شروع کی ملاحظہ ہو الدرر الکامنہ لابن حجر عسقلانی ۱/۱۴۵ اور ۷۲۰ھ میں نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کو استغاثہ سے منع کا فتویٰ دیا اور بزرگان دین کے خلاف کہنا شروع کر دیا ملاحظہ ہو
الدرر الکامنہ ۱/۱۴۸ ۷۲۵ھ میں احمد بن محمد بن مری البعلی الحنبلی جو ابن تیمیہ کے خاص شاگردوں میں

سے تھا اور ابن تیمیہ کے عقیدے کی کئی کتابیں اس نے تصنیف کیں کچھ عرصہ ابن تیمیہ سے اس کی ناچاقی ہو گئی بعد میں پھر ان کا اتفاق ہو گیا اور تعصب میں ابن تیمیہ کے ہم پلّہ تھا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے سوال کرنے اور روضہ اطہر کی زیارت کے لئے جانے اور اولیاء اللہ کی مخالفت کرنے میں ابن تیمیہ کے عقیدے کا تھا عوام مسلمان اور بزرگان دین بھی اس کے مخالف ہو گئے اور انہوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو احمد بن محمد بھاگ گیا پھر گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے لایا گیا اس نے مقدمہ قاضی مالکی کے سپرد کر دیا تو قاضی مالکی نے شاہی دربار میں مار مار کر خون آلود کر دیا پھر گدھے پر الٹا بٹھا کر شہر میں پھرایا گیا اور اعلان کیا گیا کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرے گا تو اس کو عوام مسلمان قتل کر دیں گے تو ہم ذمہ دار نہیں پھر قید کیا گیا پھر توبہ کرنے پر آزاد کیا گیا چنانچہ وہ ابن تیمیہ کی غلامی میں ہی فوت ہو گیا دررکامنہ $\frac{1}{302}$ ۳۰۳ اور ابن تیمیہ حرانی ۷۲۸ھ میں قید میں ہی مر گیا اور اسلام میں ایک نیا تفرقہ قائم کر گیا اور اپنی جگہ پر اپنا قائم مقام اپنے اختلافی مسائل سے اسلام میں تفرقہ قائم رکھنے کے لئے شمس الدین ابن قیم کو چھوڑ گیا شمس الدین ابن قیم احمد بن تیمیہ کے ساتھ ۷۱۲ھ سے وفات تک مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کے خلاف علوم بدعت حاصل کرتا رہا ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ $\frac{14}{234}$ ۱۳ رجب ۷۵۱ھ میں ابن قیم بھی فوت ہو گیا اس مذہب کی رو حران سے دمشق میں پہنچی اور دمشق سے ۱۱۵۰ھ نجد میں بتصحیح فرمانِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس عقیدے کی اشاعت مستقل شروع ہوئی نجد اسلام کے دشمنوں کا مرکز بن گیا یہاں تک کہ ۱۲۸۱ھ میں ابن تیمیہ حرانی اور محمد بن احمد کے بدلہ لینے کے لئے نجدی اعلان شائع ہوا۔

نجدی حکمرانوں کے ہاتھوں اہل سنت وجماعت کا قتل و غارت،

تحفہ وہابیہ مولوی اسمٰعیل صاحب غــزنوی } تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہرحال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔

تم نجدی وظیفہ حاصل کر کے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر ڈٹے ہوئے ہو ہم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگاتے ہوئے تمہارے نجدیوں کے ہاتھوں مال لٹوا کر شہید ہو کر بھی اپنی غلامی سے نہیں ہٹے۔

تحفہ وہابیہ ۶۸ } اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی کو قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اور اس کا خون مباح ہوگا۔

نجدی کے ہاتھوں تسبیح پڑھنے والوں کو سزا

تحفہ وہابیہ ۷۱ } ہم دکھلاوے کے لئے تسبیحیں ہاتھ میں رکھنے سے لوگوں کو منع کرتے ہیں۔ اسی طرح مشائخ کے مقررہ وظیفے یا ابتدا سورتوں کا وظیفہ اور مہمات میں ان سے مدد حاصل کرنا یہ سب بدعات ہیں بلکہ کبھی یہ شرک اکبر تک بھی پہنچ

جانتے ہیں لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ یہ طریقہ بدعت ہے اگر مان لیں تو بہتر ورنہ حاکم ان کو سزا دیتا ہے تاکہ وہ باز آئیں اور منع ہو جائیں ۔

کیوں جی حافظ صاحب ابن تیمیہ وغیرہ کو مسلمان بادشاہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے پر سزا دیتے تھے لیکن نجدی مسلمانوں سے ابن تیمیہ کا بدلہ لیتا ہے ۔ جو تسبیح پر ذکر کرے اس کو سزا دیتا ہے ۔ نجد سے وہابیت ہندوستان میں پہنچی اور ہندوستان سے پاکستان تک جواب وہابیت کا مرکز بنایا جا رہا ہے تاکہ جیسا کہ حرمین الشریفین کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کا مرکز بنایا ہے ایسے ہی پاکستان بھی بن جائے اہل سنت وجماعت کا خدا حافظ آپ نے نجدی کی حقیقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن لی اب اہل سنت وجماعت کی صداقت بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن لیجئے ۔

اہل سنت وجماعت احناف کی صداقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابن ماجہ ۲۹۱ م
مشکوٰۃ شریف ۳۰

حدثنا العباس بن عثمان الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا معان بن رفاعۃ اسلامی حدثنی ابوخلف الاعمیٰ قَالَ سمعتُ انس بن مَالِکٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَۃٍ فَاِذَا رَأَیْتُمْ اِخْتِلَافًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیشک میری اُمت

گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی پھر جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر بڑے گروہ کی معیت لازمی ہے۔

ابن ماجہ ۲۹۶ حدثنا عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی ثنا عباد بن یوسف ثنا صفوان بن عمرو عن راشد بن سعد عن عوف بن مالکؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افْتَرَقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً فَاِحْدٰی وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللہ مَنْ هُمْ قَالَ الْجَمَاعَةُ ۔

عوف بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود کے اکہتر فرقے ہوئے پھر ایک جنتی ہوا اور ستر دوزخی اور نصاریٰ کے بہتر فرقوں پر بٹا اکہتر دوزخی اور ایک جنتی اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میری امت تہتر فرقوں پر منقسم ہو گی ایک جنتی اور بہتر دوزخی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنتی کون ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثریت ۔

ابن ماجہ ۲۹۶ حدثنا هشام بن عمار ثنا الولید بن مسلم ثنا ابو عمرو ثنا قتادة عن انس بن مالکؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَتَفْتَرِقُ

عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوئے اور میری امت کے بہتر فرقے ہونگے سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے اور وہ اکثریت ہے۔

ان احادیث مذکورہ بالا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے بہتر فرقے ہونگے جن سے اکثریت والا فرقہ جنتی ہوگا اور تم سوچ لو کہ تم مسلمانوں کی اقلیت میں ہو یا اکثریت میں تو آج دنیا میں احناف اہل سنت وجماعت کی اکثریت ہے لہٰذا یہ حق پر ثابت ہو گئے ہمارے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے صداقت مذہب کا ایسا فیصلہ فرمادیا جو ہر ادنیٰ اعلیٰ عالم جاہل سمجھ سکتا ہے پہلی امتوں میں قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ اصول تھا کہ اللہ کے بندے تھوڑے شکر گزار تھے لیکن امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کرنے والے کئی اقسام تھے جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر یا تہتر فرقوں میں محدود فرمایا جیسا کہ مذکورہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکا اور ان سے آپ نے انصاف سے مذہب حقہ کا چناؤ فرمایا کہ میری امت کے مدعیوں سے جو اقلیت جماعت ہو گی وہ باطل پر ہوں گے اور جو اکثریت پر مشتمل ہو گی وہ حق پر ہوں گے دوسری تائید اس فیصلے کے لئے یہ ہے کہ سچے اولیاء اللہ کی جماعت اسی جماعت مقلدین سے ہیں ثابت کرو کہ تمہاری وہابیوں کی جماعت ابن تیمیہ سے آج تک کونسا شخص ولی اللہ گزرا ہے۔ تیسری تائید آج موجودہ زمانے میں تلاش کر لو سوائے ہماری جماعت کے اور کسی اقلیت کے فرقوں سے ایک بھی ولی اللہ نہیں اگر ہے تو ایک ہی دکھاؤ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا فرمان

احادیث سے تم باطل پر ہو فقیر نے تمہارے اکابرین نجدیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی قرن شیطان احادیث صریحہ سے دکھا دیا تمہاری شکلیں تمہاری بطالت کی پہچان اور علامتیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی احادیث صحیحہ سے سنوادیں جس کا تم انکار نہیں کر سکتے فقیر نے اپنے مذہب حقہ کی حقانیت بالاکثرین اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنادی۔ قرآنی فیصلہ تمہارے خلاف سنا دیا اس کا بھی تم انکار نہیں کر سکتے تم ہماری صداقت مذہب پر ایک اعتراض قرآن کریم یا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دکھاؤ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ۔

کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ۔ اخبرنا ابوعبد اللہ الحافظ قال ثنا ابو سحق بن ابراھیم بن محمد بن یحیٰی قال ثنا محمد بن المسیب قال ثنا یعقوب بن ابراھیم قال ثنا المعتمر بن سلیمان قال حدثنی ابو سفین المدینی عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع اللہ ھٰذہ الامۃ علی الضلالۃ ابداً وید اللہ علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امت قیامت تک گمراہی پر اجماع نہیں کر سکتی اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوگا جس نے اس امت سے علیحدگی اختیار کی وہ اس امت سے علیحدہ کر کے دوزخ میں ڈالا جائے گا ۔

او وہابیو! پہلی اُمتوں میں قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ کا قانون تھا لیکن میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قانون کو قیامت تک بدل دیا اور فرمایا

کہ میری امت کی اکثریت حق پر ہوگی کیونکہ میری امت کی اکثریت گمراہ نہیں ہوسکتی بلکہ اقلیت جو میرے اُمتی ہونے کے مدعی ہوں گے وہ باطل ہوں گے اور میری اُمت کی اکثریت پہ ہی خدائی ہاتھ ہوگا اس کا معائنہ تم کئی بار آزما چکے ہو کئی بار تم نے فقیر کے ساتھ مناظرے کیے ہر بار ہی بُری طرح شکست کھائی جو حاضرین دیکھتے ہیں کئی توبہ کرجاتے ہیں لیکن تم اپنے غائبین وہابیوں کو تسلی دینے کے لیے فوراً شائع کردیتے ہو کہ ہم وہابی جیت گئے سبحان اللہ تم تو بار جھوٹ میں یہود و نصاریٰ سے بھی سبقت لے گئے چلو اتنا ہی سہی جو سنتے ہیں وہ تو مسلمان ہوجاتے ہیں اب تمہارا کیا حال ہورہا ہے کہ تمہاری جماعت کے وہابی تمہاری جانب کو خالی کرکے چلے گئے ہیں اب تم چند ملاّ اور صرف چند حواری جن کی تعداد بیس تک بھی مشکل ہے بیٹھے مکھیوں کا شکار کررہے ہو اور تمہاری جماعت کے وہ چند بھی تمہارے عقیدے سے خراک اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد کی تحریر و تقریر سن سن کر شرم کے مارے سر جھکائے بیٹھے ہیں ہائے ناس ہو دھڑے بندی کا جو حق قبول کرنے کی آڑ بن رہی ہے اور ایسا مال خداوند کریم نصیب نہ فرمائے جو بغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر خرچ ہو حکمران مسلمانوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد چھپانے اور اسلامی بغاوت کی وجہ سے ابن تیمیہ حرانی اور اس کے شاگرد محمد بن احمد کے ساتھ جو سلوک کیا اس کے بدلے نجدی نے مسلمانان اہل سنت وجماعت کا قتل و غارت کرا لیا پھر بھی وہابی کا غضب ٹھنڈا نہیں ہوا نجدی کی سربراہی ہندوستان کے وہابیوں نے اختیار کرکے نجدی کو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مصداق بناکر معاندانہ محاذ قائم کر لیا بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے انتقامی شکل اختیار کرلی اور وہی سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔

تم نے ابن تیمیہ اور نجدی کے دھڑے کا پاٹ لیا اور مخالفین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کی جماعت میں شمولیت کو پسند کیا اور ہم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے بدلہ لینے والی جماعت کو پسند کرتے ہوئے جماعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اکثریت اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تابعین و تبع تابعین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ کی جماعت میں شمولیت اختیار کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر جو تم حملہ کرتے ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عناد کا سوال ظاہر کرتے ہو فقیر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت رحمت سے ید اللہ کو تمہارے منہ پر مار رہا ہے تمہاری وکالت ابن تیمیہ اور نجدی نے کی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالفانہ پہلو لیا اور فقیر کا پہلو رب کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی غلامی اور موافقت کا ہے یہ بھی ہماری اور ہمارے مذہب کی صداقت کی واضح دلیل ہے اب تمہاری مخالفت حقیقی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اور پہلو ثابت کرتا ہوں تم تو مسلمانوں کو اسلام کے بانی رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار معلیٰ کی طرف جانے سے منع کا فتویٰ دیتے ہو سنیئے۔

وہابی مذہب میں دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری کے لئے جانا منع ہے

فتح المجید شرح کتاب التوحید ۲۱۵

وَفِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی مَنْعِ شَدِّ الرِّحَالِ اِلٰی قَبْرِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِلٰی غَیْرِہٖ مِنَ الْقُبُوْرِ وَالْمُشَاهِدِ لِاَنَّ ذٰلِكَ مِنْ اِتِّخَاذِهَا اَعْيَادًا بَلْ مِنْ اَعْظَمِ اَسْبَابِ الْاِشْرَاكِ بِاَصْحَابِهَا ـ

اور حدیث میں دلیل ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے علاوہ اور قبروں

کی طرف کجاوے باندھ کر اور زیارات کی طرف سفر کرنے سے منع کرنے پر کیونکہ اس سے عید کا نمونہ بن جاتا ہے بلکہ اہل قبور اور زیارات والوں کے ساتھ شرک کرنے کے بہت بڑے اسباب ہیں۔

رسالہ سماع موتی مصنفہ مولوی عبداللہ روپڑی ۱۱۹ ｝ کسی جگہ کی طرف جس میں قبر نبوی بھی داخل ہے ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں۔

تحفہ وہابیہ مصنفہ مولوی اسمٰعیل غزنوی ۱۷ ｝ ہم کہتے ہیں کہ انبیاء اور صلحاء کی قبروں کے متعلق لکڑی یا پتھر کے بت سے کہیں زیادہ خطرہ ہے۔

تجارت رشتہ داروں کے ہاں وعظوں کے لیے سیر کی غرض سے سفر کرنا جائز لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لیے جانا منع ہے حالانکہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ دربار رسالت میں اگر کوئی غلطی سے یا مدینے یا مسجد کی نیت سے چلا جائے تو بالتبع اگر دربار رسالت کی حاضری ہو جائے تو وہاں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھے کیوں بھئی یہ بتاؤ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دربار ہر وقت کھلا ہے تو حضور کی حاضری کے لیے ممانعت کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے اور سنیئے۔

فقہ محمدیہ کلاں مصنفہ محمد ابوالحسن مصنف فیض الباری ۱۰۵ ｝ تین مسجدوں کے سوا اور کسی جگہ اور مکان متبرک کی طرف سفر کرنا درست نہیں برابر ہے کہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی لیکن اگر تقرب الی اللہ مقصود نہ ہو بلکہ کوئی اور حاجت ہو مانند تجارت اور سیکھنے علم وغیرہ کے تو اس کے لئے ہر جگہ اور ہر مکان کی طرف

سفر کرنا درست ہے۔ بالاجماع۔

عرف الجادی ۲۴۹ | دوجہ منع از سفر زیارت خواہ قبور انبیا باشد یا غیر ایشاں آنست کہ دلیلے بر جواز آن از کتاب وسنت یا اجماع یا قیاس قائم نیست واز سلف ثابت نشدہ۔

زیارت کی غرض سے گو انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہوں سفر کر کے جانے سے اس لئے ممانعت کی جاتی ہے کہ قرآن وحدیث یا اجماع یا قیاس سے اس پر کوئی دلیل نہیں اور اسلاف سے بھی ثابت نہیں۔

نوٹ: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر سے مسلمانوں کو روک روک کر بھی حضور سے بدلہ لینے میں وہابی کا جی نہیں بھرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ کو شہید کرنے کا فتویٰ عام دے دیا اور مسلمانوں کو رحمت سے محروم کرنے کی کوشش کی۔

نجدی وہابیوں کا عناد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ کے ساتھ

فتح المجید فی شرح کتاب التوحید مولفہ شیخ عبدالرحمٰن ۲۰۸ | قال محمد بن اسماعیل الصنعانی رحمہ اللہ فی کتابہ تطہیر الاعتقاد فَاِنَّ هٰذِهِ الْقِبَابُ وَالْمَشَاهِدُ الَّتِیْ صَارَتْ اَعْظَمُ ذَرِیْعَةٍ اِلَی الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاَكْبَرُ وَسِیْلَةٍ اِلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَخَرَابِ بُنْیَانِهٖ غَالِبٌ۔

تطہیر الاعتقاد میں محمد بن اسمٰعیل صنعانی نے کہا ہے کہ یہ تمام قبے اور زیارتیں شرک اور الحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور ذریعہ ہیں اسلام کے مٹانے کا اور اسلام

کی بنیادوں کو خراب کرنے کا غالب فعل ہے۔

عرف الجادی ۶۰ } قَالَ الشوکانی فی النَّیْلِ فَمَا اَقْبَحَ مَا اِبْتَدَعَهُ الْجَهَلَةُ مِنْ زَخْرَفَةِ الْقُبُوْرِ وَتَشْیِیْدِهَا وَمَا اَسْرَعَ مَا خَالَفُوْا وَصِیَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَیْهِ وسلم عِنْدَ مَوْتِهٖ فَجَعَلُوْا قَبْرَهٗ عَلٰی هٰذِهِ الصِّفَةِ الَّتِیْ هُوَ عَلَیْهَا الْاٰنَ وَقَدْ شَدَّ مِنْ عَضُدِ هٰذِهِ الْبِدْعَةِ۔

شوکانی نے ویل انعام میں کہا ہے کہ جہّال نے قبروں کو زیادہ اونچا کرنا اور پختہ بنانا بہت بُری بدعت بنائی ہے اور جو اس وقت گنبد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان ہے ان بدعتیوں نے آپ کی وصیت کے خلاف کیا ہے اور یہ بہت سخت بدعت ہے۔

تطہیر الاعتقاد محمد بن اسمٰعیل شارح بلوغ المرام ۲۶ الدین الخالص نواب صدیق حسن خان ۲۹۱ } فَاِنْ قُلْتَ هٰذَا قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ عُمِرَتْ عَلَیْهِ قُبَّةٌ عَظِیْمَةٌ اُنْفِقَتْ فِیْهَا الْاَمْوَالُ (قُلْتُ) هٰذَا جَهْلٌ عَظِیْمٌ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ۔

پھر اگر تو کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر بہت بڑا قبہ تعمیر کیا گیا ہے (اس پر مال کثیر صرف کیا گیا ہے (میں جواب دیتا ہوں) یہ حقیقت میں بڑی جہالت ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ کے ماتحت

کتاب التوحید
مصنفہ محمد بن عبدالوہاب نجدی
۶۰

وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ قَبْرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ عُبِدَ لَكَانَ وَثَنًا لٰكِنْ حَمَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَا حَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ فَلَا يُوْصَلُ اِلَيْهِ

اور حدیث شریف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی عبادت کی جائے تو وہ بھی بت بن جائے گی لیکن اللہ تعالٰے ایسے امر سے محفوظ فرمائے اور یہاں تک نوبت نہ پہنچے۔

عرف الجادی
۶۰

وازبنا بر قبر نہی آمدہ پس بر ہرچہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغۃً راست آید از منکرات شریعت باشد و انکار بر آں ورابر ساختنش بخاک واجست بر مسلمین بدون فرق در آنکہ گور پیغمبر باشد یا غیر او۔

اور قبر پر تعمیر کی ممانعت وارد ہوئی ہے پھر جو قبر بلند ہو جس پر لغتہً قبر کا اطلاق آتا ہے منکرات شریعت سے ہے اور اس پر انکار کرنا اور اس کو زمین کے ساتھ برابر کرنا واجب ہے خواہ پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی۔

تحفہ وہابیہ
مرتبہ مولوی اسمٰعیل غزنوی
۵۹

آج کل صالحین کی قبور پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں۔

کسی غیر مذہب نے ہمارے قبہ جات اور قبور کو نہ گرایا اور نہ گرانے کا حکم دیا لیکن تم ایسے دشمن اسلام ہو کہ بانی اسلام اور اس کے معاونین کی آرامگاہوں کو شہید

کرتے ہو کیا تم نے کبھی اپنے والدین اپنے مولویوں کی قبریں گرانے کا حکم دیا یا قبریں گرائیں ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے اکابرین اسلام کے آرام گاہوں کو گرانے کا حکم دیتے ہو جواب (۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی نبی اللہ کی قبر کو شہید کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کسی نبی یا ولی اللہ یا کسی صحابی کی قبر کو مسمار کیا ایک حدیث دکھا دو ایک روپیہ فی حدیث انعام حاصل کرو تم ان کی حیات دنیاوی کے بھی دشمن اور حیات برزخی کے بھی دشمن ظاہراً بھی دشمن باطنی بھی دشمن لیکن ان کی شکل بنا کر مسلمانوں کو فریب دیتے ہو بہروپیہ بھی شکل بناتا ہے تو دوست محبوب کی شکل اختیار کرتا ہے لیکن تم حضور سے ہر طرح کا عناد تحریری تقریری عملی کرتے ہو اور آپ کی شکل بنا کر ہی دنیا کماتے ہو مسلمانو! دیکھو یہ کہتے ہیں نبی اللہ کو کوئی ندا دے سکتا ہی نہیں۔

کشف الشبہات فی التوحید مصنفہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ۱۱	وَاَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا فَضْلًا عَنْ عبدالقادر وغیرہ

اور بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے لئے نفع نقصان کے مالک نہیں چہ جائیکہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ) اپنے نفس کو کچھ نفع دیں یا کسی دشمن کو نقصان پہنچا سکیں۔

ارے جس کی شکل جعلی بنا کر ان کو فائدہ پہنچانی ہے اگر یہ لوگ آپ کی صحیح اتباع کو اپنا وطیرہ بنالیں تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ زیادہ نہیں ہو سکتا پھر تمہارا عقیدہ ہے کہ حضور ہمارا کچھ نقصان نہیں کرسکتے حضور تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے لیکن

تم ان کا نقصان کرتے ہو کہ ان کی آرامگاہ کو مسمار کرنے کا فتویٰ دیتے ہو تمہارے اس ایمان پر اور زیادہ میں کیا کہ سکتا ہوں۔

حافظ صاحب یہ تمہارا تعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے فقیر نے ہر مذہب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے کسی سکھ یا عیسائی آریہ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی دشمن ہیں انہوں نے بھی یہ فتویٰ نہیں دیا جس شدومد سے تم نے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے روکا ہے پھر بھی تم اسلام کی علمبرداری کا دعویٰ رکھتے ہو یہ تمہارا محض مسلمانوں کو فریب دینا ہے رب کریم نے سچ فرمایا ہے۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) دار قطنی ۲/۲۷۹ } حدثنا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نا ابو الربیع الزھرانی ناحفص بن ابی دلاد عن لیث بن ابی سلیم عن مجاھد عن ابن عمر قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے حج کیا پھر میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت بھی کی تو گویا کہ اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔

"عبد القادر" (جلدی سے) مولوی صاحب دیکھو حضور کی موت بھی ثابت ہو گئی۔

"محمد عمر" حافظ صاحب افسوس ہے اللہ تعالےٰ تمہیں حدیث سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائے

موت ثابت ہوئی یا موت وحیات یکساں ثابت ہوئی فکانتا سے حیات وموت کی مساوات ثابت ہوئی۔

۲۔ دار قطنی ۲/۲۸۰ } ثنا القاضی المحاملی نا عبید اللہ بن محمد الوراق ناموسیٰ بن ھلال العبدی عن عبید اللہ ابن عمر عن نافع عن ابن عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

ہم دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق اسی لئے اپنا عقیدہ بھی یہی رکھتے ہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن بھی ہماری ضرور شفاعت فرمائینگے اور آپ ہمیں قیامت کے دن پہچان بھی ضرور لیں گے اور تم چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بت سمجھتے ہو اسی لئے تم بت کی طرح دنیا و عقبیٰ میں رحمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہو۔

۳۔ مسند ابو داؤد الطیاسی ۱۲/۱۳
۴۔ دار قطنی ۲۷۹/۲۸۰ } حدثنا ابو داؤد قال حدثنا سوار بن میمون ابو الجراح العبدی قال حدثنی رجل من ال عمر عن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ اَوْ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَہِیْدًا اَوْ مَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہٗ

اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی یا فرمایا جس نے میری زیارت کی قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا یا شہادتی ہوں گا یا جو شخص دو حرمین شریفین سے ایک میں مرگیا قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو امن والوں سے اٹھائے گا۔

۵۔ بیہقی شریف ۵/۲۴۶ } حدثنا ابو محمد عبداللہ بن یوسف املاً انا ابو الحسن محمد بن نافع بن اسحاق الخزاعی بمکہ ثنا الفضل بن محمد الجندی ثنا سلمۃ بن شبیب ثنا عبدالرزاق ثنا حفص بن سلیمان ابو عمر عن اللیث بن ابی سلیم عن مجاهد عن عبد اللّٰہِ بن عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

• عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس شخص نے حج کیا پھر میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی یہ ایسا ہے جیسے کسی نے زندگی میں میری زیارت کی۔

نوٹ: امام بیہقی نے (باب زیارت قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم) منعقد فرما کر ثابت کر دیا کہ محدثین کے نزدیک بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لئے جانا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور ان کا عقیدہ بھی یہی تھا۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنو! تم اہلحدیث کہلانے کے قابل ہو حضور صلے اللہ

علیہ وسلم سے اتنا بغض اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے بورڈ اہلحدیث کا لگا لیا۔

۶۔ بیہقی شریف $\frac{5}{245}$ اخبرنا ابو احمد العدل ثنا ابو بکر بن جعفر المذکی ثنا محمد بن ابراھیم ثنا ابن بکیر ثنا مالکؒ عن عبد اللہ بن دینار انہ قال رأیت عبد اللہ بن عمر یقف علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویدعو، ثم یدعو لابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما۔

عبد اللہ بن دینار رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس رکے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا اور دعا مانگی پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے لیے دعا مانگتے رہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے جانا فقیر نے تمہارے سامنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چھ حدیثیں بیان کیں ہیں تم ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو جس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صریح الفاظ ہوں کہ میرے وصال کے بعد میری قبر پر نہ آنا یا میری قبر کی زیارت نہ کرنا اگر کوئی شخص ایسی ایک حدیث دکھا دے تو فقیر ایسے شخص کو فی حدیث

نقد انعام

مبلغ پچیس روپے ادا کرے گا

درحقیقت یہ تمہارے اختیار کی بات نہیں بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کے تم اہل نہیں کیونکہ تمہارا ظاہر وباطن پلید ہے اس لئے خداوند کریم نے وَمَا يَشْعُرُونَ سے

تمہارا شعور چھین لیا ہے ۔

اصول ہے کہ ہمیشہ دوست اپنے دوست کو دشمن کی طرف جانے سے روکتا ہے کہ اگر تو اس کی طرف گیا تو میرا تیرا بائیکاٹ تمہیں چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض ہے تم منع کرتے ہو اور حقیقۃً تم پاک نہیں اس لئے رب کریم تمہیں اس طرف جانے ہی نہیں دیتا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

خداوند کریم تمہارے مخالف ہمارے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مخالف تمہارے اکابرین اور تم محرف قرآن قرآن کریم کو بدلنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھنے والے ان کے محبین پر کفر کے فتوے جڑنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں جانے سے تم روکو اور جو تمہیں چھوڑ کر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچ جائے تم ان پر شرک و کفر کے فتوے لگاؤ اور حضور اطہر صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا جو منبع رحمت کائنات ہے اس کو مظہر شرک بتاؤ تو تمہارے پیچھے تمہاری بات کو کوئی بھنگی بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جائیکہ مسلمان تمہیں منہ لگائیں جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں اپنے قریب نہیں بھٹکنے دیتے تو مسلمانوں کے قریب تم کیسے ہو سکتے ہو اس کی یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے عقیدے کے مطابق تمہاری خوراک علیحدہ مقرر فرما دی اور ہمارے عقیدے کے مطابق ہماری خوراک مقرر فرما دی تم چونکہ خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے مخالف ہو اس لئے اللہ تعالےٰ نے تمہیں وہ خوراک پیش فرمائی جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کو ناپسند تھی اور ہمیں اولیاء اللہ کے حلال طیب قرآن پڑھے ہوئے نذرانے گیارھویں والے کی طفیل عنایت فرماتا ہے ۔

رب کریم نے تمہارے نصیب میں دنیا کی بدترین اور نجس خوراک مقرر فرمائی ہے۔

اب ذرا غیر مقلدین وہابیوں کی پسندیدہ خوراک عرض کرتا ہوں امید ہے کہ تمہاری جماعت کی طرف سے لبیک کی داد حاصل ہو گی۔

وہابیوں کی خوراک کا ذکر

وہابیہ کے نزدیک بجو کھانا جائز ہے

عرف الجادی ۲۳۵ } و ابن ابی عمار گفتہ جابر را گفتم گفتار یعنی بجو صید است گفت آرے،
ابن ابی عمار نے کہا کہ میں نے حضرت جابر کو کہا کہ بجو شکار ہے؟ اس نے کہا ہاں

کیوں بھئی! حافظ صاحب بجو قبروں سے مردوں کو کھاتا ہے اور تم بجو کھاتے ہو خداوند کریم بڑا منصف ہے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خوراک بھی پسندیدہ عطا فرمائی۔

عرف الجادی ۲۲۵ } چوں ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ را از قنفذ یعنی خار پشت کہ بھندیش ساہی خوانند پرسیدند گفت قُلْ لَآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا الی الآیۃ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خار دار سے متعلق لوگوں نے دریافت کیا اس نے کہا کہ قرآن میں تو حرام نہیں ہے۔

فتویٰ ثنائیہ ۱/۵۵۷ } (س) کچھوا کو کرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال؟ از روئے قرآن وحدیث جواب ہو (امیر میاں مظفر پور)

(ج) قرآن وحدیث میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ تینوں نہیں اور حدیث شریف
میں آیا ہے ذروني ما تركتكم جب تک شرع تم کو بندش نہ کرے تم سوال نہ کیا
ان تینوں سے شرع شریف نے بند نہیں کیا لہٰذا حلال ہیں۔

تفسیر ستاری ضمیمہ د ۴۲۶ } کچھوا حلال ہے۔

تفسیر ستاری ضمیمہ د ۴۲۶ } ضب یعنی گوہ حلال ہے

تم تو یار سانسیوں سے ترقی کر گئے سانسی بھی کچھوے اور بجو نہیں کھاتے تھے
لیکن تمہارا مذہب تو سانسیوں سے بھی بدتر ہے اور کچھوے بجو اور گوہ کھانے والو تمہا
قرآن بدلنے کا یہی سبب ہے اور اسی وجہ سے تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم گنبد خضرا کی حد
میں داخل نہیں ہونے دیتے۔

مسئلہ ضب حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

ابن عساکر ۵/۱۱۵ مسند احمد ۶/۱۰۵ } رواہ ابن عدی واخرج عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ نهى رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

کنز العمال ۴/۲۱ } كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْكُلَ الضَّبَّ د خط عن عائشۃ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ

وسلم گوہ کے کھانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حافظ صاحب جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا جاتا ہے اور آپ اس
تو تناول نہیں فرماتے بلکہ بُرا سمجھتے ہیں تو ہم اس کو کیسے حلال طیب سمجھیں۔

وہابیوں کے نزدیک کُتا کنویں میں پاک ہے اس کا پانی حلال ہے

فتاویٰ نذیریہ ۱/۲۰۰ سوال چہ فرمائید علمائے دین دریں مسئلہ کہ اگر سگ درچاہ افتاد چہ حکم است بینوا الجواب حکم چاہ مذکور آنست کہ اگر آب آن چاہ از افتادن سگ متغیر نشدہ است بلکہ بہ حال خود است آن چاہ طاہر است۔

سوال: اس مسئلہ کے متعلق علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں کُتا گر جائے کیا حکم ہے بیان کرو۔

جواب: ایسے کنویں کا حکم یہ ہے کہ اگر کتا گرنے سے کنویں کے پانی کی رنگت تبدیل نہیں ہوئی بلکہ سفید ہی ہے تو کُتے گرے ہوئے والا کنواں پاک ہے۔

کیوں حافظ جی! ذرا کچھوے اور بجو سے مزین چہرہ مبارک تو اُٹھاؤ گوہ اور کچھوا کھا کر کُتے مرے والا پانی پی کر قرآن و حدیث پڑھتے ہو اسی لئے تو تمہارے قرآن پڑھنے میں اثر نہیں کوئی عبادت منظور نہیں وہابی تمام عمر عبادت کرے خداوند کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی نہیں۔ کنویں میں مرے ہوئے کُتے کا پانی جائز اور قرآن کے ختم کا پانی حرام۔ گوہ اور کچھوے بجو خاردار چوہے یا سہ کے ٹکڑے مرے ہوئے کُتے کے پانی سے پکا ہوا ہو پھر وہابی کھانے والا ہو بھلا اس کو کیا دھیں کی پاک کھیر جو پاک پانی مسلمان کی حلال کی کمائی کے پاک چاول اور پاک چینی سے مسلمان درود شریف پڑھنے والے کے

پکائے ہوئے ہوں وہابی کے حلق سے کیسے اُتر سکتی ہے ایں خیال است ومحال ۔

حرام کھانا حرام پینا خود تمہاری غذا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر حرام کھانے کا الزام لگاتے ہو جیسا کہ تمہارا باطن پلیدی سے پُر ہے ایسے ہی تمہارا ظاہر بھی پلید ہے اور سُنیئے ۔

وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے

عرف الجادی ۱۰	ومنی ہر چند پاک است اور منی ہر صورت پاک ہے
فقہ محمدیہ کلاں ۱/۴۴	صواب یہ ہے کہ (عورت مرد) دونوں کی منی پاک ہے ۔
فقہ محمدیہ کلاں ۴۰	انسان کی منی پاک ہے ۔ اگر بدن یا کپڑے وغیرہ کو لگ جائے تو اس کا دھونا واجب نہیں بلکہ صرف اس کا کھرچ ڈالنا کافی ہے خواہ منی تر ہو یا خشک ہو سب کا یہی حکم ہے ۔

تمہارے اس مذکورہ حوالہ سے معلوم ہوا کہ تمہارا باطن گوہ کچھوے سیہ بجو کھا کر اور کُتے اور خنزیر کا گلا سڑا پانی پی کر بھی پلید اور ظاہر منی سے پلید اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اور وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کے قرآنی قانون سے تم خدا اور اس کے قرآن اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل ثابت نہ ہوئے ۔

چونکہ تمہارے مذہب میں ہر نجس شے حلال طاہر ہے اس لئے تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نجس شے کے استعمال سے متہم کیا ہے ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تم حرام کھانے والا کہتے ہو

عرف الجادی ۱۰ } واکل پنیر ماکول مجلوب از ارض کفار حرام نیست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پنیر راکہ از بلاد نصاریٰ آمد بود بخورد۔ کفار کی زمین سے کھانے والی چیز چھین لی جائے تو حرام نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نصاریٰ کے شہروں سے پنیر لایا ہوا کھاتے تھے۔

سبحان اللہ ڈاکہ زنی اور کفار کی کھانے والی چیزوں کو حلال بنانے کا عجب ڈھنگ گھڑا ہے۔

انگریزوں کے بھتیجو انگریزوں کی تیار کردہ تمہارے نزدیک حلال طیب لیکن اولیاء اللہ کی چیزیں حرام سن لو۔

عرف الجادی ۱۱ } ذبیحہ مسلم کہ از برائے سید احمد کبیر و شیخ سدو زین خاں وجز ایشاں باشد نیز حرام است گو نزد ذبح تسمیہ برارند یا وقت اکل نام خدا بر زبان گذارند

مسلمان کا ذبیحہ جو سید احمد کبیر شیخ سدو زین خان اور ان کے علاوہ جن کا ثواب نبیوں ولیوں کو پہنچا دیا گیا ہو حرام ہے گو ذبح کے وقت مسلمان بسم اللہ اکبر ان پر پڑھ دیں یا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ کر کھائیں۔

حافظ صاحب۔ لوگ عطر لگا کر خوشبو کو پسند کرتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خوشبو کو پسند کیا لیکن وہابیوں نے منی کو پسند کیا اور کچھوے بجو گوہ کھانے والو انہی کے مطہر جنت میں نہیں کون داخل ہونے دے گا دنیا میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ریاض الجنۃ سے تمہارا داخلہ ممنوع اور عقبیٰ میں جنت الفردوس سے محروم کیونکہ تمام جہانوں کی رحمت مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم ہی ناجی ہیں۔ اور جو عالمین کی رحمت سے محروم وہ نعمت خداوندی سے بھی محروم اب بھی وقت ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لو اور نجات کے حقدار بن جاؤ۔

والا فلا مسلمانو! تم اس فرقۂ خارجیہ سے بچ جاؤ! اب عام مسلمانوں کے اس مجمع میں تمہاری خاص تحریر دکھا رہا ہوں کہ انگریز کی تیار کردہ شئی حلال اور مسلمان کی حرام اب تم فیصلہ کر لو کہ تم کون ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ تم اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے بھی بدتر سمجھتے ہو تمہارے نزدیک کفار کی تیار کردہ چیز حلال اور مسلمان کا ذبیحہ حرام خدا انہیں ہدایت دے عرف الجادی جس کے حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں اس کی حقیقت عرض کر دیتا ہوں کہ حوالہ میں شک نہ رہ جائے۔

عرف الجادی وہابیوں کی نظر میں

حضیرۃ القدس
نواب صدیق حسن خان
۱۳۸

کتاب نیل الاوطار و روضہ ندیہ و عرف الجادی و بدور اہلہ بمنزلہ استاد شفیق است پس اہلحدیث را مقتدائے خود میباید شناخت و بدل محبت ایشاں میباید داشت و تعظیم و تکریم ایشاں لازم میباید شمرد

کتاب نیل الاوطار اور روضہ ندیہ عرف الجادی بدور اہلہ وہابیوں کے لئے مہربان اُستاد کے قائم مقام ہے تو اہلحدیث کو چاہیے کہ ان کو اپنا پیشوا سمجھیں اور ان کو دلی محبت سے رکھیں اور ان کی تعظیم و تکریم لازمی چاہیئے۔

اب تمہارے گانے بجانے کا طعن حل کرتا ہوں طعن ہمیں دیتے ہو اور گانے بجانے کا

کام خود کرتے ہو گانے بجانے کے جواز کے فتوے تمہارے علمائے دیے اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی۔

فقہ محمدیہ کلاں حصہ دوم ۱۷ | نکاح کے وقت اعلان کرنے کے واسطے دف جائز بلکہ واجب ہے اور زفاف کے وقت گانا جائز ہے اور زفاف اس اس کو کہتے ہیں جب بعد نکاح کے عورت کو اپنے گھر میں لایا جائے۔

دلہن کے ساتھ گانے والی بھیجنا وہابی مذہب میں

فقہ محمدیہ کلاں ۲/۷۵ | اور نکاح اور شادیوں میں نابالغ لڑکیوں کا گانا جائز ہے بشرطیکہ اس میں فحش اور جھوٹ نہ ہو جب کوئی عورت خاوند کے پاس بیاہی جائے تو مستحب ہے کہ اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا جائے جو اس کے ساتھ یہ شعر پڑھتی جاوے شعر

اتیناکم اتینا فحیانا وحیاکم

ولولا حنطة السمراء لم نسمن عذاراکم۔

یعنی آئے ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس پس اللہ باقی رکھے اور سلامت رکھے ہم کو اور باقی اور سلامت رکھے تم کو اور اگر نہ ہوتی گیہوں سرخ تو نہ موٹی ہوتی کنواریاں بیٹیاں تمہاری۔ یہ گیت ہے کہ وہابیوں کی شادیوں میں گاتی ہیں یا کوئی اور اسی قسم کا گیت گائے۔

وہابیت اور راگ

نزل الابرار وحید الزمان حیدرآبادی ۲/۴ | وَلَابَاسَ بِالْغِنَاءِ وَالْمَزَامِيْرِ فِيْ زَوَاجٍ اَوْخِتَانٍ اَوْ

نَحْوِهَا مِنْ مَرَاسِمِ الْفَرْحِ بِشَرْطِ اَنْ لَا يَكُوْنَ الْمُغَنِّي اِمْرَءَةً اَجْنَبِيَّةً مُشْتَهَاةً اَوْ اَمْرَدُ صَبِيْحُ الْوَجْهِ اِمَّا لَوْغَنَتْ جَارِيَةٌ مِنَ الْجَوَارِي اَوْغَنَىٰ رَجُلٌ شَابٌ اَوْ شَيْخٌ فَلَا بَاسَ بِهِ ۔

نکاحوں ختنوں اور ایسی اور تقریبات پر جو خوشی کے مراسم ہو گانا اور ساز جائز ہیں بشرطیکہ گانے والی عورت اجنبیہ نفسانی خواہش والی یا بچہ خوبصورت چہرے والے نہ ہوں لیکن اگر لونڈی گائے جوان یا بوڑھا آدمی گائے تو کوئی حرج نہیں۔

نزل الابرار ۲/۳ } وَنُدِبَ اِعْلَانُ النِّكَاحِ وَلَوْ بِضَرْبِ الدُّفُوْفِ وَاِسْتِعْمَالِ الْمَزَامِيْرِ وَالتَّغَنِّيْ ۔

دف بجاکر مزامیر اور گانے سے نکاح کا اعلان کرنا مستحب ہے۔

حافظ صاحب تم تو دوست سینوں سے مسلمانوں کو بدظن کرتے ہو لیکن آج مسلمان سن رہے ہیں کہ تمہارا مذہب کیسا لطیفہ ہے۔ اب تمہارے مذہب کا ایک اور لطیفہ سنا دیتا ہوں مسئلہ سن کر تمہارے وہابیوں کے منہ میں پانی آجائے اور بدن میں گرمی بھی ضرور محسوس ہونے لگ جائے گی۔ ذرا غور سے سنیئے۔

"ایک مسلمان" مولوی صاحب وہابیوں نے پتھروں کا ایک ٹرک منگایا ہے اور تم پر پتھراؤ کرنا۔ ان کا خیال ہے اسی لئے وہ باہر کی طرف بیٹھے ہیں اور تمہیں محراب کی طرف بٹھایا ہے۔ ان کی شروع سے بدنیتی ہے بہتر ہے کہ تم بھی اپنا کوئی انتظام کر لو۔

"محمد عمر" نہیں بھائی کبھی ہو سکتا ہے؟ کیونکہ ہم ان کے گھر بیٹھے ہیں اور انہوں نے ہمیں طرفین کی ذمہ داری لکھ کر دی ہوئی ہے جو میرے پاس موجود ہے اور خود انہوں نے مناظرے کے لئے ہمیں بلوایا ہے۔

"مسلمان" مولوی صاحب آپ ایماندار ہیں اس لئے دوسرے کو بھی اپنے پر قیاس کر لیتے ہیں ان کا مشورہ نہیں قتل کرنے کا ہے اور انہوں نے تم سے وہابیہ کتب چھیننے کی ٹھانی ہے یقین کرو اب بھی وقت ہے مارنے کے لئے انہوں نے چالیس مکرانی بھی کرائے پر منگائے ہیں۔

"محمد عمر" نہیں بھائی یہ ممکن ہی نہیں اچھا حافظ صاحب سُنیئے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی خاص خوراک و عیاشی

النہج المقبول مصنفہ نور الحسن بن صدیق حسن بھوپالی { وجائز است ارضاع کلاں سال اگرچہ ریش و بروت داشتہ باشد از برائے تجویز نظر۔ نگاہ جائز کرنے کے لئے بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ اس کے چہرے پر داڑھی ہو۔

عرف الجادی ۱۳۰ { ارضاع کبیر بنا بر تجویز نظر جائز است، نظر کو جائز کرنے کے لئے بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے۔

نزل الابرار مولفہ وحید الزمان ۲/۷۷ { وَيَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْكَبِيْرِ وَلَوْ كَانَ ذَا اللِّحْيَةِ لِتَجْوِيْزِ النَّظَرِ خِلَافًا لِلْجُمْهُوْرِ۔ نگاہ جائز بنانے کے لئے داڑھی والے بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے۔

روضۃ الندیہ مولفہ نواب صدیق حسن خان ۲۲۶ { وَيَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْكَبِيْرِ وَلَوْ كَانَ ذَا اللِّحْيَةِ لِتَجْوِيْزِ النَّظَرِ۔

عورت کو دیکھنا جائز کرنے کے لئے داڑھی والے بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے
کیوں جی حافظ صاحب مذہب تو یار تمہارا ہے لطف اُٹھاتے ہو اور پھر اہلحدیث کے
اہلحدیث جب تمہارے مذہب میں داڑھی والا آدمی عورت کی طرف دیکھنا جائز بنانے کے لئے
اس کا دودھ پی سکتا ہے تو داڑھی والے آدمی کے لئے تم نے جوان عورت کا دودھ پینا جائز
قرار دے دیا۔

(۱) غیر عورت کے چہرے کی طرف نگاہ کرنا حرام اور دودھ پینے وقت مرد کی نگاہ عورت کے ننگے پیٹ پستانوں پر ضرور پڑے گی۔

(۲) عورت کے پستان کو بڑا آدمی ہاتھ لگائے تو مرد و عورت دونوں کی شہوت نفسانی ضرور مشتعل ہوگی۔ چہ جائیکہ بڑا آدمی داڑھی والا عورت کے دودھ پینے کے لئے پستان منہ میں ڈالے جب داڑھی والا آدمی غیر عورت کے پستان کو اپنے منہ میں ڈالے گا اور داڑھی عورت کے ننگے پیٹ پر پڑے تو کیا ایسے عورت و مرد کی شہوت نفسانی انگیخت میں نہ آئے گی اور دونوں کے درمیان زنا کے لئے کوئی چیز حاجز ہو سکتی ہے کچھ شرم کرو تم نے تو اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے عجیب ڈھنگ رچائے ہوئے ہیں۔

قرآنی فیصلہ

۱۔ النور $\frac{18}{4}$ } يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا۔

اے ایمان والو سوائے اپنے گھروں کے کسی کے گھروں میں نہ داخل ہو حتیٰ کہ اجازت طلب کر لو اللہ تعالیٰ غیر عورتوں کے گھروں میں داخل ہونے کی ممانعت

فرماتا ہے تاکہ غیر عورتوں کے چہرے پر بھی نظر نہ پڑے تم فتوے دیتے ہو کہ غیر عورت کے پیٹ اور چھاتی سے کپڑا اٹھا کر بدن ننگا کر کے پستان منہ میں ڈال لے سبحان اللہ اب تمہاری سنیں یا قرآن کریم کی۔

بے حیا سے بڑی بے حیا عورت بھی ہو وہ بھی اپنے تمام بدن کو ننگا کرتی ہے لیکن پستان پر انگی ضرور چڑھائیگی اور پس و پیش کو ضرور چھپائے گی اور تم ان سے بھی گئے گزرے جو غیر عورت کا پستان منہ میں ڈالنے کی اجازت دیتے ہو تم تو اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہو تمہارا مذہب تو بے شرم عورت سے بھی بدتر حکم دیتا ہے۔

۲۔ نور $\frac{18}{4}$ } قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایمان والوں کو فرما دیجیے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی فروج کی نگہبانی کریں۔

اللہ تعالےٰ غیر عورتوں کی طرف نگاہ اونچی نہیں ہونے دیتا اور تم داڑھی والے کو غیر عورت کے پستان منہ میں ڈالنے کی اجازت دیتے ہو یا یہ کہو کہ داڑھی والے نامرد ہو جاتے ہیں باقی رہا مسئلہ رضاعت یعنی دودھ پلانا اس کا حکم بھی قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں۔

دودھ پلانے کا قرآنی فیصلہ

۳۔ بقرہ $\frac{2}{30}$ } وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔

اور مائیں اپنی اولاد کو دو برس پورے دودھ پلائیں جس کا ارادہ رضاعت

کو پورا کرنے کا ارادہ ہو اس آیت خداوندی سے ثابت ہوا دو برس کے اندر اندر دودھ پلائے تو حقیقی ماں یا رضاعی ماں کا حکم رکھتی ہے ورنہ تمہیں اب دو برس کے بعد عورت کا دودھ پلانا رضاعت ثابت نہیں کر سکتا جب رضاعت ثابت نہیں ہو سکتی تو نظر کا درست ہونا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم سے تو ثابت ہوا کہ تم غیر عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے دو برس سے زیادہ عمر کے ہو کر تم عورت کا دودھ نہیں پی سکتے۔

لیکن تمہاری کتابوں سے ثابت ہوا کہ تم داڑھی والے ہو کر بھی عورت کا دودھ نہیں چھوڑتے پھر یہ نہیں کہ کتنا پیئے بلکہ اجازت عام کر دی کہ نگاہ کو جائز کرنے کے لئے جتنا مرضی چاہے دودھ پی لے اور جب چاہے جتنا چاہے پی لے۔

"عبدالقادر" کھڑے ہو کر شور ڈال دیا کہ حوالہ دکھاؤ حوالہ دکھاؤ اور دس دس روپے کے دس نوٹ پھیلا دیئے کہ یہ سو روپیہ نقد لے لو اور کتاب ہماری طرف بھیج دو۔

"محمد عمر" سو سو روپے کے دس نوٹ سامنے رکھ دیئے کہ اگر میں حوالہ نہ دکھا سکوں تو ہم جھوٹے اور ایک ہزار روپیہ نقد انعام بھی دوں گا ایک ثالث مقرر کر لو فقیر حوالے والی ایک کتاب نہیں چار کتابوں سے یہی حوالہ دکھاتا ہے اور کتابیں سامنے کر دیں۔

"سُنی صدر" مولوی صاحب کتاب بھیج دو کوئی حرج نہیں۔

"محمد عمر" صدر صاحب یہ وہ عبدالقادر ہے جس نے ہمیں امرتسر میں مناظرہ کی دعوت دے کر اپنی مسجد میں بلایا اور دیوبندیوں کو بھی ساتھ ملایا جب دونوں کے حوالے فقیر نے بیان کرنے شروع کئے تو فقیر نے محمود الحسن صاحب صدر دیوبند کے مرثیے کا ایک حوالہ پیش کیا تو میں نے کہا کہ

ثالث مقرر کرو جس کے ہاتھ کتاب دے دوں تو حافظ عبد القادر نے ایک ڈاڑھی والا وہابی پیش کر دیا تو میں نے کہا کہ یہ غیر عورتوں کا دودھ پینے والا ہے اس لئے اس پر مجھے اعتماد نہیں فقیر کالج کے سٹوڈنٹ پر اعتماد کر سکتا ہے چنانچہ ایک کالج کے سٹوڈنٹ کو حافظ صاحب نے پیش کر دیا اس نے کہا مولانا کتاب مجھے دیجئے فقیر نے کتاب اس کے حوالے کر دی اس نے مرثیے کا شعر پڑھ کر سنایا اور کہا کہ محمد عمر سچا ہے اسی حافظ عبد القادر نے فرمایا کہ کتاب مجھے دکھاؤ جب سٹوڈنٹس نے کتاب حافظ صاحب کے سامنے رکھ دی تو حافظ صاحب نے حوالہ دیکھتے ہی حوالے والی کتاب کا ورق پھاڑ کر کھینچ لیا سٹوڈنٹ نے حافظ صاحب کے منہ پر ایک تھپڑ رسید کیا اور حافظ صاحب کے ہاتھ سے وہ ورق کھینچ لیا اور کتاب مع پھٹے ہوئے ورق مجھے دے دی اور کہا کہ مولانا آپ کی کتاب کا ورق تو پیوند سے صحیح ہو سکتا ہے لیکن عبد القادر میرے تھپڑ کو قیامت تک نہیں بھول سکتا صدر صاحب حافظ صاحب کو فرمایئے کہ ثالث مقرر کرے فقیر کتاب دے دیگا۔

"سُنی صدر" جناب حافظ صاحب شور بند کرو حوالہ دکھانے کا ذمہ دار میں ہوں اگر محمد عمر حوالہ نہ دکھائے گا تو میں ان سے یہ جو ایک ہزار روپیہ دکھا رہے ہیں تمہیں دلوا دوں گا حافظ صاحب نے ایک نہ سُنی اور وہابیوں کو پتھراؤ کا حکم جاری کر دیا سنیوں پر دھڑا دھڑ پتھراؤ شروع ہو گیا ہماری طرف سے بھی تمام سُنی بھاگنے شروع ہو گئے مکرانی پتھر مارنے مارنے آگے بڑھنے لگ گئے آخر دس منٹ کے پتھراؤ سے ہمارے کسی عالم کو ایک پتھر نہ لگا سوائے میرے بچے عبد الوہاب کے چھوٹی عمر کا بچہ تھا کتابوں والی میز کو ہاتھ ڈال کر میز کے نیچے ہو گیا اس کی ایک انگلی پر پتھر لگا اخیر سنیوں نے ہمیں گھیرے میں لے لیا اتنے میں بازاری سنیوں کو اطلاع ہوئی قریبی ٹال سے سب لکڑیاں اٹھا اٹھا کر دوڑے وہابیوں کے بلوائی تو فرار ہو گئے اب وہابی ملا مع روپیوں کے قابو آ گئے وہابی ملاؤں کی خوب مرمت ہوئی اور پھر ٹال کی لکڑیوں سے ۔

بعدازاں کسی سی آئی ڈی نے اس فساد کی اطلاع پولیس کو دے دی پولیس کو دیکھتے ہی وہابی تتر بتر ہو گئے آخر پولیس نے مسجد کے اندرونی حصے کا پورا فوٹو لیا اور عبدالقادر مرمت شدکو بمع منتظمین مناظرہ تھانے لے گئے کیونکہ نقشے میں ہماری سٹیج کی طرف پھینکے ہوئے پتھروں کی ان گنت تعداد جمع تھی صبح ہمیں بھی پولیس نے بلایا اور وہابیوں کی تحریر ذمہ داری فقیر سے حاصل کر لی اور مقدمہ کورٹ ال میں پیش کر دیا حافظ عبدالقادر و حافظ اسمٰعیل وغیرھما نے فقیر کی بہت منت سماجت کی تو فقیر نے عدالت میں ان کو معافی دے دی مقدمہ خارج ہو گیا یہ ہے حافظ صاحب کا کراچی کے مناظرہ میں بزناد اور روداد مناظرہ کراچی جس میں وہابیوں نے بمع عبدالقادر و اسمٰعیل روپڑی کے فقیر کو قتل کرنے کی سازش کی لیکن فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ مناظرہ میں ذلیل ہوئے اور کراچی کے کئی وہابی مسلمان ہو گئے اور خداوند کریم نے حق کا بول بالا کیا اور روپڑی جماعت کی نیت کا بدلہ انہی کو دلوایا یہ ہماری حقانیت اور واضح فتح کی دلیل ہے اور یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ کا پورا نقشہ بنا دیا اب بھی کوئی وہابی گمان کرے کہ شاید ہمارے عبدالقادر صاحب جیت گئے تو کراچی پاکستان میں ہے تسلی ہو سکتی ہے. اور جو وہابی مسلمان ہوئے وہ بھی فقیر ثابت کر سکتا ہے۔

لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

محررہ محمد عمر دارالمناکس اچھرہ لاہور

مناظرہ

چک ۳۸۔ ایس پی تحصیل پاک پتن ضلع منٹگمری

مابین احناف و اہل حدیث حضرات بتاریخ ۵ شوال ۱۳۶۶ھ ۱۹۴۷ء کو ہوا احناف کی طرف سے فقیر محمد عمر اچھروی اور وہابیوں کی طرف سے حافظ عبد القادر روپڑی صدر مولوی محمد حسین صاحب روپڑی حافظ کے چچا اور معاون حافظ عبد اللہ روپڑی تھے۔

موضوعات مناظرہ چک ۳۸ ایس پی اس کے مدعی احناف ہوں گے،

۱۔ موضوع مناظرہ موجودہ اہل حدیث کافر ہیں۔

۲۔ نماز جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں (مدعی اہل حدیث ہوں گے۔

۳۔ کتا بلا خنزیر مردہ کسی ایسی جگہ پانی میں گر جائے جو قلتین (دو مشکیں) یا اس سے زائد ہو اور پلیدی کی وجہ سے اس سے بو مزہ اور رنگ کی بھی حقیقت نہ بدلے تو اہل حدیث کے نزدیک پاک ہے۔

احناف اس کی پلیدی ثابت کریں گے (مدعی احناف ہوں گے)

۴۔ قبر پر سجدہ کرنے والا مسلمان مرتکب کبیرہ گناہ ہے (مدعی احناف اور اہل حدیث

اس کو کافر ثابت کریں گے۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اگر منی کپڑے کو لگ جائے تو تر کو دھولینا چاہیئے اور اگر خشک ہو جائے تو کپڑے سے کھرچ کر بھی نماز ہو سکتی ہے (مدعی اہلحدیث)

۶۔ احناف ثابت کریں گے کہ بزرگان دین کے دروازے سے گزرنا باعث برکت اور جائز ہے اور جو شخص گزر جائے وہ بہشتی ہے اور گناہ سے پاک ہو جاتا ہے جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔

۷۔ فاتحہ خلف الامام وغیرہ و دیگر مسائل بعد میں زیر بحث رہیں گے۔

دستخط محمد عمر اچھروی — قلمی دستخط محمد حسین میرپوری — قلمی دستخط عبدالقادر امرتسری

اصل دستخط موجود ہیں جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔

پہلے تو زرد پڑی مولویاں میدان میں آتے ہی نہ تھے بڑی مشکل سے بہادر علی نے باہر نکالا جب میدان میں آئے تو کلمات وہابیہ پر مناظرہ شروع ہوا فقیر محمد عمر نے وہابیوں کی رب کریم سے دشمنی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات سے ہر قسم کی مخالفت بیان کی اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے ساری کائنات سے ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی برگزیدہ فرمایا محبت سے نبوت آپ پر ختم کر دی لیکن وہابی ایسے ہو کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی تم مخالفت کرتے ہو تو خداوند کریم سے بھی مخالفت ہو گئی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی۔

فقیر تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتا ہے۔

اگر تمہیں کہا جائے حافظ صاحب مولوی صاحب حاجی صاحب تم خوش ہو گئے اور اگر تمہیں کہا جائے۔	جینا بند یا بھائی تم ضرور ناراض ہو گے کہ تم کیسے بد تمیز ہو۔

اگر تمہیں کہا جائے کہ تم بڑے اجل عالم ہو
قرآن کے حافظ بھی بہترین ہو حاضر جواب بھی ہو
تم خوش ہو جاؤ گے۔

اور اگر تمہیں کہا جائے کہ تم جاہل ہو قرآن
کے حافظ بھی نہیں صرف نحو سے بھی جاہل ہو تم
سیخ پا ہو جاؤ گے بلکہ تمہاری جماعت والے میرے
مارنے کو تیار ہو جائیں گے۔

تمہیں اگر میں کہوں کہ میں تمہارے مرنے کے
بعد تمہاری قبر پر قرآن پڑھوں گا تیرے لئے
دعائے مغفرت بھی کروں گا تم ضرور خوش ہو گے۔

اور اگر میں کہوں کہ تمہارے مرنے کے بعد
میں تمہاری قبر پر پیشاب بھی کرنے نہیں جاؤں
گا اگر جاؤں گا تو قبر کو گرا کر زمین کے برابر کر
دوں گا تم رنجیدہ خاطر ہو گے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
فَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول
کروں گا۔

تم کہتے ہو
جنازے کے بعد دعا نہیں مانگنی لوگ زندوں
سے عناد رکھتے ہیں تم اہل قبور سے دشمنی کرتے
ہو۔

دینے والا کہتا ہے مانگ لو
رب کریم فرماتا ہے
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
پلیدی کو چھوڑ دو

تم کہتے ہو کتا بلا خنزیر مردہ دو مشک پانی
میں گر جائے تو پانی پلید نہیں (سبحان اللہ بڑا
پاک مذہب ہے) تم نے بھی لکھ دیا اور تمہارے
اکابرین نے بھی لکھا ہے سنیئے۔

عرف الجادی ۱۰ | پس دعوی نجس عین بودن
سگ و خنزیر و پلید بودن

خمر و دم مسفوح و حیوان مردار ناتمام است
کُتّے اور خنزیر کا نجس عین ہونا شراب اور
بہنے والا خون اور مردہ حیوان کا پلید ہونا
صحیح نہیں ۔

ہم کہتے ہیں قبر پر سجدہ کرنا گناہ کبیرہ ہے
توبہ کرنے سے معافی ہے ۔

تم کہتے ہو کہ قبر پر سجدہ کرنے والا کافر
ہے صحیح فتویٰ دکھاؤ ۔

ہم کہتے ہیں جب موسیٰ علیہ السلام کی قوم
وَقُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ
اور ہم نے کہا اس بستی میں داخل ہو جاؤ
وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ
وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۔
اور ہم نے کہا حطۃ یعنی اے اللہ ہمارے
گناہ معاف فرمائے پوری طرح ہم تمہارے
گناہوں کو معاف کر دینگے اور جلدی ہی محسنین
کو بدلہ زیادہ دینگے معراج کی رات اللہ تعالےٰ نے خود حضور کو مقامات متبرکہ کی سیر کرائی ۔

تم کہتے ہو متبرکہ مقامات سے گزرنا
حضور کی نافرمانی ہے ۔

جب پہلے مناظرے میں ہی فقیر نے وہابی نجدیوں کے عقائد در حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت کر دیا اور کفریات وہابیہ لوگوں نے سنے تو ضلع منٹگمری کے اکثر وہابی چیخیں مار کر تائب ہوتے یہ وہابی مذہب پاکپتن شریف کے علاقے سے رخصت ہوتا

دیکھ کر وہابی رو پڑی ملاؤں نے فرار ہونے کی ٹھانی اور کھانے کے بہانے اپنے گھروں میں جا گھسے اور میدان مناظرہ خالی ہو گیا یہ وہابی ملاؤں کے لیے سر کا پتھر تھا بعض وہابیوں نے بہتیرا ابھارا لیکن رو پڑی ملاؤں نے ایسی دم دبائی کہ نکلنے کا نام نہیں لیا اور رات رات ہی چک ۳۸-ایس پی سے فرار ہو گئے اور بفضلہ تعالیٰ پورے ضلع منٹگمری میں حنفیت کا چرچا ہی چرچا ہو گیا اور وہابیوں کو بھنگیوں سے بدتر لوگ سمجھنے لگ گئے یہ ہے مناظرہ پاک پتن جو فقیر محمد عمر اور حافظ عبد القادر روپڑی کے مابین ہوا اور حافظ صاحب اور روپڑیوں کو لوگ بہتیرے طعن دیتے رہے لیکن ان کو ایک نہ لگی اور علاقہ کے لوگ پکے سنی مسلمان ہو گئے۔ وَمَا علینا الا البلاغ المبین۔

مناظرہ ریاست فرید کوٹ

علاقہ ریاست فرید کوٹ میں وہابیوں کا آپس میں اختلاف رونما ہوا غیر مقلدین وہابیوں کے بھی تین فرقے ہیں ہر فرقہ ایک دوسرے کو کافر مطلق سمجھتا ہے چنانچہ فرقہ امامیہ جو عبد الوہاب ملتانی ثم دہلوی کے معتقد ہیں ان کا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جس نے عبد الوہاب ملتانی کی بیعت نہیں کی وہ کافر ہے کیونکہ ایسے آدمی کا پیر شیطان ہے انہوں نے اسی بنا پر اپنی جماعت کا نام فرقہ امامیہ رکھا ہے۔ یہ ایک فرقہ روپڑیوں اور ثنائیوں کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور وہ دونوں ان کو کافر کہتے ہیں۔ ریاست فرید کوٹ کے ایک گاؤں موضع دیپ سنگھ والا میں روپڑی فرقے اور امامیہ کی ٹکر ہو گئی روپڑی جماعت کے مولوی عبد القادر نے امامیہ فرقہ سے مناظرہ کا انکار کر دیا قوم نے کہا کہ تمہارے نزدیک کوئی ایسا مناظر بھی ہے جو

ان کا مد مقابل ہو حافظ عبد القادر نے کہا کہ مناظر تو ہے لیکن حنفی ہے قوم نے کہا کوئی بات نہیں ایک دفعہ امامیوں کو شکست دے دیں ہمارے گاؤں سے ختم ہو جائیں حافظ عبد القادر نے کہا کہ اپنے علاقے کے کسی پیر کو کہکر محمد عمر اچھروی کو بلوا لو چنانچہ قریب کے ایک پیر صاحب یعقوب شاہ صاحب میرے دوست تھے ان کے ذریعے مجھے بلوا لیا جب وہاں پہنچے تو ایک بڑھئی سنی کے مکان پر قیام ہوا خرچ تمام اس طرف سے روپڑیوں کا تھا۔ روپڑیوں نے چندہ تو خوب اکٹھا کر لیا لیکن مجھے سنیوں کے گھر سے صرف خشک چپاتی اور خشک کچے پیاز ملے میں نے پیر صاحب کو کہا کہ کیا بات ہے؟ کھانا بھی تم نے پکوایا نہیں انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہاں تمام وہابی ہیں یہاں باہر کا امامیہ فرقہ آگیا ہے اس سے مناظرہ کے لیے تمہیں بلوایا گیا ہے انتظام سارا وہابیوں کا ہے میں نے کہا ظالم تم نے بڑا ظلم کیا ہے۔ حافظ عبد القادر میرے پاس آیا کہ فکر نہ کرو صرف امامت پر بحث کر کے ہمارے اہلحدیثوں کے گاؤں سے امامیوں کو بھگا دو تمہاری مہربانی ہوگی میری حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی امامیوں نے شرائط مناظرہ طے کر کے مناظرہ شروع کر دیا امامیوں کا پیشوا عبد الستار اور ان کے تمام علماء تو فقیر کے ساتھ گفتگو نہ کر سکے شرائط میں ہی وہ رہ گئے آخر تنگ آکر ان کے علماء نے حافظ عبد القادر کی منت سماجت کی کہ ہمارا فرقہ تو ایک ہی ہے حنفی کا مقابلہ ہے آج اگر تم میدان میں نہ آئے تو شکست تو اہلحدیثوں کی ہوگی خدارا تم ہماری طرف سے وکالت کرو حافظ عبد القادر مد مقابل آ بیٹھا فقیر نے کہا کوئی میدان میں آئے فقیر کے نزدیک سب یکساں ہیں (موضوعات مناظرہ ریاست فرید کوٹ)

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت (مدعی اہلحدیث ہونگے)

۲۔ علم غیب کل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونا (مدعی احناف ہونگے) اہلحدیث کے نزدیک بعض غیب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

۳۔ حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا جیسی بھی اور دنیا سے اعلیٰ (مدعی احناف ہونگے)

۴۔ پیشاب وخون کا پاک اور حلال ہونا (مدعی اہلحدیث ہونگے)

۵۔ مسئلہ امامت۔ مدعی اہلحدیث ہونگے۔

۶۔ ننگے سر نماز پڑھنا اہلحدیث جائز ثابت کرینگے اور احناف ناجائز ثابت کرینگے۔

۷۔ فقہ حنفیہ مروجہ خلاف قرآن ہے مدعی اہلحدیث ہوں گے حنفیہ فقہ کو حدیث و قرآن کے مطابق ثابت کرینگے۔

۸۔ اہلحدیث اپنا ایمان اور اسلام ثابت کرینگے۔

۹۔ حنفی بریلوی اہلحدیث کا کفر ثابت کرینگے۔ ۲۲ رجب ۱۳۶۴ھ

(دستخط مطابق اصل موجود ہیں) محمد عمر بقلم خود دستخط

حافظ عبدالقادر امرتسری

مناظرہ مابین فقیر محمد عمر حنفی و حافظ عبدالقادر وہابی مسئلہ نور و بشریہ ہوا جس کا اثر یہ ہوا کہ فرقہ وہابیہ کے اکابرین و عوام اقرار کرنے لگ گئے کہ آج محمد عمر نے از روئے قرآن و حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو نوری ثابت کر دیا ہمارا عقیدہ بھی آج صحیح ہوگیا روپڑیوں اور امامیوں نے مل کر میٹنگ کی مناظرے کا اثر اچھا نہیں رہا ہمارے گاؤں میں پہلے تمام اہلحدیث ہی تھے روپڑی یا امامیہ عقاید کے صرف ایک مستری حنفی مذہب کا تھا اب ہمارے گاؤں میں بدعت زوروں سے دھس گئی وہابی ہمارے بھی حضور کو نور کہنے لگ گئے اگر باقی مناظرے بھی ہو گئے تو بدعت زوروں سے پھیل جائے گی ہم اپنے گاؤں میں مناظرہ بند کر دیں تو اچھا ہے چنانچہ فریقین وہابیوں نے جواب دے دیا کہ تم ہمارے گاؤں سے چلے جاؤ یہاں کوئی حنفی نہیں ہے اس لئے ہم باقی مناظرہ نہیں کرنا چاہتے فقیر نے کہا کہ تحریری جواب دو سب نے زور سے کہا

کہ تمہیں اس گاؤں سے کیا تعلق ہم تمام اس گاؤں میں اہلحدیث ہیں ہم یہاں بدعت نہیں پھیلنے دینگے اگر نہ جاؤ گے تو پٹ جاؤ گے فقیر نے یعقوب شاہ صاحب کو کہا کیوں پیر جی کس بل بوتے پر بلایا تھا تو پیر صاحب نے جواب دیا کہ جنہوں نے بلایا تھا وہ اب بات نہیں سنتے چونکہ ان کے وہابیوں کا عقیدہ حضور کے نور پر ہو گیا ہے اس لئے وہ باقی مناظرہ سے گریز کرتے ہیں الکفر ملۃ واحدۃ میں تو ان کی شکلوں پر پھنس گیا میں نے سمجھا کہ شاید یہ زبان کے پختہ ہونگے لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ دھوکہ کرینگے چلو پھر چلیں ہم مع پیر صاحب تیسرے دن واپس آگئے میں نے عرض کیا کہ پیر صاحب ایسے لوگوں سے پہلے تحریر لے لینی چاہیئے ان لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اول تو آپ نے ان کے کہے بلایا ہی کیوں جو لوگ بیر معونہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دھوکہ کرنے سے ٹلے نہیں وہ آپ کی امت سے دھوکہ کرنے سے کیسے پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ کیوں بھئی ادھر میرے کے وہابیو! جس بل سے ایک دفعہ ڈنگ کھایا دو دفعہ کھایا ہو وہ بار بار دھوکہ نہیں کھاتا فقیر نے تم پر کئی بار اعتماد کیا اور مناظرے کئے جب تمہیں شکست ہوئی تم نے دھوکہ دیا میں تمہارے ایمانوں کو کئی بار آزما چکا ہوں جب بھی تم سے واسطہ پڑا اور تم پر اعتماد کیا دھوکہ کھایا۔

اب پھر تم چیلنج مناظرہ دیتے ہو کہ ہماری ذمہ داری پر ہمارے پاس آجاؤ فقیر حاضر ہے حاضر ہو سکتا ہے لیکن تم سرکاری اجازت حاصل کر لو بقول تمہارے فقیر حاضر ہے۔ وَاِلَّا فَلَا لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنٌ۔

مناظرہ سُگہ

میں

احناف اہلسنت و جماعت کی کامیابی

موضع سُگہ تھانہ ملکھی ونڈ ضلع لاہور مابین اہل سنت وجماعت احناف وغیر مقلدین وہابین بتاریخ ۲۵-۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو پانچ موضوعات پہ باشرائط و باانتظام پولیس و پنچایت کمیٹی موضع سُگہ ہوا زیر بحث حسب ذیل مسائل تھے (۱) اہل سنت وجماعت نبیوں ولیوں سے امداد طلب کرنا جائز ثابت کریں گے بایں طور کہ وہ عالم برزخ میں بجسد عنصری زندہ ہیں۔ اور خداوند کریم نے ان کو امداد کی طاقت عطا فرمائی ہے اور اہلحدیث فرقہ استمداد از انبیاء اولیاء اللہ شرک ثابت کرینگے۔

۲۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا احناف ثابت کریں گے اور اہلحدیث اس کو شرک ثابت کریں گے۔

۳۔ اہل سنت وجماعت حنفی تقلید شخصی کا وجوب ثابت کرینگے اور غیر مقلدین تقلید شخصی کو گمراہی اور حرام ثابت کرینگے۔

۴۔ فریقین سے فرقہ ناجیہ کونسا ہے۔

۵۔ اہلحدیث ثابت کرینگے کہ امام کی اقتدا میں فاتحہ پڑھنی فرض ہے اور اہل سنت وجماعت احناف یہ ثابت کرینگے کہ امام کی اقتدا میں فاتحہ پڑھنی جائز نہیں۔ اہل سنت وجماعت احناف کی طرف سے فقیر پانچ مناظروں میں اکیلا ہی آخر تک مد مقابل مناظر و صدر رہا اور غیر مقلدین وہابیوں

کی طرف سے صدر مولوی اسمٰعیل روپڑی اور ممد و معاون حافظ عبد اللہ روپڑی اور مناظر اول بحث حافظ عبد القادر روپڑی نے مسئلہ استمداد میں وہ شکست کھائی کہ کئی کئی منٹ حافظ عبد القادر مبہوت کھڑا رہتا تھا اور حافظ صاحب پیچھے سے کتاب دیتے تو کچھ الاپتے ورنہ ہوش و حواس باختہ اپنی جماعت کی طرف جھانکتے کہ تم نے مجھے کھڑا کر کے ذلیل کیا وہابی فرقہ نے موضوع اول پر عبد القادر کی شکست و حواس باختگی دیکھ کر بہت لعن وطعن کی اور دوسرے موضوع حاضر و ناظر پر مولوی احمد دین گکھڑوی کو کھڑا کر دیا انہوں نے کیا کرنا تھا کتاب قرآن کو نیچے نظر نہ آتی تھی سر کے اوپر کتاب الٹی کر کے دیکھتے تو کچھ نظر آتا فقیر نے گیارہ آیات قرآنی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر پیش کیں جن کا جواب مولوی احمد دین صاحب نہ دے سکے فقیر نے بہتیرا کہا کہ فقیر کی پیش کردہ آیات کے مقابلے میں ایک آیت یا ایک حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم حضور کے حاضر و ناظر نہ ہونے کی پیش کرو چنانچہ اس موضوع میں وہابیوں کو بہت ذلت اٹھانی پڑی اور ہر ایک مسلمان کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلتے تھے کہ حضور کے حاضر و ناظر کا مسئلہ صحیح ہے مولوی احمد دین تو صاف منکر قرآن ثابت ہو گیا بلکہ سکہ اور گرد و نواح کے سمجھدار سکھ وہابیوں کو کہنے لگے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو صرف اہل سنت حنفی ہی مانتے ہیں تم قرآن کی نبوت کا احترام کرتے ہی نہیں تم تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی توہین کرتے ہو تمہیں مسلمان کہنا ہی پاپ ہے وہابیوں نے تنگ آید بجنگ آید کو مدنظر رکھتے ہوئے تیسرے مناظرے کے وقت فقیر کے پیچھے سٹیج پر ایک تیز دھار درانتی چادر میں چھپا کر ایک آدمی کو دی کہ محمد عمر کو قتل کر دیا وہابیوں کی مجلس مشاورت کو ایک سکھ سن رہا تھا اس نے پولیس کو اطلاع دے دی کہ محمد عمر کی سٹیج پر اس کے عقب میں جو چادر اوڑھے ہوئے لمبی داڑھی والا آدمی بیٹھا ہے۔ وہ وہابیوں کے مشورے

سے قتل کی نیت سے بیٹھا ہے تیسرے موضوع پر وہابیوں کی طرف سے مولوی نور حسین گھرجا کی مقرر ہوا اور احناف کی طرف سے فقیر ہی تھا مناظرہ شروع ہونے سے پہلے سُگہ کے منتظم تھانیدار صاحب اور حوالدار صاحب نے کہا کہ ابھی کوئی صاحب تقریر شروع نہ کرے اور ایک سپاہی کو حکم دیا کہ فلاں شخص جو چادر اوڑھے ہوئے مولوی محمد عمر حنفی کی سٹیج پر اس کے عقب میں بیٹھا ہے اس کو اُٹھا کر میرے پاس لاؤ سپاہی جب اس شخص کی طرف جا رہا تھا تو مجمع پر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا کہ خدا خیر کرے مناظرین کے مابین میدان میں تمام پولیس جمع تھی اور اس آدمی کی تلاشی لی گئی تو اس کی اوڑھنی سے ایک تیز دھار نئی تیز شدہ درانتی نکلی سکھ تھانیدار نے میدان مناظرہ میں اس مذکور شخص کو اُلٹا ننگے لٹانے کا حکم صادر فرما دیا ننگا لٹا کر شارع عام میدان مناظرہ میں جب سپاہی کا ایک بالشت کا سخت جوتہ وہابی کے ننگے چوتڑوں پر دھڑا دھڑ بازی کرنے لگا تو شخص مذکور چلا اُٹھا کہ میں ایک وہابی فرد ہوں اور مجھے تمام اکابرین وہابیہ نے محمد عمر کے قتل کے لئے آمادہ کیا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ جو خرچ آئے گا ہم کریں گے تو میں نے ان کے کہنے پر یہ جرأت کی ہے ان کی نشاندہی بھی کر دی فقیر نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ میں اس معاملے کو درگزر کرتا ہوں اور معاف کرتا ہوں آپ مناظرہ شروع ہونے دیں مقامی حضرات سے سردار گھبیر سنگھ ذیلدار اور سردار جہر سنگھ سفید پوش علاقہ بھکی ونڈ اور سردار عطار سنگھ اور بخشیش سنگھ صاحبان نے شاباش اور آفرین کی داد دی اور وہابیوں کو مخاطب ہو کر سردار گھبیر سنگھ صاحب نے کہا نفرین تمہاری ایسی داڑھیوں پر داڑھی مومنوں والی اور کام کافروں والے آج سے ہمیں ثابت ہو گیا کہ وہابی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا دشمن ہے اور جب جھوٹا ہوتا ہے تو مسلمانوں کے قتل پر اُتر آتا ہے افسوس صد افسوس شکست کھا کر اگر تم مناظرہ نہ کر سکتے

تھے تو مناظرہ بند کر دیتے یہ بری حرکت ہمارے سامنے آج اگر مولوی محمد عمر تمہیں معاف نہ کرتا تو ہم سب مل کر پولیس کی امداد سے تمہیں اماں یاد کرا دیتے اور تم دار پر بہار لیتے فقیر نے کہا اچھا سردار صاحبان میں معاف کر رہا ہوں آپ درگزر کریں اور مناظرہ شروع ہونے دیں منتظم مناظرہ سکھ تھانیدار صاحب نے مناظرہ شروع کرنے کا حکم دیا تیسرے مناظرہ میں بھی وہابیوں کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ کئی وہابی شکست پر شکست کو دیکھ کر حنفی جماعت میں شامل ہوئے اور اس جماعت سے اُٹھ کر اپنی توبہ کا اعلان ہماری سٹیج پر آکر کر دیا وہابیوں کا سینہ جل رہا تھا چوتھے موضوع پر بھی وہابیوں کا مناظر بدلا اور بری طرح شکست کھائی پانچویں موضوع پر مناظرہ شروع ہوا تو وہابیوں نے ایک سکھ کو شراب پلا کر آگے کرسی پر بٹھا دیا۔ فقیر کے مقابل حافظ عبدالقادر مناظر کے لیے پھر کھڑا ہوا پانچواں موضع ابھی چل رہا تھا کہ سکھ مذکور نے بیہوشی میں حافظ عبدالقادر کی تقریر کے وقت نعرہ لگا دیا کہ او وہابیو تم سچے ہو سکھ تھانیدار نے سپاہی کو حکم دیا کہ اس کو سر کے بالوں سے کھینچ کر لاؤ سپاہی نے اس چلانے والے سکھ کو جوڑے سے بُری طرح کھینچ کر میدان میں گھسیٹا تھانیدار صاحب نے معززین سکھ حضرات کے کہنے پر اسے بھی پہلے ملزم کی طرح مجمع میں ننگا اُلٹا لٹا کر جوتوں سے مرمت شروع کر دی جب تڑا تڑ پولیس کے چند جوتے رسید ہوئے تو مار کھانے والا چلایا کہ مجھے چھوڑ دو میں سچی بات بتاتا ہوں پولیس نے کھڑا کیا تو اس نے اپنے تہبند کے پلے سے پانچ روپے کا ایک نوٹ کھول کر پولیس کو دیا کہ وہابیوں نے مجھے پانچ کا نوٹ دیا تھا اور شراب پلائی تھی کہ تم مجمع میں اعلان کر دینا کہ وہابیو! تم سچے ہو مجھے کیا خبر کہ کب اعلان کرنا ہے میں نے بیہوشی میں درمیان میں شور ڈال دیا وہابیوں کی قرآن و احادیث صحیحہ کے مسکت جوابات سن کر اور وہابیوں کی ایسی ایسی ناشائستہ حرکتوں کو دیکھ کر بہت وہابیہ تائب

ہوئے اور تمام سکھوں اور مسلمانوں کی زبان پر تھا کہ وہابی فرقہ تو بہت ہی جھوٹے ہیں قرآن کے بھی منکر ہیں کسی آیت کو مانتے ہی نہیں حدیث پہ ایمان رکھتے ہی نہیں جس مذہب کا اپنی کتابوں پہ خدا اور رسول پر ایمان نہیں وہ اسلام کے دشمن ہیں وہابیوں کی شکلیں تو اچھی نظر آتی تھیں لیکن مناظرے سے معلوم ہوتا کہ یہ تو محض نمائشی بت ہیں اندر ایمان کا ذرہ بھی نہیں۔

یہ ہے مناظرہ سُگّہ کا مختصر واقعہ کیوں جی حافظ عبدالقادر صاحب سُگّے کی مار کو بھول گئے کہ روپڑی اور ثنائی وہابیوں کی دونوں جماعتوں نے مل کر مناظرے کئے اور شکست عظیم کھائی لیکن شرم والا نہیں ہوتا جس کو خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شرم نہیں اس کو مسلمانوں سے کیا شرم۔

وہابیو! اب بتاؤ صداقت پر کون ہے؟

نوٹ:۔ اصل تحریر مناظرہ مع دستخط فریقین با شرائط فقیر کے پاس موجود ہے جس کا دل چاہے نقل کر سکتا ہے۔

نوٹ:۔ ان موضوعات پہ زیادہ دلائل مقیاس حنفیت سے ملاحظہ فرمائیے۔ جس کی قیمت بلا جلد پندرہ ۱۵ روپے اور مجلد چرمی بیس ۲۰ روپے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ مابین مذہب اہل حدیث ومذہب احناف حضرات موضع کنڑی ضلع تھرپارکر سندھ ۵/۱۱/۷۴ء کو ہوا اہلحدیثوں کی طرف سے مناظر مولوی عبدالعزیز ملتانی اور منتظم فرقہ وہابیہ محمد یوسف صاحب سیکرٹری انجمن اہلحدیث کنڑی اور احناف کی طرف سے فقیر محمد عمر مناظر اور صدر تھا۔

موضوع مناظرہ کنڑی

۱۔ مروجہ مذہب اہلحدیث حق پر ہے؟ مدعی اہلحدیث۔

فقیر نے وہابیوں کے پول نکالے تو سوائے چند وہابیوں کے سب علی الاعلان توبہ کر گئے وہابی مناظر ہمارے حنفیوں کی ہر بات کو میدان مناظرہ میں تسلیم کرتا تھا اور فقیر ان سے تحریر بھی کرا لیتا حتیٰ کہ گیارھویں کا مقرر دن میں غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روح کو ثواب پہنچانا جائز ہے لکھ دیا روضہ اطہر پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے گھر سے سفر کرنا جائز ہے لکھ دیا یہ وہابیوں کی کھلی شکست تھی۔

توبہ کا سبب یہ ہوا کہ فقیر نے کفریات وہابیہ قرآن وحدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی کتابوں سے واضح کئے تو درمیان میں مسئلہ تقلید کا چھڑ گیا کہ وہابی غیر مقلد ہیں اور محدثین سب مقلد تھے اس پر وہابی مناظر بہت چڑا فقیر نے عرض کیا کہ میں حوالہ پیش کرتا ہوں مولوی عبدالعزیز ملتانی مناظر نے کہا کہ پہلے فیصل مقرر کرلو پھر بات کریں گے فقیر نے کہا کہ جو تم مقرر کروگے درمیان میں انگریزی خان داڑھی مونچھیں صفاچٹ کھڑا تھا مولوی عبدالعزیز صاحب نے کہا کہ اسی کو منصف مقرر کرلو فقیر نے کہا بہت اچھا مولوی عبدالعزیز نے کہا کہ حوالہ

دکھاؤ فقیر نے قسطلانی شرح بخاری پیش کر دی کہ دیکھو ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری نے لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری امام شافعی کا مقلد تھا حوالہ پیش کیا تو میں نے کہا کہ مولوی صاحب تم پڑھ کر ترجمہ کرو مولوی صاحب کو کتاب بھیج دی گئی تو مولوی صاحب لگے اِدھر اُدھر کی باتیں منصف نے کہا کہ مولوی صاحب جانتے ہو میں کون ہوں میں عربی کا مولوی فاضل ہوں میرے سامنے ہیرا پھیری نہ کرو مولوی عبدالعزیز صاحب وہابی بڑے شرمندے ہوئے اور لگے اِدھر اُدھر جھانکنے اخیر مولوی عبدالعزیز صاحب نے لکھ دیا کہ میں غلطی پر ہوں تو پھر مولوی صاحب کا یہ کہنا تھا کہ بس دھڑا دھڑ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نمونہ دراصل ظاہر ہو گیا سوائے چند وہابیوں کے کوئی غیر مقلد نہ رہا سب توبہ کر گئے اور کنری سندھ کا میدان مناظرہ نعرہ رسالت کی گونج فضائے لامکانی تک پہنچ گئی۔ یہ مناظرہ کنری سندھ وہابیوں سے جس میں ہزاروں کی تعداد میں وہابی تائب ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں تو آج پتہ چلا ہے۔ کہ وہابی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت بڑے دشمن ہیں اور فریقین کے دستخط ہمارے پاس موجود ہیں جس کا دل چاہے ملاحظہ فرما لے۔

مناظرہ بخیر و خوبی ختم ہوا اور سنیوں نے اور تائبین وہابیوں نے فقیر کو اتنے نذرانے دیے کہ میز فل ہو گیا۔

مناظرہ ہوشیار پور

مناظرہ مابین احناف و اہلحدیث حضرات مقام ہوشیار پور چوک کمیٹی گنج مورخہ ۲۸ ۱/۵۴ و ۲۹ ۱/۵۴ دو موضوعوں پر ہوا احناف کی طرف سے مناظر و صدر فقیر محمد عمر اور وہابیوں کی طرف سے مناظر مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور صدر مولوی عبدالمجید سوہدروی مقرر ہوئے۔

موضوعات مناظرہ ہوشیار پور

۱۔ موضوع اول بشریت و نور پر مدعی بشریت اہلحدیث اور مدعی نور احناف۔

۲۔ دوسرا موضوع محمد عمر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی نیت کرکے جانا ثابت کرے گا مدعی احناف ہوں گے۔

قبل از مناظرہ وہابیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول اور اس کی لڑکی احناف کو بُرے سے بُرے الفاظ استعمال کرتے لیکن اہلیان ہوشیار پور خاموش تھے دونوں مناظروں میں وہابیوں کو ایسی تاریخی شکست ہوئی کہ سوائے مولوی غلام رسول کے وہابیوں کی سٹیج کے گرد ایک وہابی نظر نہیں آتا تھا سب وہابیوں نے توبہ کا اعلان کیا اور احناف کی مجلس میں آکر احناف کی مجلس کو بارونق بنایا اور مناظرے کے اختتام پر وہابیوں کے ایک بڑے رئیس نے پھولوں کے بہت بڑے بڑے ہار منگائے اور وہابیوں کی سٹیج سے اُٹھ کر فقیر محمد عمر مناظر احناف کے گلے میں ڈالے اس وقت مولوی احمد دین مناظر وہابین اور مولوی عبدالمجید سوہدروی کی رنگت قابل رحم تھی اچانک عورتوں کی طرف سے شور اُٹھا کیونکہ ہوشیار پور میں مستورات کی اکثریت

خواندہ تھی انہوں نے مناظرے کے اختتام پر مولوی غلام رسول صاحب کی لڑکی کو کہا کہ تو ہمیں بُرا کہتی تھی آج ہمارا مولوی دولہا بنا بیٹھا ہے اس سے جا کر نکاح کر لو تو اس بات سے وہابیوں کو رنج اٹھا اور گڑبڑ ہوئی لیکن بخیر و خوبی پورا شہر ہوشیار پور اور اس کا گرد و نواح وہابیت سے بالکل صاف ہو گیا سوائے مولوی غلام رسول اور اس کی بیٹی کے تمام ہوشیار پور کی مساجد میں سُنی امام رکھے گئے اور وہابیوں کو نکال دیا گیا سوائے ایک مسجد مولوی غلام رسول والی اور ایک مسجد چوک کمیٹی گنج کے جو مولوی احمد علی صاحب لاہوری نے بنوائی تھی وہ دیوبندیوں کے قبضے میں تھی ان مساجد میں دو دو تین تین وہابی دیوبندی رہ گئے باقی پورا شہر سُنیوں کا بن گیا جس کے آج بھی ہوشیار پوری مہاجر شاہد ہیں یہ ہے مناظرہ ہوشیار پور جس کا اثر تم نے سن لیا کہ شہر کا شہر وہابیت سے پاک ہو گیا اور سُنیت کا بول بالا اور نعرہ رسالت بلند ہوا اور میلاد شریف کی محفلیں قائم ہوئیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ مابین ۲۸ و ۲۹ مئی ۱۹۴۵ء بمقام فہیمی والا و وارث والا ضلع فیروزپور مذکورہ ذیل مسائل پر مقرر ہوا۔

۱۔ موضوع اوّل امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنا فرض ہے یا نہیں

۲۔ تراویح کتنی رکعتیں سنت نبوی ہیں۔

۳۔ تقلید شخصی واجب ہے یا فرض جائز ہے یا ناجائز

۴۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے علم غیب کلی عطا فرمایا ہے یا نہیں

مناظرہ و شرائط مناظرہ طے ہو گئے وہابیوں کی طرف سے نظام الدین اہلحدیث اور احناف کی طرف سے عنایت اللہ منتظمین مناظرہ مقرر ہوئے لیکن وہابی علمائے منتظمین کو جواب دیا کہ ہم

محمد عمر کے مقابلے کے لیے نہیں جا سکتے اگر کوئی اور لاؤ تو حاضر ہیں آخر وہابیوں نے اپنی شکست تسلیم کرلی کہ ہمارا کوئی مناظر محمد عمر کی طرف منہ نہیں کرتا اس لئے ہم مجبور ہیں۔
یہ وہابیوں کی نرالی شکست تھی۔

وہابیوں سے پہلا مناظرہ امرتسر آبادی مسلم گنج اور شکست فاش

مناظرہ مابین احناف واہلحدیث مقام امرتسر آبادی مسلم گنج بتاریخ ۹-۱۰-۱۱ جون ۱۹۴۵ء بروز ہفتہ اتوار سوموار کو ہوا۔

موضوعات مناظرہ امرتسر

عقیدہ احناف

موضوع اول: حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ماکان وما یکون کے تمام علوم ابتدا سے انتہا تک عطا فرمائے۔

عقیدہ اہل حدیث

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کلی طور پر علم غیب نہیں تھا

عقیدہ احناف

(۲) موضوع ثانی: حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں

عقیدہ اہل حدیث

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں۔

عقیدہ احناف

۳۔ موضوع ثالث: حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے محض روضۂ اطہر کی نیت کرکے

سفر کرنا جائز ہے

عقیدہ اہل حدیث

"حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے محض روضۂ اطہر کی نیت کر کے سفر کرنا جائز نہیں
منتظم مناظرہ داروغہ سردار محمد مسلم گنج امرتسر اہل سنت وجماعت واہلحدیث وہابیوں
کی طرف سے صدر مولوی اسمٰعیل روپڑی اور مناظر مولوی عبد القادر روپڑی اور احناف
کی طرف سے صدر ومناظر فقیر محمد عمر مقرر ہوئے دستخط جانبین اصل موجود ہیں۔
جس کا دل چاہے دیکھ سکتا ہے۔

پہلے دن مناظرہ علم غیب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مسلم گنج میں ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر آدمی وہابیہ تائب ہوئے اور حافظ عبد القادر صاحب پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں نکالنے کی وجہ سے مسلمان متنفر ہوئے خصوصاً بانی مناظرہ وہابیت سے تائب ہو کر جماعت اہل سنت وجماعت میں شامل ہو گیا اور اس نے جواب دیا کہ اب مجھے مناظرہ کی ضرورت نہیں اور فقیر نے مولوی اسمٰعیل روپڑی کو لکھا کہ مناظرہ کہاں ہو فقیر چونکہ مسافر ہے اگر تم انتظام کر دو تو فقیر پھر حاضر ہے۔

مولوی اسمٰعیل صاحب روپڑی نے لکھا کہ میری مسجد مبارک میں ٹھیک ۲ بجے آجاؤ چنانچہ فقیر ٹھیک دو بجے پہنچ گیا اور تین بجے مناظرہ شروع ہو گیا چنانچہ بعض وہابین جن کو روپڑی مولوی وعظ سے روکتے تھے انہوں نے بھی مناظرہ سنا اور کئی احباب توبہ کر گئے حافظ عبد القادر صاحب نے کتاب کا حوالہ مانگا فقیر نے ایک کالج کے سٹوڈنٹ کے ہاتھ کتاب بھیج دی مولوی عبد القادر صاحب نے ورق پھاڑ دیا سٹوڈنٹ نے ایک لیٹر رسید کیا اور کہا کہ میں آج تک وہابی تھا لیکن آج سے میں حنفی ہو گیا ہوں وہ کسی بڑے وہابی کا لڑکا تھا کسی وہابی

نے چوں نہ کی اور مناظرہ باامن ختم ہؤا اور مسجد مبارک سے نکلے تو ایک جلوس ملتا ملتا تین چار لاکھ مسلمانوں کی تعداد کا ہال بازار سے اخیر تک مل تھا اور نعت خوان آگے آگے منتخبہ اشعار پنجابی کے پڑھتے تھے مصرعہ آج ہار دہابیاں آئی ۔ درج امرتسر سے بھائی اور سکھ اس نظارے کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے تھے جب جلوس بخیر و خوبی ختم ہؤا تو جماعت وہابین کے چند آدمی مل کر کوتوال کے پاس گئے کہ آج ہماری بڑی بے عزتی ہوئی مناظرہ میں بھی اور باقی جلوس سے نہ ملٹھ گئی اس نے کہا اب جلوس کہاں جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ وہ ختم ہو چکا ہے کوتوال نے جواب دیا کہ اب کیا ہو سکتا ہے ۔ وہابی شرمساری کا منہ لے کر فَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ کے مصداق بن کر واپس آئے ۔

یہ امرتسر کے دوسرے مناظرے کا مختصر واقعہ ہے جس کو حافظ صاحب بھول گئے حافظ صاحب تو ایسی سخت طبیعت رکھتے ہیں کہ رات کی پٹائی ہوئی تو دن کو بھول جاتے ہیں یہ واقعات تو پھر بھی پاکستان بننے سے پہلے ہیں یہ کیسے یاد رکھ سکتے ہیں میرا خیال ہے کہ جن وہابیوں کے سامنے حافظ صاحب مناظروں میں ذلیل ہوئے ان کو قبر میں بھی اگر فقیر کا نام یاد آ گیا تو ڈر کے مارے گھبرا اٹھیں گے اور اگر خواب میں نقشہ سامنے آ جائے تو مہینوں نیند سے محروم رہیں کہیں جا کر دریافت کر و امرتسر یا لنگے کے سکھوں سے وہ تمہیں حافظ عبد القادر صاحب کے مناظروں کا حال خوب سنائیں گے عورت کی جو حالت خاوند سے ہوتی ہے اگر یاد رکھے تو کبھی قریب نہ جائے لیکن اس کو لطف مجبور کرتا ہے حافظ صاحب اور ان کی اُمت کو مناظرے کی شکست کبھی بھول تو نہیں سکتی لیکن چندے کا لطف انہیں مجبور کرتا ہے حافظ صاحب اگر مناظرے کی مجبوری ہے تو جیسا کہ پہلے تم امرتسر میں انتظام مناظرہ اپنے ذمے لے کر لطف مناظرہ سے بہرہ در ہوتے رہے ہو اب بھی حوصلہ کرو اور سینہ تان کر گورنمنٹ پاکستان سے منظوری لے تو فقیر وہیں پہنچ جائے گا

مناظرہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ مابین احناف و اہلحدیث گوجرانوالہ مقام محلہ بجتے والا بیرون دروازہ

بروز سوموار مورخہ ۲۱/۵/۶ تا اختتام موضوعات ہوگا۔

۱۔ موضوع مناظرہ علم غیب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم۔

۲۔ " حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے مختار کل مخلوق بنایا ہے۔

شرائط مناظرہ طے ہو گئے موضوع علم غیب پر ۲۱/۵/۶ کو مناظرہ ہوا احناف کی طرف سے فقیر محمد عمر اچھروی مناظر اور مولوی عبدالغفور صاحب ہزاروی صدر مناظرہ اہلحدیث کی طرف سے مناظر مولوی نور حسین صاحب گھرجاکی اور صدر مناظرہ عبدالمجید سوہدروی مقرر ہوئے شہر گوجرانوالہ میں وہابیوں پر دلائل کا ایسا اثر ہوا کہ کئی وہابی تائب ہو گئے اگر دوسرا مناظرہ ہو جاتا تو پورا شہر گوجرانوالہ ہی سنیوں کا ہو جاتا اس مناظرے کے اثر سے گوجرانوالہ میں اس وقت کئی بڑی مساجد احناف کے قبضہ میں ہیں دوسرے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختار کل ہونے پر مناظرہ ہونا تھا لیکن مولوی اسمٰعیل صاحب صدر جماعت وہابیین مع جماعت پولیس کے پاس پہنچے کہ جیسا ہو سکے مناظرہ بند کرو ورنہ گوجرانوالہ میں ایک وہابی نہیں رہ جائے گا چنانچہ تھانیدار صاحب نے منت سماجت کو تسلیم کیا اور فقیر کو بلا کر مولوی اسمٰعیل صاحب کے روبرو کہا کہ یہ وہابی مناظرہ کرنا نہیں چاہتے اس لئے تم مناظرہ نہیں کر سکتے حکم بند ہے یہ وہابیوں کی شکست وہابیوں کے دارالخلافہ گوجرانوالہ میں تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ مابین احناف واہلحدیث حضرات موضع چک اوڈھیاں ۲۷۶ ضلع لائلپور تحصیل جڑانوالہ بتاریخ ۳/۴۴/۶ بروز اتوار ہوا۔

مسلمانان احناف کی طرف سے مناظر فقیر محمد عمر اچھروی تھا اور وہابی غیر مقلدوں کی طرف سے مناظر مولوی محمد عبد اللہ ثانی امرتسری سجادہ نشین مولوی ثناء اللہ تھے اور فقیر اس سال جمعہ جامع مسجد شیخوپورہ پڑھاتا تھا۔

موضوعات مناظرہ چک اوڈھیاں ضلع لائلپور

موضوع اول: علم غیب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

موضوع دوم: مذہب اہلحدیث کا اسلام

(نوٹ) فریقین کے اصل دستخط مع شرائط نامہ موجود ہیں جس وقت کسی کا دل چاہے تسلی کر سکتا ہے۔ فقیر محمد عمر نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کو قرآن واحادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اجماع امت سے ثابت کر دیا کہ نبی اللہ کو اپنی امت کا علم ہمیشہ غیبی ہوتا ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ کائنات کے نبی ہیں آپ کو ہر ذرے ذرے کا علم غیب رب کریم کی طرف سے عطا ہوا اور نیز فقیر نے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام اور وہابی مذہب دونوں متضاد ہیں اور قرآن واحادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وکتب نجدیہ سے ثابت کر دیا کہ نجدی وہابی نے جو دشمنی اسلام و بانی اسلام سے کی ہیں اور کر رہے ہیں اور دنیا میں کئی روپوں میں منقسم ہو کر کئی پہلوؤں سے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دے کر اسلام سے خارج کر رہے ہیں اور اب بھی ان کی کاروائیاں مکہ

معظمہ و مدینہ طیبہ کے قدیمی درود یوار شہادت دے رہے ہیں مولوی محمد عبداللہ صاحب چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مذاق کے بنتے انہوں نے فرمایا کہ تمہارا حنفی مذہب میں بتاتا ہوں کہ کیا ہے جتنا بازار حسن جلوہ گر ہے وہ سب حنفی مذہب کی پود ہے۔

"محمد عمر" یہ ہمارے سلسلے سے متعلقہ نہیں ہیں بلکہ یہ سب وہابی بیج بویا ہوا ہے یا تمہارے ہمسایوں کا کوڑا کرکٹ ہے تمہارے مذہب میں متعہ جائز ہے ہمارے مذہب میں متعہ جائز ہی نہیں۔

نزل الابرار ۴/۳ } فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى يَدُلُّ صَرَاحَةً عَلَىٰ إِبَاحَتِهٖ فَالْإِبَاحَةُ قَطْعِيَّةٌ لِكَوْنِهٖ قَدْ وَقَعَ الْإِجْمَاعُ عَلَيْهِ۔

یہ میرے ہاتھ میں تمہارے وہابی نواب وحید الزمان کی تحریر ہے کہ متعہ قرآن و اجماع سے ثابت ہے جس کا تم انکار نہیں کر سکتے معلوم ہوا کہ بازار حسن کی آبادی جناب کی تعمیر ہے اور اگر اس سے زیادہ ثبوت چاہتے ہو تو یہ میرے ہاتھ میں الفقیہ امرتسر کے ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۸ء کے صفحہ ۴ پر تمہارے متعلق لکھا ہے۔ وہابیہ امرتسر کا ایک کبوتر باز پیش امام ایک ایک کرکے دونو کبوتر اڑ گئے) اور اسی رسالہ کے صـ ۲ پر لکھا ہے۔

" مولوی عبداللہ ثانی اور باہمی چپقلش وہابیہ کی کہانی : آخیر تم نے مقدمہ کیا الفقیہ والے کے دلائل و شہادات قوی تھے تمہارے وہابیوں نے ہی تمہارے خلاف سچے بیانات دیے مقدمہ الفقیہ کے حق میں ہوا لیکن اس کو تاکید کی گئی کہ اپنا فیصلہ اپنے رسالہ میں شائع نہ کرنا مولوی صاحب تم نے تو خود ہی مسجدوں کے حجروں میں بازار حسن بنا رکھا ہے کہ وہ تم اور طعن ہم پر یہ بھی جناب کی نازک اشاری ہے کہ ہمارے کہنے سے بازار وہابیہ میں امرتسری حسن کا چرچا ہو

جاے منتظمین مناظرہ اور اکثر وہابیہ اپنے مناظر کے متعلق سن کر بدظن ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ وہابیوں پر جو طعن ہوتا تھا وہ صحیح ہے ہم ایسے مذہب سے توبہ کرتے ہیں قرآن وحدیث سے بھی ہمیں ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ اسلام سے بعد المشرقین والمغربین کی مسافت رکھتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کو کہتے ہیں فتح عظیم کہ جس مذہب کے مناظر کے کامیابی قدم چومے صداقت اسی کا نام ہے فقیر نے ہزار ہا کی تعداد میں وہابیوں کو توبہ کرائی ہے جو مشاہدے سے ثابت ہو سکتا ہے اور فقیر گاؤں کے گاؤں سے تسلی کرا سکتا ہے۔ یہ ہے مختصر روداد مناظرہ اوڈھیاں۔

مناظرہ مکیریاں ضلع ہوشیارپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ مابین احناف واہلحدیث مکیریاں ضلع ہوشیارپور میں ۱/۴۴ ۲۱ کو مقرر ہوا احناف کی طرف سے فقیر محمد عمر مناظر مقرر ہوا اور وہابیوں کی طرف سے مولوی عبداللہ ثانی سجادہ نشین مولوی ثناء اللہ امرتسری مقرر ہوتے موضوع مناظرہ کفریات وہابیہ تھا تمام دن مناظرہ ہوتا رہا۔ سامعین کا ہزاروں کا مجمع تھا حنفی وہابی کے علاوہ شیعہ مرزائی ہندو آریہ سکھ عیسائی وغیرہ بھی لاتعداد تھے اور وہابیوں کے مناظر مولوی عبداللہ ثانی کی بھوتی کو دیکھ کر مسکراتے تھے مولوی عبداللہ وہابی ایسا ذلیل ہوا کہ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ کا پورا مصداق تھے مناظرہ کے اختتام کے بعد وہابیوں نے چند آدمیوں کے فرضی نام پیش کر دیے کہ مناظرہ میں ثالثوں نے ہمارے حق میں فیصلہ کیا مناظرے کا کوئی فیصل جانبین نے مقرر نہ کیا تھا اور عوام کا تاثر بھی ہمارے حق میں تھا۔ ہماری جماعت احناف نے انہی آدمیوں کو چٹھیاں لکھیں جن کے متعلق

وہابیوں نے لکھا تھا تو انہوں نے حسب ذیل بیانات دیے جو انجمن تعلیم الاسلام احناف نکیریاں نے شائع کر دیے۔ نقل مطابق اصل ہے اصل فقیر کے پاس موجود ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی پُرانی غلط بیانی اور جھوٹ کا نمونہ

حضرات! یہ تحریر پڑھ کر ہماری حیرانی کی حد نہ رہی۔ کہ پبلک کو کس قدر دھوکہ دیا جا رہا ہے ہم نے اسی وقت ان ہر سہ مخصوصین کی خدمت میں جنہیں شاہد مخصوصی قرار دیا گیا ہے حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے عریضہ جات مع اشتہار ہل من مبارز۔ ارسال کئے۔ ممدوحین کی طرف سے جو جوابات موصول ہوئے ہیں وہ ہدیہ قارئین کرام کیے جاتے ہیں تاکہ حقیقت آشکارا ہو کر غیر مقلدین کی بددیانتی میدان میں آجائے۔

محترم و مکرم جناب نائب تحصیلدار صاحب تحریر فرماتے ہیں مکرم بندہ حکیم صاحب تسلیم۔ میں نے اشتہار جماعت اہل حدیث خانپور کی طرف سے بعنوان ہل من مبارز پڑھا ہے میں نے کوئی رائے مناظرہ کے متعلق ظاہر نہیں کی اور نہ ہی میں نے سارا مناظرہ سنا ہے۔ میرے متعلق جو اشتہار میں لکھا گیا ہے درست نہیں ہے جتنی دیر مجھے ان مسائل کے متعلق مکمل واقفیت نہ ہو میں اپنے آپ کو رائے زنی کے قابل نہیں سمجھتا۔ دستخط نائب تحصیلدار صاحب بحروف اُردو۔

مکرم جناب اوورسیر صاحب شاہ نہر تحریر فرماتے ہیں۔ مکرمی جناب حکیم صاحب تسلیم۔ جناب کا رقعہ ملا۔ مورخہ ۱۲/۴ /۳۱ کو جو مناظرہ اہل سنت و جماعت و اہل حدیث کے درمیان خانپور ہوا تھا اس کو میں نے صرف تھوڑا سا آخری وقت لعد سنا تھا۔ چونکہ میں نے مکمل طور پر مناظرہ سن نہیں پایا تھا اور نہ ہی مسئلہ اسلامی جات سے میں ایسا واقف ہوں کہ اس کی بابت کوئی فیصلہ دے سکوں۔ اس لئے میں نے اس روز کوئی فیصلہ کسی قسم کا نہیں دیا لہٰذا میری بابت جو کچھ اشتہار زیر موضوع

لکھا گیا ہے وہ بلا میرے کسی قسم کے علم کے لکھا گیا ہے۔ اور درست نہیں لکھا گیا ہے۔ وا جائز عرض ہے۔ مورخہ ۲۳ ۱/۲ دستخط اور سیئر صاحب بحروف اُردو۔

محترم جناب متعالی پولیس افسر تھانیدار صاحب۔ الجواب۔ مجھے بطور پولیس افسر ہونے کے کوئی حق مذہبی معاملات میں نکتہ چینی کرنے کا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں میں اس جلسہ میں خود بھی شریک نہیں ہوا۔ اور نہ آئندہ میں ایسے معاملات میں رائے زنی کر سکتا ہوں دستخط تھانیدار صاحب بحروف انگریزی۔

ان مخصوص سنیوں کے علاوہ باقی جن حاضرین شیعہ مرزائی۔ ہندو۔ آریہ وغیرہ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ ان کی جماعتوں کے ذمے دار و عہدیداران کے خیالات و جوابات بھی ملاحظہ فرمائیے

مکرم جناب چودھری محمد حسین صاحب سفید پوش و پریذیڈنٹ انجمن امامیہ نوجوانان کیریاں تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم جناب حکیم صاحب السلام علیکم۔ آپ کی تحریر مورخہ ۲ ۱/۲ وصول ہوئی واقعی میں مناظرہ میں شروع سے لے کر آخیر تک موجود تھا۔ پوری توجہ سے مناظرہ سنا۔ مندرجہ ذیل تاثرات ارسال کرتا ہوں۔

(۱) تقلید ائمہ اربعہ:۔ اہل سنت والجماعت واضح طور پر ثابت کر چکے ہیں (۲) اہل حدیث کا اسلام۔ اہل حدیث علما بجائے اثبات کے کہ اپنا اسلام ثابت کرتے موضوع کو چھوڑ کر فقہ کے غلط حوالہ جات دیتے رہے۔ تاکہ اصل موضوع کی خامی کو پورا کر سکے جس کا نتیجہ صاف ہے۔ دستخط سفید پوش بحروف اُردو۔

مکرم جناب چودھری دوست محمد صاحب سیکرٹری انجمن امامیہ محی الدین پور دیل تحریر کرتے ہیں۔ مکرم جناب حکیم صاحب السلام علیکم آپ کی تحریر موصول ہوئی۔ میں واقعی مناظرہ میں شروع سے لے کر آخیر تک موجود رہا میں اپنی پوری ذمہ داری اور دیانتداری سے اپنے تاثرات مندرجہ ذیل

الفاظ میں تحریر کرتا ہوں۔ کہ موضوع اول تقلید آئمہ اربعہ ضروری ہے یہ جماعت اہل سنت والجماعت احسن طریقہ سے ثابت کر چکے ہیں، جماعت اہل حدیث کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ مل سکا ہم سمجھتے ہیں کہ جماعت اہل السنت والجماعت کے خیال کے مطابق تقلید آئمہ ضروری ہے۔ دوسرا موضوع کہ اہل حدیث اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں۔ اس کے متعلق میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اہل حدیث کا عالم اپنا دعویٰ بالکل ثابت نہیں کر سکا۔ بلکہ وہ آخر تک اپنے موضوع پر قائم نہیں۔ اپنی خفت کو مٹانے کے لئے فقہ کے غلط حوالجات کی آڑ میں چھپنا چاہا۔ جو بالکل اس کے اپنے موضوع کے خلاف تھا۔ دستخط سیکرٹری صاحب بحروف اُردو

مکرمی جناب مولوی روشن الدین احمد صاحب (مولوی فاضل) امیر جماعت احمدیہ دار التبلیغ بکیریاں ابتدائی تمہید کے بعد تحریر فرماتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرقہ اہل حدیث کے بعض عقائد جماعت احمدیہ کے بعض عقائد سے ملتے جلتے ہیں اور دیگر فرقہائے اسلامیہ سے فرقہ اہل حدیث زیادہ قریب احمدیت کے ہے اور میں اب بھی فرقہ حنفیہ کے مقابلہ میں فرقہ اہل حدیث کو برتر سمجھتا ہوں لیکن جو کہ کچھ مورخہ ۱۲/۱۴ ۱۳ کو بکیریاں مناظرہ میں زیر بحث مضامین کے متعلق دلائل اور براہین فریقین کی طرف سے دیئے گئے۔ اس بارہ میں فرقہ حنفیہ کے دلائل قوی تر تھے فقط۔ والسلام۔ دستخط مولوی صاحب بحروف اُردو۔

مکرمی جناب لالہ جگن ناتھ جی اُپل پردھان آریہ سماج بکیریاں تحریر فرماتے ہیں کہ جناب حکیم صاحب نمستے۔ مناظرہ اہل السنت والجماعت بکیریاں اور اہل حدیث خانپور ۱۲/۱۴ ۱۳ کو ہوا تھا اس کے متعلق میرے خیالات حسب ذیل ہیں میرے خیال میں پہلا موضوع اہل السنت والجماعت کے مطابق ثابت ہو چکا تھا۔ اہل حدیث تسلی بخش جواب نہیں دے سکے۔ دوسرا موضوع تُو تُو میں میں میں ختم ہو گیا اور کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ میں عربی دان اور اسلامی مسئلہ جات سے واقف نہیں ہوں اس لئے اتنا ہی کافی لکھنا

سمجھتا ہوں مورخہ ۲۲/۵ دستخط پر دھان صاحب آریہ سماج بحروف اُردو

مکرمی جناب مہنت برج بھوشن داس جی گدی نشین سرپرست سناتن دھرم سبھا کیریاں دپر چار منتری آل انڈیا برہمن سملین و پرچار منتری ہندی ہتیہ سمیلن پنجاب تحریر فرماتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب آداب عرض۔ آپ کی چٹھی موصول ہوئی! اور میں نے اشتہار بھی ملاحظہ کیا۔ واقعی میں مناظرہ میں شروع سے آخیر تک رہا! اور ایک ایک لفظ مناظرہ کا سنا۔ گو میں عربی دان نہیں ہوں تاہم بھی ان کا ترجمہ سُن کر اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ پہلا مباحثہ جو تقلید آئمہ اربعہ جس کے مدعی اہلسنت والجماعت کیریاں والے تھے! انہوں نے ۱۴ آئتیں اس مضمون پر پیش کیں۔ ایک بھی آیت کا اہل حدیث جواب نہ دے سکے جتنے حوالے ان کے برخلاف دیے۔ وہ بھی تقلید کرنے والوں کی کتب سے دیے۔ جن کا مباحثہ کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اس پر کوئی آیت قرآنی پیش نہ کی۔ جس کا مقصد تقلید کرنا ثابت نہ ہوسکے۔ اس لیے پہلا مباحثہ میری سمجھ کے مطابق اہل سنت والجماعت کے حق میں رہا۔ دوسرا مباحثہ سن کر مجھے اکبر کے دو شعر یاد آگئے ؎

میں کب کہتا ہوں اے زاہد کہ میں نے راز دیں سمجھا　　فقط اتنا ہی سمجھا ہوں کہ تو بھی کچھ نہیں سمجھا

جب اپنا موضوع چھوڑ کر دونوں اصحاب اثبات اور گالی گلوچ پر اُتر آئے تو سننے والوں پر بہت بڑا اثر پڑا! میرے خیال میں دونوں مقررین کو سنا دینا چاہیئے تھا ؎

شیخ و دوزخ سے ڈرنے کی ضرورت کیا ہے　　ہم تو صورت ہی تیری دیکھ کے ڈر جاتے ہیں

میں تو سمجھ رہا تھا کہ اتنے بڑے علم دان اور مذہب کے لیڈر کہلانے والے کیا کر رہے تھے مباحثہ اسی تو تو میں میں ختم ہو گیا۔ اس کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ دستخط مہنت صاحب بحروف ہندی۔

حضرات! یہ ہیں وہ شہادتیں جن پر غیر مقلدین کو ناز تھا۔ اُن کی حقیقت آپ کے سامنے آ گئی ان میں ایک شہادت بھی ایسی نہیں جس میں ان کی کامیابی کا امکان ہو۔ دیکھا آپ نے ؎

ہمارے زورِ بازو نے حریف زور آور کو شکنجے میں کسا ہے خوب جس سے ہل نہیں سکتا۔ محمد وحید تو یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے متعلق جو کچھ اشتہار میں لکھا ہے وہ غلط ہے۔ جناب نفا نیدار صاحب تو فرماتے ہیں کہ ہم مناظرہ میں موجود ہی نہیں تھے لیکن ان کی جرائت غلط بیانی دیکھئے۔ کہ ان کی شہادت اپنے حق میں گزار رہے ہیں۔ اے جو بوالعجی ست۔ اے موجودہ دور کے غیر مقلدین یاد رکھو۔ ان فلا بازیوں سے کام نہیں چلے گا۔ جب تک آپ اپنے دلوں کو نورِ ایمان اور حُبِّ نبوی سے سرشار نہیں کرو گے جھوٹا پراپیگنڈا کام نہیں آئے گا۔ اب لوگوں پر تمہاری حقیقت کھل گئی ہے۔ کہ تمہارے سینوں میں حُبِّ رسولؐ کا ولولہ اور جذبہ کس قدر ہے۔ یاد ہے کہ ہم نے منجملہ اعتراضوں میں سے ایک اعتراض کیا تھا کہ آپ کے نزدیک روضۂ مقدسہ نبوی پر زیارت کی نیت سے جانا شرک ہے اس کا کوئی جواب دیا؟ جواب دیتے بھی کیوں۔ ورنہ ساری قلعی کھل جاتی اور تمہارے اسلام کا آئینہ لوگوں کے سامنے چمک جاتا۔ اگر کچھ پاس شرم ہے تو آئندہ کبھی مناظرہ کا نام نہ لو۔ یاد رکھو تم ہمیں ابو جہلیت ابولہبیت وغیرہ بدترین الفاظ سے مخاطب کر کے اپنی شرافت و تہذیب کا مظاہرہ کر دیا۔ اس کا جواب تو معقول دیا جا سکتا تھا سے اتنی بدگوئیاں نہیں اچھی ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں مگر ہماری شرافت کا تقاضا نہیں سے ایک دن آئے گا ناظم خود کریں گے اعتراف۔ سب مسلمانوں کو نفرت اس گستاخیت سے ہے مردِ مومن کے لیے سمجھو اسے پیغام موت۔ جس مسلمان کا رستہ اس وہابیت سے ہے۔ بحث سے ہرگز نہ ہو گا عقدہ مذہب کا حل یہ اثر اللہ والوں کی دعائیت سے ہے

آخری گزارش: قارئین کرام جس پرچم مبارزت کی دھجیاں ہم دو دفعہ فضائے مکیریاں میں بکھیر چکے ہوں۔ ان بکھری ہوئی دھجیوں کو پھر سی کر اڑانا اور شیخی بگھارنا لغویت و رحماقت نہیں تو اور کیا ہے

۳۰ سال سے تھے شیخ جی شیخی بگھارتے دھم سے زمین پر آ گرے اک چٹخی کے بعد

المشتہرین: اراکین انجمن تعلیم الاسلام مکیریاں۔

اس مکروہ تحریر سے آپ کو ثابت ہو گیا ہو گا کہ فرقہ وہابیہ کا جھوٹا اشتہار چھاپنا یہ ان کا قدیم پیشہ ہے باقی رہا مصنفین کا کہنا کہ دوسرے مناظرہ میں دو فقرے مناظرین طعن و تشنیع پر اتر آئے وہ یہ ہے کہ مولوی عبد اللہ ثانی صاحب امرتسری جب دلائل سے مبہوت ہوئے اور مجمع پر کفریات وہابیہ کا از روئے قرآن و حدیث اثر پورا ہو گیا تو مولوی صاحب کی آخری تقریر تھی دلائل حنفیہ سے لاجواب ہو کر کہنے لگے کہ پہلے میں اگر کافر تھا تو اب کلمہ پڑھتا ہوں یہ زبانی مسلمانوں کی نشانی ہے اور مسلمانوں کی دوسری نشانی آدمیوں سے علیحدہ چلو تمہیں دکھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں در حقیقت مولوی عبد اللہ صاحب کا یہ آخری ٹرن میں کہنا اس بنا پر تھا کہ لوگ آخری بات زیادہ یاد رکھتے ہیں یعنی جب وہابیوں کو لوگ از روئے قرآن حدیث اسلام سے خارج کہیں گے تو سائل ہمارے وہابی میرے والا جواب پیش کریں گے تو سائل بجائے معترف ہونے کے خود شرمسار ہو گا لیکن فقیر نے اپنی ٹرن میں جواب دیا کہ مولوی صاحب تمہاری یہ علامت مقرر کرنا جامع نہیں کیونکہ مذکریں وہابی تو بقول تمہارے اپنے اسلام کی نشانی دکھا سکیں گے لیکن مؤنثین وہابیہ کے پاس کونسی علامت ظاہر ہو گی جس سے مسلمہ ثابت ہوں گی۔ فبهت الذی کفر ہر قوم اس جواب سے متاثر ہوئی اور وہابیوں کے مذہب کو لغو کہا گیا اور بعض نے طعن سمجھا لیکن عوام پر اسلام کا جو اثر تھا وہ قابل دید تھا۔

وما علینا الا البلاغ

پہلا مناظرہ سمندری ضلع لائلپور

۲۷/۱/۴۴ کو بوقت دوپہر پھر دن چک ۴۲۱ گ ب پالہ تحصیل سمندری ضلع لائلپور مابین فقیر محمد عمر حنفی و مولوی احمد دین وہابی مقرر ہوا شرائط مناظرہ لکھے گئے۔

موضوع مناظرہ

جمعہ فی القری موضوع مناظرہ مقرر ہوا۔

دوپہر سے پہلے موضوع مناظرہ و شرائط طے ہوئے بعد از ظہر وقت مناظرہ تھا مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی وہابیوں کے گھر سے ہی نہ نکلے آخر فقیر نے وہابیوں کے گھر جا کر مذکورہ دہ میں مولوی احمد دین صاحب کو پکڑ کر مناظرہ کیا اور شکست فاش دی مولوی احمد دین کے اس مناظرہ کے دستخط فقیر کے پاس موجود ہیں جس کا دل چاہے دیکھ سکتا ہے۔

دوسرا مناظرہ سمندری ضلع لائلپور

مناظرہ مابین احناف و اہلحدیث حضرات موضع چک ۴۴۰ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور مورخہ ۲۹/۸/۴۴ بوقت بارہ بجے مقرر ہوا مولوی ولی محمد قائم دین عمر دین چک ۴۳۷ اہلحدیثوں کی طرف سے اور منظور حسن غلام نبی چک ۱۷۷ احناف کی طرف سے منتظمین مقرر ہوئے اور غلام لیسین نمبردار دیہ نے شرائط مناظرہ و موضوع مناظرہ لکھے۔

موضوع مناظرہ

(۱) پہلا موضوع چوہڑے اور کافر عیسائی کے گھر کی پکی ہوئی چیز اور ان کے ساتھ مل کر

کھانا حلال ہے (اس کے مدعی اہلحدیث ہوں گے)

۲ - دوسرا موضوع ۔ تقلید پر ہوگا۔ احناف تقلید کا ثبوت دیں گے اور اہلحدیث اس کی نفی کریں گے ۔

۳ - تیسرا موضوع : اہلحدیث پانی کی تطہیر ثابت کریں گے کہ اس میں سور کتا بلا وغیرہ نجاست غلیظہ سے پاک رہتا ہے ۔ بشرطیکہ رنگ بو مزہ نہ بدلے اس کے مدعی اہلحدیث ہونگے۔

۴ - چوتھا موضوع ۔ احناف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غیب کلی عطائی ثابت کرینگے اور اہلحدیث کلی عطائی کی تردید کریں گے ۔ فقیر محمد عمر اور حافظ عبد القادر اور ربانی علماء اہلحدیث وقت مقررہ پر اکٹھے ہوئے وہابی علماء میدان میں نہ آئے فقیر نے تقریر کر کے وقت ختم کر دیا کوئی وہابی سامنے نہ آیا یہ بھی وہابیوں کی شکست فاش ہے ۔

وہابیوں کی مناظرہ امرتسر میں دوسری ذلت

مناظرہ مابین فقیر محمد عمر و مولوی محمد حسین صاحب روپڑی مقام عیدگاہ بیرون لاہوری دروازہ امرتسر بتاریخ عید الاضحیٰ کی پہلی اتوار سوموار ۱۹۴۲ء مقرر ہوا ۔

محمد عمر لاہوری خود مناظر ہوگا اور حافظ محمد حسین صاحب روپڑی کی طرف سے حافظ عبد القادر صاحب روپڑی مناظر ہوں گے (طرفین کے اصل دستخط شرائط نامہ پر موجود ہیں ہر وقت دکھائے جا سکتے ہیں)

۱ - فقیر محمد عمر نے یہ ثابت کرنا تھا کہ میت پر چڑھاوے سنت ہیں مولانا محمد حسین صاحب اس کو بدعت ثابت کریں گے ۔

۲ - فقیر محمد عمر نے یہ ثابت کرنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے قیامت تک کا علم

غیب کلی حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دیا ہے۔ مولوی محمد حسین ثابت کریں گے کہ آپ کو کلی علم نہ تھا۔

شرائط مناظرہ تحریر ہو گیا لیکن حافظ محمد حسین صاحب نے پولیس کو کچھ رشوت دے کر ضلعی افسروں سے اقرار کرا لیا کہ ہم مناظرہ نہیں ہونے دیں گے اور مجھے خط لکھ دیا کہ مناظرہ کے لئے نہ آو اور شہر امرتسر میں بھی مشہور کر دیا کہ ضلعی افسروں نے مناظرہ کو بند کر دیا ہے فقیر کا امرتسر میں حاجی محمد دین صاحب ڈار کے ہاں قیام ہوتا تھا پہنچنے پر محمد دین صاحب ڈار نے کہا کہ ہم نے تو سنا ہے حکومت نے مناظرہ کی بندش کر دی ہے اگر محمد عمر اسٹیشن پر پہنچا تو گرفتار ہو جائے گا فقیر نے کہا کہ مجھے تو کسی نے نہیں پوچھا محمد دین صاحب نے کہا کہ میرا مشورہ ہے کہ آپ مسجد مناظرہ میں نہ جائیں ایسا نہ ہو کہ گرفتاری ہو جائے فقیر مع اپنے چند رفقار کے وہابیوں کی مسجد عید گاہ میں آٹھ بجے صبح پہنچ گیا اور منبر کے پاس جا کر سٹیج پر کتب احادیث و تفاسیر وکتب مناظرہ چن کر مناظرہ کے لئے تیاری کر دی احناف کا مجمع ارد گرد جمع ہونا شروع ہو گیا احناف کا مجمع وہابیوں کی عید گاہ میں ہزاروں کی تعداد کو پہنچ گیا اور وہابی اپنی عید گاہ کے گرد مولوی محمد حسین و مولوی عبد القادر روپڑیاں کی طرف منہ کر کے رو رہے تھے اور وہابی اکابرین و علماء وہابین چاروں طرف ٹیلی فون کھٹکھٹا رہے تھے کبھی تھانے میں گھنٹی کا آواز آ رہا ہے کبھی ڈی سی کے دفتر میں کبھی کوتوال کے پاس کبھی کمشنر کے پاس کہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم محمد عمر کو امرتسر میں آنے ہی نہیں دیں گے اگر اس نے زور سے آنے کی کوشش کی تو گرفتار کر لیا جائے گا۔ لیکن محمد عمر لاہور سے آ بھی گیا سٹیشن سے اتر کر محمد دین ڈار کے گھر پہنچا تم نے کوئی کارروائی نہیں کی وہاں سے ہماری عید گاہ مقام مناظرہ میں پہنچ چکا ہے تم ٹس سے مس نہیں ہوئے عید گاہ ہماری لیکن سنی وہاں ہزاروں کی تعداد میں

جمع ہیں محمد عمر ہماری عیدگاہ میں للکار رہے ہے وہابی چاروں طرف یتیموں کی طرح گھوم رہے تھے ان کو کوئی تسلی دینے والا نہیں کوئی پرسان حال نہیں شرم کے مارے آنکھیں اوپر نہیں کرسکتے رنگ فق ہیں قدم اٹھتے نہیں خدارا کوئی امداد کو پہنچو ادھر سے ٹیلیفون پر یا پولیس المدد پکارا جا رہا ہے۔ دوسری طرف یا ڈی سی صاحب المدد یا کوتوال صاحب المدد لیکن رسول اللہ اور اولیاء اللہ کی مدد کو شرک کہیں مصیبت کے وقت ان کو گورنمنٹ عیسائیہ کیسے لبیک کرسکتی تھی امرتسر کے تمام بازاروں میں حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ کا نمونہ بن رہے ہیں منہ جوڑ جوڑ کر ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں کہ رد پڑیوں نے ہم سے مناظرے کا چندہ بھی کافی لے لیا اور مناظرے سے فرار ہو کر بہانہ بنا دیا کہ گورنمنٹ برطانیہ نے مناظرہ کی بندش کا حکم جاری کر دیا ہے محمد عمر کے لئے بندش کا حکم جاری نہیں ہوا وہ کتابیں لے کر لاہور سے آگیا ہے اور ہماری مسجد میں آکر ہمیں للکار رہا ہے لیکن ہمارے مولویوں کے لئے کوئی خاص بندش ہے؟ انہوں نے تو ہمیں آج ذلیل کر دیا یہ پرانے فراری ہیں محمد عمر ان کو گھروں میں آ کر ان کی مسجدوں میں پہنچ کر ذلیل کرتا ہے اگر ایسا ہی کچا اور جھوٹا مذہب ہے تو مذہب ہی چھوڑ دیں معلوم ہوتا ہے چندہ نہیں چھوڑنے دیتا۔ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک فقیر دیں تقریر کرتا رہا اور حافظ محمد حسین صاحب جس نے اپنی مسجد میں انتظام مناظرے کا ذمہ لیا تھا شرائط مناظرہ لکھے وہ نظر آئے ہی نہیں دن کے دس بجے کا آخری ٹائم مقرر تھا جب بارہ بج گئے تو پولیس والے آئے کہ مولانا آپ کا وعدہ دس بجے تک تھا بارہ بج چکے ہیں جب تمہارے مقابلے میں رد پڑیوں سے کوئی آیا ہی نہیں ہمیں صبح سے ان لوگوں نے تنگ کر رکھا ہے کہ محمد عمر کو جلدی نکالو جلدی نکالو محمد عمر ہماری عیدگاہ میں آپہنچا لیکن ہم درگزر کرتے رہے آخر جب انہوں نے زیادہ ہی مجبور کر دیا اب ہم آگئے ہیں آپ یہاں تشریف لے جاؤ فقیر نے کہا کہ اگر کوئی وہابی اب للکارنے لگا تو تھانیدار صاحب نے کہا کہ آج اور کل جو آئے گا وہ گرفتار

کر لیا جائے گا فکر نہ کیجئے گا پولیس نے عیدگاہ کو گھیرے میں لے کر انتظام سنبھال لیا اور فقیر پھر رزین کے مکان پر واپس آگیا دو دن وہیں رہ کر امرتسر سے واپس لاہور اچھرے پہنچ گیا یہ ہے امرت سر شہر کا پہلا مناظرہ جس میں وہابی بری طرح ذلیل ہوئے اور اپنی جماعت سے بھی بدنام ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ گھنگ ضلع لاہور

تحصیل لاہور موضع گھنگ میں میاں رحمت علی صاحب خلیفہ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو ذکر فکر کا سبق دینا شروع کر دیا وہاں اور گرد و نواح کے مسلمان چوری میں مشہور تھے بدمعاشی میں افیسروں کو ہیچ سمجھتے تھے میاں رحمت علی صاحب کی برکت کی وجہ سے وہی لوگ نمازی روزے دار ذکر اللہ کرنے والے بن گئے روزانہ دو وقت صبح و شام آپ کی مسجد میں پچاس پچاس ہزار بار لوگ درود شریف پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹتے وہابیوں کو بڑی تکلیف ہوئی کہ یہ کیا بدعت شروع ہو گئی ہے یہ ملا لوگ جو تمام عمر میں ایک بدمعاش کو صحیح نہیں کر سکتے اگر کوئی اللہ کا بندہ ان کو نیکی کی طرف لائے اور حسنات کا عامل تہجد پڑھنے والے بنا دے تو اس کا نام یہ لوگ بدعتی رکھتے ہیں نوافل پڑھنے والے مسلمانوں کو نوافل چھڑا دیں سنتوں کا تارک بنا دیں تین وتروں کی بجائے ایک وتر پڑھائیں بیس تراویح کی بجائے آٹھ شروع کرا دیں ذکر خداوندی سے خالی کر دیں خداوند کریم سے دعا مانگنا بند کر دیں تو اس کا نام موحد رکھتے ہیں مسلمانوں کے اس نیک رویے کو دیکھ کر وہابیوں نے شور ڈال

دیا کر گٹھلیوں پر درود شریف پڑھنا بدعت ہے میاں رحمت علی صاحب نے فقیر محمد عمر کو بلایا وہابیوں نے مولوی احمد دین گکھڑوی کو بلایا گکھڑوی صاحب نے کائنات کے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیبی پر اعتراضات شروع کر دیے کہ سب سے پہلے حضور کے علم غیب پر مناظرہ ہوگا ہم نے تسلیم کیا کہ ہمیں منظور ہے دوسرا موضوع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر ہوا تیسرا موضوع قبروں پر جا کر نذر و نیاز اولیاء اللہ کی طرف سے کھانا کھلانا جائز ہے یا حرام قطعی ہے چوتھا مسئلہ حلقہ باندھ کر گٹھلیوں پر شمار پڑھنا جائز ہے یا بدعت تاریخ مناظرہ $\frac{1}{9}$ ۱۳ منعقد ہوا اور وہابی جماعت نے کہا کہ ہم ایک منصف بھی مقرر کریں گے احناف نے کہا کہ جس کو تمہارا دل چاہے مقرر کر لو تو وہابی جماعت چونکہ جیا بگا کے تھے اس لیے انہوں نے کہا کہ ہمارے گاؤں میں ایک پٹواری سکھ ہے ہم اس کو رکھیں گے احناف نے انکار کیا تو فقیر نے عرض کیا کہ جس کو ان کی مرضی ہو مقرر کر لیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جسکو بھی منصف مقرر کریں گے تو وہ بھی انشاء اللہ العزیز فقیر کو منظور ہوگا چنانچہ بالاتفاق رائے سردار رام سنگھ اور دو اور سکھ جیا بگا کے مقرر کیے گئے۔

چنانچہ چاروں موضوعات پر فقیر محمد عمر حنفی اور مولوی احمد دین وہابی کے درمیان $\frac{12}{28}$ ۱۳ و $\frac{1}{14}$ ۱ دو دن پر امن مناظرہ ہوا وہابیوں کے سکھ منصفوں نے تحریری فیصلہ لکھ دیا اور اپنے دستخط بھی ثبت کر دیے جن کی اصل ہمارے پاس موجود ہے اب مطابق اصل نقل عرض کرتا ہوں۔

فیصلہ مناظرہ مابین احناف و اہلحدیث صاحبان مورخہ $\frac{12}{28}$ ۱۳ و $\frac{1}{14}$ ۱ موضع گھنگ تحصیل لاہور

پہلا مسئلہ مابین مولوی محمد عمر صاحب حنفی اور مولوی احمد دین صاحب اہلحدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر ہوا۔ کہ آیا آپ کو پہلا اور پچھلا علم غیب ہے یا کہ نہیں جس سے مجھے ثابت ہوا۔ کہ مولوی محمد عمر صاحب کے دلائل سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا علم غیب پہلا اور پچھلا صحیح

ہے ۔ اگر نہ مانا جائے تو نبی صاحب کی ہتک ہے ۔

۲ ۔ اس کے بعد دوسرا مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر تھا ۔ کہ آپ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں طرفین کے دلائل سے ثابت ہوا ۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا روح ہر جگہ موجود ہے اور وہ اپنے دوستوں کو مل سکتے ہیں ۔ جس کو خدا ملا دے ۔ یا خود ملنے کی کوشش کرے ۔

۳ ۔ مسئلہ ۳ قبروں پر نذر و نیاز اور کھانا کھلانا لغیر اللہ جائز ہے یا حرام قطعی ہے ۔ تو مولوی محمد عمر صاحب کے دلائل سے ثابت ہوا ہے کہ کھانا جس کو خدا نے ہمارے لیے اپنے گھروں میں حلال کیا ہے وہ قبروں پر جانے سے حرام نہیں ہوتا جس کو مولوی احمد دین صاحب اہلحدیث نے حرمت قطعی کی دلیل سے نہیں توڑا ۔ لہٰذا جائز ثابت ہوا ۔

۴ ۔ مسئلہ چوتھا ۔ حلقہ باندھ کر گٹھلیوں پر شمارے پڑھنا جائز ہیں یا بدعت ہیں طرفین کے دلائل سننے سے ثابت ہوا کہ حلقہ باندھ کر خدا کا ذکر کرنا یا درود پڑھنا جائز ہے مولوی احمد دین صاحب حدیث اور قرآن کی رو سے بدعت ثابت نہیں کر سکے اور مولوی محمد عمر صاحب نے قرآن و حدیث سے ثابت کر دیا کہ حلقہ باندھ کر گٹھلیوں پر شمارے پڑھنا جائز ہے اور کار ثواب ہے ۔ با امن مناظرہ ختم ہوا ۔ اور طرفین کے رضامندی سے فیصلہ ثالثی کیا گیا جو قطعی ہے جس کا دل چاہے عمل پیرا ہو یا نہ ہو میں نے اپنے دل سے جو کچھ فیصلہ کیا ہے درست کیا ہے ۔

۲۳/۹ العبد القلم ہرنام سنگھ ولد سردار اروڑا سنگھ ذات جٹ سکنہ جیا بگا تحصیل لاہور ۔

یہ مناظرہ مولوی احمد دین گکھڑوی اور فقیر محمد عمر کے درمیان ہوا جس کا فیصلہ تمہارے سامنے تحریر کیا گیا اب تم سوچ لو کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے اور کس کو شکست ہوئی ۔

مناظرہ چک ۴ غلام رسول والا ضلع منٹگمری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضع چک ۷ فوجیاں اسٹیشن رینالہ خورد ضلع منٹگمری میں بتاریخ ۲۵ و ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو احناف دیہہ نے جلسہ مقرر کر کے فقیر محمد عمر کو دعوت دے کر بلوایا۔ چک ۷ فوجیاں کے قریب چک ۴ غلام رسول والا چونکہ تمام غیر مقلدین وہابیوں کی آبادی تھی انہوں نے روپڑی جتھہ کو بلا کر انہی دو دن میں تقریر کرائی باوجودیکہ چک ۴ غلام رسول والا میں روپڑی ٹڈا رہے تھے پھر بھی ضلع منٹگمری کے اکثر وہابی چک ۷ فوجیاں میں فقیر محمد عمر کی تقریر سننے کے لئے روپڑی ملاؤں کو چھوڑ کر آ گئے فقیر کی تقریر کا اثر یہ ہوا کہ جلسہ کے مجمع میں علی الاعلان سینکڑوں کی تعداد میں وہابیوں نے توبہ کی اور جماعت احناف میں داخل ہوئے روپڑی جتھہ کو اتنے وہابیوں کی کثرت سے ایمان لانے پر شکم میں پیچش شروع ہو گئی۔ تنگ آ کر روپڑیوں نے حاجی امام دین وہابیوں کے سرغنہ چک ۴ وغیرہ کو دھوکہ دے کر بھیج دیا۔ کہ کسی کی نہ کسی داؤ پیچ سے محمد عمر کو چک ۴ غلام رسول والا میں بلاؤ میں مناظرہ کر کے اس کو ذلیل کردوں گا۔ جو اہلحدیث تائب ہو کر حنفی بن گئے ہیں۔ پھر وہ وہابی بن جائیں گے۔ حاجی امام دین وغیرہ چک ۷ فوجیاں میں فقیر کے پاس پہنچے اور منت سماجت شروع کر دی کہ تم وعظ سے تو فارغ ہو چکے ہم پر تمہارے وعظ کا بہت اثر پڑا ہے (حالانکہ وہ یہاں موجود بھی نہ تھا) ہمارا خیال ہے کہ اگر مناظرہ میں حق و باطل کا فرق ہو گیا تو ہم سب اہلحدیث توبہ کر کے حنفی بن جائینگے اور مناظرہ کی ذمہ داری ہماری ہو گی فقیر نے جواب دیا کہ میں تمہارا واقف نہیں ہوں میں اکابرین چک ھذا سے دریافت کرتا ہوں دریافت کرنے سے فوجیاں

نے کہا کہ یہ سخت وہابی ہیں اور غیر ذمہ دار ہیں۔ ان کے ساتھ جانے کی ہم اجازت نہیں دیتے وہابیوں نے بہت قسمیں کھا کر تسلی جا دی تو فقیر کو وہ چک ۴ غلام رسول والے لے آئے فقیر کے ساتھ ایک مولوی شیر نواب قصوری جس کے پاس لائسنس والا ریوالور تھا اور ایک حنفی زمیندار بھی ہمارے ہمراہ تھا۔ حاجی امام دین نے ہمیں ایک خستہ حال ڈیرے میں لا کر ڈال دیا اور تین چارپائیوں کا انتظام بھی کر دیا حاجی امام دین نے اپنی مسجد میں جا کر وہابیوں کے مجمع میں رد بڑی ملاؤں کو فقیر کے لانے کی مبارک باد دی رد بڑی جنہوں کو فقیر کا نام سنتے ہی درد قولنج شروع ہو گیا کسی نے یہ بھی کہہ دیا کہ محمد عمر تو مع تین ٹرنک کتب کے آیا ہے رد بڑی ملاں قِیۡلَ مَنۡ رَاقٍ کے متلاشی ہوئے اور ڈانٹ کر بولکھلا اٹھے کہ ہم نے تو تمہیں مناظرے کا چیلنج دے کر بھگانے کا مشورہ دیا تھا کہ وہ محمد عمر جلسے سے فارغ ہو گیا ہے۔ اس کو مناظرے کا چیلنج دے دو وہ وہابیوں کے گاؤں میں نہیں آئے گا اور ہم فراری اشتہار چھپوا دیں گے۔ ظالم تم نے ظلم عظیم کیا ہے کہ اس چک میں کوئی حنفی نہیں اب مناظرہ سن کر کئی وہابی حنفی ہو جائیں گے تم نے بڑا ظلم کیا ہے۔ یہاں برسوں سے کوئی حنفی نہ تھا مناظرہ سن کر کئی وہابی سنی ہو جائیں گے تو ہماری چال کو نہیں سمجھا حاجی امام دین نے کہا اچھا میں نے ڈبل غلطی کی تمہاری منطق کو میں سمجھا نہیں اچھا اس غلطی کو درست کرنے کے لیے سجدہ سہو نکال لوں گا کہ ان کو کھانا بستر وغیرہ نہ دوں گا۔ وہ خود بخود بھاگ جائیں گے فقیر نے رات کے دس گیارہ بجے تک انتظار کیا لیکن کوئی وہابی ہمارے پاس نہ پہنچا ہم نے ڈیرے کے بیرونی دروازے پر حنفی ساتھی کو کہا کہ دروازے پر ریوالور لے کر کھڑے ہو جاؤ دشمنوں کا گاؤں ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی حملہ کر دے تم آج رات پہرہ دینا قریب ایک گاؤں چک ڈبڈھ شریف تھا۔ جہاں پیر

سردار علی شاہ صاحب تشریف رکھتے تھے ان کو کسی مسلمان نے کہہ دیا کہ چک غلام رسول والا
میں ایک سنی مولوی لاہور سے آیا ہے کوئی وہابی اس کے قریب نہیں آتا پیر صاحب
گھوڑے پر سوار ہو کر رات کے بارہ بجے آن پہنچے ہمارے پہرے دار نے کہا کہ پیر صاحب
آپ بلا اجازت اندر داخل نہیں ہو سکتے انہوں نے کہا اچھا اجازت لو اجازت پر وہ
تشریف لائے بات چیت دریافت کرنے پر انہیں معلوم ہوا کہ ان تینوں نے ابھی کھانا
بھی نہیں کھایا پانی تک نہیں پیا انہوں نے اپنے گاؤں کی طرف اسی وقت آدمی دوڑایا
کہ جلد از جلد دو مرغ بھون کر کھانا لاؤ اور پانی کے دو گھڑے بھی وہیں سے بھر لاؤ
تقریباً تین بجے پچھلی رات کھانا پہنچا ہم نے کھا کر الحمد للہ پڑھا اور صبح ہوتے ہی باہر میدان
میں وہی تینوں چار پائیاں بچھا کر اوپر کتابیں چن دیں اور للکارا کہ اگر کسی وہابیوں میں
صداقت ہے تو آؤ ہم مناظرے کے لئے تیار ہیں بادل ناخواستہ حافظ صاحب چاروں
طرف کے آدمی گھیر کر لائے حافظ عبد القادر صاحب نے کہا کہ مناظرہ محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر ہوگا فقیر نے منظور کیا فقیر نے کہا کہ شرائط طے کر لو حافظ
صاحب نے کہا میں شرائط نہیں جانتا بس تم حاضر و ناظر ہونا ثابت کرو میں اس کے خلاف
بولوں گا فقیر نے کہا کہ فقیر تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت کرے گا اور
تمہارا عقیدہ کیا ہے تم بھی بتاؤ کہ اپنا عقیدہ کیا بتاؤ گے حافظ صاحب نے کہا بس حضور حاضر و ناظر
نہیں یہ ثابت کروں گا فقیر نے عرض کیا کہ حافظ صاحب تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضور کہہ رہے
ہو حاضر و ناظر ہونے کا تو تم بھی عقیدہ رکھتے ہو محض تعصب کی بنا پر انکار کر رہے ہو حافظ عبد القادر
فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ کا پورا نمونہ بن کر حیران ہو گئے اور کوئی بات نہ بن آئی فقیر
نے پھر کہا کہ حافظ صاحب اپنا عقیدہ تو بتاؤ دیکھئے فقیر کا عقیدہ کیسا صاف ہے کہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں اب تم بتاؤ کہ ہمیں حاضر و ناظر کے عقیدے سے ہٹاؤ گے تو اس عقیدے کے مقابلے میں کس عقیدے پر لگاؤ گے حافظ صاحب مبہوت کھڑے رہے مسلمانوں نے حافظ صاحب کو تالیوں سے داد دی حافظ صاحب وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ زمین جنبد بجنبد نہ جنبد گل محمد سنون منجمد تھے مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہا مولوی صاحب مناظرہ کرنا ہے تو کرو ورنہ ہم اپنے اپنے گھروں کو جائیں۔

مولوی اسمٰعیل صاحب کو فقیر نے جواب دیا کہ میں کب کہتا ہوں کہ مناظرہ نہ ہو لیکن اپنا عقیدہ تو بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے مقابلے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے۔ مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہا کہ حضور حاضر و ناظر نہیں بس یہی ہمارا عقیدہ ہے فقیر نے کہا مولوی صاحب یہ میرے عقیدہ کا انکار ہے تمہارا اس میں اثباتی عقیدہ کیا ہے فقیر نے چیلنج کیا کہ دنیا کے وہابی اگر آج حضور کے حاضر و ناظر ہونے کے مقابلے میں اپنا عقیدہ بتا دیں تو پانچ روپے نقد انعام دے دوں گا۔ حافظ عبد القادر نے کہا کہ مولوی صاحب چھوڑو مناظرہ شروع کرو فقیر نے کہا اچھا مناظرہ شروع کرتا ہوں لیکن آج مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ تمہارا حضور کے متعلق بہت برا عقیدہ ہے جو تم مسلمانوں کے روبرو بیان نہیں کر سکتے مناظرہ شروع ہوا۔

"محمد عمر" بعد از حمد و صلوٰۃ، سنیئے صداقت مذہب اسے کہتے ہیں ہمارا کیسا صاف عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہ ہر مکان حاضر و ناظر ہیں اور خداوند کریم وہ ذات ہے جو نہ زمان کا محتاج ہے نہ مکان کا وہ بغیر زمان و مکان کے موجود تھا ہے ہو گا رہے گا۔ از ازل تا ابد جس کی نہ ابتدا نہ انتہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

جن کی پہلے ولادت شریف ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو عالمین کے لئے حاضر و ناظر پیدا فرمایا
اس جھگڑے کی ابتدا شروع سے ہوئی جب رب کریم نے ابلیس کو دھتکار کر نکال دیا تو اس
رنج میں اس نے کہا قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ یا اللہ تیری عزت
کی قسم میں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کو گمراہ کروں گا جب اولیاء اللہ اور انبیاء علیہم السلام
کی طرف نگاہ اُٹھائی تو فوراً پلٹا کہ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ تیرے ان
بندوں کے سوا جو مخلص ہوں گے۔

تو اللہ تعالےٰ نے ابلیس کے اس چیلنج کا جواب یا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بھیجا ہے اس آیۃ کریمہ
سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مجسمہ رحمت خداوندی ہیں اور رحمت بھی ایک دو
کے لئے محض زمین والوں کے لئے نہیں بلکہ اولین و آخرین عالم دنیا عالم برزخ عالم عقبیٰ عالم
علوی و سفلی تمام عالمین کے لئے رحمت تب ہی ہو سکتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم عالمین میں حاضر و ناظر ہوں ورنہ آپ کے رحمت للعالمین ہونے کا انکار لازم
آتا ہے ابلیس تمام دنیا میں گمراہ کرتا ہے تو حاضر ہو کر پہلے دیکھتا ہے تو گمراہ کرتا ہے۔
إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ ابلیس اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھتا ہے تمام دنیا پر ابلیس
اور اس کے شیاطین قبیلے کا تمام دنیا میں گمراہی کے لئے حاضر و ناظر ہونے کے قائل تو تم بہت
جلد ہو گئے یعنی ابلیس کے حاضر و ناظر تسلیم کرنے سے تمہیں شرک نے ایمان سے خارج نہ کیا
ابلیس کے حاضر و ناظر تسلیم کرنے سے شرک لازم نہ آیا اس کا گمراہ کرنا مشرک نہیں بناتا لیکن
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو رب کریم نے ابلیس کے جواب میں عالمین کی رحمت مبعوث
فرمایا عالمین کے لئے ہادی کامل بھیجا تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر

رحمت ہو کر عالمین کو بفرمان خداوندی گمراہی سے بچانے والا اور راہ راست پر لانے والا تسلیم کیا جائے تو شرک لازم آتا ہے تمہارے اس عقیدے سے معلوم ہوا کہ خداوندی ایمان کی کان کو تم نے کفر سمجھا ہے اور کفر و شرک کی کان کو تم نے عین ایمان سمجھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ تمہارا اسلامی دعویٰ ہے ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور حدیث والے کا نام لے کر چندہ کھاتے ہو اور اسی ذات مطہرہ کا انکار کر کے ایمان کو شرک بتاتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ تمہارا عناد ہے جو آج مسلمان سن رہے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی دلیل قرآنی عرض کرتا ہوں۔

(۲) ال عمران ۴/۱ } وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ۔

اور تم کس طرح انکار کرتے ہو حالانکہ تم پر اللہ تعالےٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور تم میں اللہ کا رسول ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کے منکرین تھے ڈانٹا کہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار کرتے ہو حالانکہ خداوند کریم کی آیتیں تم پر پڑھی جاتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہے تم کیسے انکار کر سکتے ہو اور فیکم کا خطاب عام تمام اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ لہٰذا مخاطبین بھی قیامت تک آنے والے ہوں گے۔ ھذا اکم اللہ

(۳) فتح ۲۶/۱۰ } اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا

بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو حاضر ہونے والا بھیجا اور بشارت دینے والا ڈرانے والا تاکہ ایمان والو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کی عزت کرو اور توقیر کرو اور صبح شام اس کی تسبیح پڑھو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ہمارے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رسالت کے خطاب سے نواز کر درجات عطا فرمائے کہ۔

۱۔ میں نے آپ کو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہونے والے بنا کر بھیجا ہے۔
۲۔ مومنین کو خوشخبری دینے والا بنایا ہے۔
۳۔ کفار کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والے بنا کر بھیجا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تینوں درجات کا سبب بیان فرمایا سبب یہ ہے کہ تم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ میں نے ان کو تم پر ہر وقت حاضر ہونے والا بنایا ہے کہ تم ان کی عزت و توقیر بھی کرو اور صبح شام ان پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

اس آیت خداوندی سے شاہد نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کا دعویٰ ثابت کیا جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

۴۔ **الاحزاب** ۲۲/۶ { یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔

اے ہر وقت ہر ذرے ذرے کی خبر رکھنے والے ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا

ہے حاضر ہونے والا خوشخبری دینے والا ڈرانے والا اللہ
کی طرف اللہ تعالےٰ کی اجازت سے بلانے والا اور سورج نور دینے والا۔

ا۔ یاَاَیُّھَا النَّبِیّ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غیب کل کائنات کا ثابت ہوا
ب۔ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ رسول اللہ کو بحیثیت رسول ہی پیدا فرماتا ہے۔ تمہارا دعویٰ کہ بعد میں رسالت ملتی ہے غلط ثابت ہوا ظہور رسالت جب اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہو حکم جاری فرما دیتا ہے بانی رسول اللہ پیدائشی رسول اللہ ہوتا ہے
ج۔ شَاھِدًا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی تمام امت یعنی تمام کائنات کے لئے حاضر ہونا ثابت ہوا موجودہ مناظرہ کے مابہ النزاع مسئلہ حاضر و ناظر ہونے کی یہ بین دلیل ہے۔
د۔ شاھدًا کے دلائل رب کریم نے اگلے چار جملوں سے فرمائے شاہد کیسے ہیں؟
ایمان والوں کے لئے بشیر ہیں اپنی امت یعنی کائنات کے تمام مومنین کے لئے خوشخبری دینے والے ہیں اور خوش خبری تب ہی ہو سکتی ہے کہ آپ ہر مومن کے اعمال سے واقف ہوں اس کے لئے دنیا کے اعمال کلیہ قبر و حشر و جنت کے ہر مقام سے باخبر ہوں ورنہ آپ کا مبشر ہونا خطاب غلط ثابت ہوگا۔
ہ۔ نَذِیْرًا ڈرانے والا۔ کفار و منافقین کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ڈرانے والے ہیں کفار و منافقین کے نذیر حضور صلے اللہ علیہ وسلم تب ہی ہو سکتے ہیں کہ کفار و منافقین کے دنیاوی و برزخی و اخروی ذرے ذرے کے حرکات و سکنات سزا سے باخبر ہوں ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کائنات کے بشیر و نذیر ہیں اس لئے آپ شاہد یعنی حاضر و ناظر ہیں اور مبشر او نذیر وہ اپنی امت یعنی کائنات کے مختار کل ہیں جس کو

چاہیں جنت کی بشارت دیں اور جس کو چاہیں دوزخی پیغام دے دیں۔

س۔ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے داعی ہونے کا اذن عام عطا فرمایا ہے۔

ص : سِرَاجًا مُّنِیْرًا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نوری ہونا ثابت ہوا کیونکہ سراج کبھی خاکی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی اور خاکی کو یہ خطاب ہوا۔ اس سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا جسم اطہر نوری ثابت ہوا اس ایک آیت سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غیب کلی ثابت ہوا۔ پیدائشی رسول ہونا ثابت ہوا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوا آپ کا ہادی ہونا ثابت ہوا نوری ہونا ثابت ہوا۔

چار دلائل حاضر و ناظر کے پیش کر دیئے ہیں اب پانچویں دلیل قرآنی پیش کرتا ہوں۔

۵۔ مزمل $\frac{۲۹}{۲}$ } اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔

بے شک ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا تم پر حاضر ہونے والا جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا اس آیۃ کریمہ سے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا شاہد ہونا یعنی حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوا۔

"عبدالقادر" شاہد کے معنی گواہ کے ہیں حاضر کے نہیں تم نے کہا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کائنات کے لئے حاضر و ناظر ہیں اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وَمَا کُنْتَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ پہاڑ طور پر آپ حاضر نہیں تھے اور باقی وقت شاہد بائیں کر کے ٹال دیا۔

"محمد عمر" فقیر نے تمہارے سامنے قرآن مجید سے پانچ آیتیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے حاظر و ناظر ہونے پر پیش کی ہیں۔

باقی رہا تمہارا اعتراض کہ شاہد کے معنی گواہ کے ہیں یہ کسی ان پڑھ کا ترجمہ ہے۔

شَہِدَ یَشْہَدُ از باب سَمِعَ یَسْمَعُ اس کے معنی حاضر ہونے کے ہیں۔

مفردات امام راغب ۲۶۹ } (شَہِدَ) اَلشُّہُوْدُ وَالشَّہَادَۃُ الْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاہَدَۃِ
شَہِدَ ماضی شُہُوْد و شَہَادَۃ حاضر ہونا مشاہدے کے ساتھ

اس قرآنی لغت سے ثابت ہوا کہ مصدر شہود و شہادۃ دونوں کے معنی حاضر ہونے کے ہیں۔

تیسرا جواب تم نے خود تسلیم کر لیا کہ شاہد کے معنی وَمَا کُنْتَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ میں حاضر کے ہیں لہٰذا فقیر کی پیش کردہ آیتوں کا جواب تم نے نہیں دیا اور تمہاری زبانی قرآن کریم سے شاہد بمعنی حاضر ثابت ہو گئے تو مذکورہ بالا آیات سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حاضر وناظر ہونا صحیح ثابت ہو گیا۔

چوتھا جواب قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے شاہد کے معنی حاضر کے پیش کرتا ہوں سُنیئے۔

قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر شاہد کے معنی حاضر

۱۔ البقرہ $\frac{1}{16}$ اَمْ کُنْتُمْ شُہَدَاءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ

جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی کیا تم اس وقت حاضر تھے اس آیت میں بھی شاہد کے معنی رب کریم نے حاضر لئے ہیں۔

(ب) وَھُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُہُوْدٌ اور مومنین کے ساتھ جو

کچھ کرتے تھے حاضر تھے اس آیۃ کریمہ میں مصدر شہود کے معنی قرآنی حاضر کے ثابت ہو گئے۔

ج۔ یونس ۱۱/۱۱} وَلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيۡكُمۡ شُهُوۡدًا اور تمہارا کوئی عمل ایسا نہیں کہ ہم تمہارے سامنے حاضر نہ ہوں۔
اس آیت کریمہ میں شہود بمعنی حاضر قرآن کریم سے ثابت ہوئے۔

(د) وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا اور چاہیئے کہ ان دونوں کے عذاب دینے کے وقت حاضر ہو یَشۡهَدۡ مضارع ہے جس کے معنی حاضر کے ہیں۔

(س) الحج ۱۷/۴} وَاَذِّنۡ فِى النَّاسِ يَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ لِّيَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا لوگوں کو اذان دیجئے آپ کے پاس پیدل آئیں گے اور ہر پیاسی اونٹنی پر گہرے اور چوڑے راستے سے آئینگے تاکہ منافع کے لئے وہ حاضر ہوں۔

(س) بروج} وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ قسم ہے حاضر ہونے والے کی اور قسم ہے حاضر کئے گئے کی اس آیۃ کریمہ میں بھی شاہد کے معنی حاضر کے ہیں۔

(ص) جن ۲۹/۲} عَالِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ اللہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔
اس آیۃ کریمہ میں شہادت مصدر کے معنی حاضر کے ہیں۔

(زیادہ تحقیق کی ضرورت ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حنفیت ملاحظہ ہو)

(ط) الانبیاء ۱۷/۶} وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شَاهِدِيۡنَ اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے

(ع) صفت $\frac{23}{5}$ } اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ کیا ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا اس وقت وہ موجود تھے۔

پانچواں جواب: وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور جسمانی کے قبل کا واقعہ ہے اس لیئے یہاں قرب جسمانی مراد ہے جیساکہ خداوند کریم نے دوسرے مقام پر فرمایا لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ میرے پاس جھگڑا نہ کرو کیا قیامت میں کوئی شخص رب کریم سے دور ہوگا؟ نہیں! تو ثابت ہوا کہ قرب ذاتی مراد ہے اللہ تعالےٰ مومنین سے اقرب ہوگا اور ہے کفار ومنافقین کو بحیثیت ذات دور کریگا ایسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت نوری موجود تھے لیکن بحیثیت ذات جسمانی نہ تھے تو آپ کا بحیثیت نورانی حاضر وناظر ہونا امم سابقہ میں قرآن کریم میں دوسرے مقام پہ ثابت ہے۔

۶۔ الحاقہ $\frac{29}{1}$ } وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝

اور قوم عاد وہ ہلاک کیئے گئے تیز ہوا کے ساتھ مسلط کر دیا اللہ تعالےٰ نے اکھاڑنے والی ہوا کو ان پہ سات راتیں اور آٹھ دن آپ اس قوم کو کھجور کے کھوکھلے ڈھنڈ کی طرح گرے ہوئے دیکھتے تھے کیا آپ ان سے کوئی باقی دیکھتے ہیں۔

اس آیت مذکورہ سے امم ماضیہ میں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رویتہ اور

موجودگی ثابت ہوئی اور آخری جملے سے صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام کائنات کو دیکھنا ثابت ہوا۔

یہ آیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی چھٹی دلیل ہے۔

عبدالقادر ،، تم ایک حدیث صحیح نہیں پڑھ سکتے لو مناظرہ ختم ہوتا ہے ایک حدیث صحیح پڑھو اور چالیس روپے نقد انعام حاصل کرو چالیس روپے ادھر ادھر سے چندہ لے کر میز پر رکھ دئے۔

محمد عمر ،، میز پر نہیں کسی ثالث کو دیدو حافظ صاحب نے ایک فوجی افسر کو چالیس روپے دیے ، فقیر نے کہا کہ اگر تم ایک حدیث شریف صحیح پڑھ دو فقیر نقد یکصد روپیہ انعام دے گا۔ سو روپیہ اسی فوجی کے ہاتھ دے دیے پہلے کون حدیث پڑھے دریافت کیا کہ کہاں سے کس کتاب سے پڑھوں فقیر نے کہا بخاری شریف جلد ۲ ص۱۰۵

عبدالقادر ،، صحیح یا غلط کی پرکھ کون کرے گا فقیر نے کہا تمہارا ہی چچا حافظ عبداللہ صاحب جو تمہاری سٹیج پر ہیں مجھے منظور ہے۔

حافظ عبدالقادر نے بخاری کھول کر حدیث شریف شروع کر دی۔

بخاری شریف $\frac{2}{105}$ } حدثنا قبیصۃ قال حدثنا سفیان عن ابیہ عن ابن نعم او ابی نعم شك قبیصۃ عن ابی سعید قال بعث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذھیبۃ فقسمھا بین اربعۃ وحدثنی اسحق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا سفین عن ابیہ عن ابن ابی نُعیم عن ابی سعید الخدری قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ وَھُوَ بِالْیَمَنِ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِذُھَیْبَۃٍ

فِی تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَیْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِی ثُمَّ اَحَدِ بَنِی مُجَاشِعٍ وَبَیْنَ عیینۃ بن حصنی بن بدر الفزاری وبین علقمۃ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب وبین زید الخیل الطائی ثم احد بنہان فتغضب قریش والانصار فَقَالُوْا یُعْطِیْہِ صَنَادِیْدَ اَھْلَ نَجْدٍ وَیَدْعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُھُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِی الْجَبِیْنِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰہَ فَقَالَ فَمَنْ یُّطِیْعُ اِذَا عَصَیْتُہٗ فَیَاْمَنُنِیْ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَہٗ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَمَنَعَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمٌ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدْعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یمن سے تھوڑا سا سونا بھیجا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اقرع بن حابس حنظلی بنی مجاشع عینیہ بن حصن علقمہ بن علاثہ بنی کلاب سے زید بھیر نبہانی کو تقسیم فرمایا تو قریشی اور انصار ناراض ہوئے اور عرض کیا کہ حضور آپ نجدیوں کے اکابرین کو عطا فرماتے ہیں اور ہمیں چھوڑتے ہیں آپ نے فرمایا میں ان کو تالیف قلوب کے لئے دیتا ہوں تو ایک آدمی آگے بڑھا گہری آنکھوں والا اونچی پیشانی والا

گھنی داڑھی والا اونچے ابرو والا سر منڈا ہوا پھر اس نے کہا اے محمد اللہ سے ڈر تو آپ نے فرمایا جب میں نے خداوند کریم کی نافرمانی کی خداوند کریم کی اطاعت کون کرے گا اللہ تعالےٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں تسلیم کرتے تو ایک آدمی نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اس کے قتل کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل سے روک دیا پھر جب وہ آدمی چلا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک قوم ہو گی۔ قرآن مجید پڑھیں گے ان کے حنجروں سے نیچے نہ اُترے گا۔ اسلام سے یوں نکلیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کو قتل کریں گے بت پرستوں کو چھوڑینگے اگر میں ان کو پاؤں تو ان کو قوم عاد کی طرح ضرور قتل کر دوں۔

حافظ صاحب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے اور ترجمہ کرتے تھے غلطیاں حافظ عبداللہ صاحب نکالتے تھے اور حدیث کا ترجمہ سن کر مسلمان مولوی عبدالقادر روپڑی کی شکل کو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے منطبق دیکھ رہے تھے اخیر ایک صاحب نے فرما ہی دیا کہ مسلمانو اس حدیث میں جو شکل بیان کی جا رہی ہے یہ تو وہابیوں کی سٹیج پر جتنے بیٹھے ہیں سب کا یہی حلیہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُس شخص کی نسل سے یہی ہیں جن کا حلیہ بعینہ وہی ہے عبدالقادر صاحب کا رنگ فق ہو رہا تھا اور مولوی اسمٰعیل صاحب مولوی عبدالقادر صاحب کو تھپکی دے رہے تھے کہ حافظ صاحب پڑھ رہے ہو یا رو رہے ہو فقیر نے کہا کوئی بات نہیں اسم بامسمٰی

ہیں جب رو پڑی ہی ہیں رو ئینگے تو مصداق صحیح ہوگا ورنہ مصداق غلط ہو جائے گا مسلمان روپڑیوں کی سٹیج کی طرف دیکھ کر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سن کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا اقرار کر رہے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہابیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد کیوں ہے اور آپ کے علم غیب کا کیوں انکار کرتے ہیں لیکن آج یقین ہو گیا اور ان کے عناد کی اصل وجہ ان کی زبانی ثابت ہوئی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے ان کے حلیے فرما دیے ہیں جس سے آپ کو پیٹ کا علم غیب بھی صحیح ثابت ہو رہا ہے بلکہ قیامت تک آنے والی نسل کا حلیہ بھی صحیح فرما دیا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں اس سے یقین ہوتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ان کے حلیے پہلے ہی فرما دیے ہیں اور امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو اس حلیے سے فوراً پہچان لیتے ہیں اسی لئے ان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض ہے اور اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کو تالیف قلوب کے لئے مال تقسیم فرماتے رہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کھا کر بھی ان کی مخالفت کرتے ہیں چونکہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کھا کر ایمان کو قبول نہیں کیا اسی لئے ان کا عقیدہ ہے نبی اللہ کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے یہ نہیں کہتے کہ ہمیں آپ مسلمان نہیں بنا سکے ایسے لوگوں کو شامل کرنے کی کیا ضرورت تھی ایسے لوگ عمداً امت میں آپ نے شامل نہیں فرمائے حجت تمام کرنے کے لئے کھلاتے رہے تاکہ میری امت کو یہ ثابت ہو جائے

کہ یہ لوگ میرا کھا کر میری مخالفت کرتے ہیں تو تم سے بھی چندے کھا کر تمہیں فائدہ
نہیں پہنچا سکتے ہر بات میں خسارے کی طرف ہی لے جائیں گے۔
اعاذنا اللہ منھم۔

عبدالقادر: صاحب کو حافظ عبد اللہ صاحب روڑی نے عبارت سے چار دفعہ روکا حافظ عبد اللہ صاحب نے کہا کہ عبارت کی چار غلطیاں ہوئیں ترجمہ کیا پانچ غلطیاں ترجمے میں ہوئیں حافظ عبد اللہ صاحب روڑی نے فوجی صاحب کو کہا کہ محمد عمر کا سو روپیہ اسے واپس کردو حافظ عبد القادر کا حق نہیں اب محمد عمر کی باری ہے حافظ عبد اللہ صاحب نے حافظ عبد القادر صاحب کو مشورہ دیا کہ اسی حدیث کے لیے کہو فقیر نے تسلی سے عبارت حدیث پڑھی اور حافظ عبد القادر صاحب سے دریافت کیا کیوں بھئی عبارت میں کوئی غلطی تو نہیں حافظ صاحب نے فرمایا نہیں کوئی غلطی نہیں ترجمہ بھی سنایا کوئی غلطی نہ ثابت ہوئی فقیر نے کہا کہ چالیس روپے انعام لاؤ حافظ عبد القادر صاحب نے کہا کہ شرط حرام ہے فقیر نے جواب دیا کہ یہ باتیں پہلے کی ہیں عوام میں بڑا شور ہوا اور وہابیوں کے رنگ زرد پڑ گئے اخیر فقیر نے کہا اچھا میں گیارھویں والے کے نام پر تمہیں چالیس روپے چھوڑتا ہوں حافظ صاحب نے بصد شکر فوجی سے اپنے روپے لے لیے حافظ عبد القادر کی یہ تیسری ذلت تھی۔

حافظ عبد القادر صاحب نے کہا اچھا مولوی صاحب شروع کرو۔

محمد عمر: الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد حافظ عبد القادر صاحب نے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صحیح پڑھنے پر علمیت پرکھنے کی شرط لگائی جس میں ان کو شکست فاش ہوئی اور حافظ صاحب کی جہالت ثابت ہوئی سن لو فقیر کی

علمیت کی بڑی دلیل یہ ہے کہ فقیر کے پاس حافظ صاحب کے چچا کی تحریری سند موجود ہے حافظ کو جہالت کی بنا پر ابھی تک چچا جی سے سند نہیں مل سکی فقیر نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر پہلے چھ آیتیں پیش کر چکا ہوں اب ساتویں پیش کرتا ہوں ۔

الحجرات ۲۶ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ تمہیں جاننا چاہیئے کہ تم میں رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) موجود ہیں ۔

"عبد القادر" (بوکھلا اٹھے) تم مطلب غلط بیان کر رہے ہو وَاعْلَمُوْا کے مخاطبین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

"محمد عمر" حافظ صاحب اپنے وقت میں بولنا کس لفظ کا ترجمہ غلط ہے ؟

"عبد القادر" ترجمہ صحیح ہے مطلب غلط ہے ۔

"محمد عمر" ترجمہ ہی مطلب واضح کر رہا ہے اس میں شرح کی ضرورت ہی نہیں تم نے کہا ہے وَاعْلَمُوْا سے مراد اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں رب کریم کے عموم کو تم خاص کرنے والے کون ہو! وَاعْلَمُوْا کا عموم قرآن کریم سے اور عرض کرتا ہوں ۔

وَاعْلَمُوْا کا عموم

۱ - وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

۲ - وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مُّلٰقُوْہُ

۳ - وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۝

۴ - وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ

یہ چند آیتیں پیش کی ہیں جن میں قیامت تک کے مومنین کو وَاعْلَمُوْا کا خطاب عام ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی سات دلیلیں آٹھویں عرض کرتا ہوں۔

(۸) کہف ۱۵/۴ } وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ

جو لوگ صبح شام خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کرتے ہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کو ان کے ساتھ ثابت رکھئے اور اپنی دونوں نگاہیں ان سے نہ ہٹائیے اس آیت کریمہ میں وَاصْبِرْ نَفْسَكَ نے (۱) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر مومن کے لئے حاضر و ناظر ہونا ثابت کر دیا۔

(۹) وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا ثبوت دیا۔ رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمانداروں کے ساتھ رہنے کا ارشاد فرمایا اور ہر ایک طرف نگہ رکھنے کا بھی ارشاد فرمایا اس ایک آیت میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے دو ثبوت ملے۔

(۱۰) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

یا رسول اللہ ان لوگوں کو نہ چھوڑیئے جو صبح شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔

سابقہ آیت میں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دو تاکیدیں فرمائیں۔

(ا) ساتھ رہنے کی تاکید

(ب) دونوں آنکھوں سے تمام مومنین کی طرف خاص توجہ رکھنا۔

اس آیت کریمہ میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑنے کا ارشاد فرمایا۔

عبدالقادر" نبی اللہ تمہارے قریب ہیں؟

"محمد عمر" ہمارے قریب ہیں اپنے قول میں ہم بھی سچے ہیں تم سے آپ نے اعراض فرمایا ہوا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے وَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ جس شخص نے ہمارے ذکر سے منہ پھیرا اور اپنی خواہش کی اتباع کی اس سے حضور آپ اعراض فرمایئے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں لیکن ہماری طرف بفرمان خداوندی متوجہ ہیں کیونکہ ہم تم سے ذکر و عبادت خداوندی میں بالاتر ہیں اور تمہاری طرف آپ کی توجہ نہیں کیونکہ تم اپنی خواہشات کے تابع ہو نہ نفل نہ سنتیں نہ درود شریف ذکر سے غافل ہو رب کریم نے تم سے آپ کو اعراض کا ارشاد فرمایا۔

"عبدالقادر" کتنے قریب ہیں۔

"محمد عمر" اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان والوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

"عبدالقادر" اَوْلٰی بمعنی زیادہ قریب غلط ہیں۔

"محمد عمر" جھوٹ بولتے ہو آگے اسی آیت میں ارشاد خداوندی ہے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ اور رشتہ دار بعض ان کے بعض سے زیادہ قریب ہیں رب کریم کو معلوم تھا کہ عبدالقادر اعتراض کرے گا اسی آیت میں اس نے اولی بمعنی اقرب بیان فرمادیا اگر اولیٰ کے معنی اقرب نہ کرو تو قرآن کے منکر ہو۔

"عبدالقادر" اگر حضور حاضر و ناظر ہیں تو دکھاؤ کہاں ہیں۔

"محمد عمر" اس کا جواب رب کریم نے قرآن مجید میں دیا ہے۔ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی طرف منکرین تاکتے ہے

ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ آپ موجود ہیں لیکن منکرین نہیں دیکھ سکتے یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَاءُ جن کو اللہ تعالےٰ چاہتا ہے زیارت سے مشرف فرماتا ہے۔

جواب (۲) خدا تمہیں نظر نہیں آتا اس کا بھی انکار کر دو۔

تیسرا جواب ۔ ملائکہ نظر نہیں آتے ان کا بھی انکار کر دو۔

ثابت ہوا کہ جو شئے تمہیں نظر نہ آئے یہ شئے کے نہ ہونے پر دلالت نہیں کر سکتی اور سنو تمام دنیا کے اندر ایک منٹ میں دو آدمی فوت ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر قبر میں پیش کئے جاتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے تم اس کا انکار نہیں کر سکتے ۔

۱۱۔ **بخاری شریف** ۱/۱۷۸ } مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ صاحب قبر کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سامنے ہوتے ہیں تو ملائکہ کہتے ہیں کہ بتا تو دنیا میں اس شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہتا تھا کوئی شخص غرب میں شرق میں جنوب میں شمال میں کائنات کے کسی حصہ میں فوت ہو جائے حضور اس کی ہر قبر میں بلا تکلف تشریف فرما ہوتے ہیں۔ گنبد خضرا میں بھی تشریف رکھتے ہیں وہاں سے بھی غائب نہیں کیونکہ ہر وقت صلوٰۃ وسلام آپ کو پہنچتا ہے۔ جنت میں بھی حاضر مقام محمود میں بھی حاضر یہ معجزہ ہے ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا جس کی حیثیت قضائیہ سے بیان کنندہ ناواقف ہے ایمان ضرور ہے۔

عبدالقادر حضور کی تصویر پیش کی جاتی ہے۔

"محمد عمر" مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر پیش کی جاتی ہے تو ایک حدیث شریف دکھا دو سو روپیہ نقد دیتا ہوں حدیث شریف میں رجل کا لفظ ہے جو تصویر پر استعمال نہیں ہوتا اصل پر استعمال ہوتا ہے۔

اہلحدیث نام بدل دو اہلحدیث نام رکھا کر حدیثوں کو بدلتے ہو مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیتے ہو

(۱۲) غیر کو جب اسلام میں شامل کیا جاتا ہے تو اس کو پہلے پڑھایا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ہر ایک مسلمان کا یہی اقرار ہے اگر آپ حاضر و ناظر نہ ہوتے اقرار یہ ہوتا محمد اللہ کے رسول تھے "ہیں" نہ ہوتا موذن پانچوں وقت اعلان کرتا ہے اشہد ان محمد رسول اللہ حاضر و ناظر کے منکر و تم تو کلمے کے بھی منکر ثابت ہوئے اللہ تعالےٰ ایسا بے نیاز ہے کہ مومنین تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کے قائل تھے منکرین کو بھی وضو کرا کر مسجد میں داخل کر کے اپنی عبادت نماز میں قبلہ رخ بٹھا کر السلام عَلَیْكَ اَیُّهَا النبی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرا کے چھوڑتا ہے کہ میرے روبرو میری عبادت میں میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر تسلیم کر لو سلام پھیر کر پھر منکر ہو جاؤ تو تمہاری مرضی لیکن میں اپنے روبرو اقرار کرا کے چھوڑوں گا نماز اور قرآن کے منکر و حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر و کلمے کے منکر و حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کا انکار کر کے قبر و حشر میں تمہارا کیا حال ہو گا۔

"عبد القادر" (جوش میں آ کر کرسی کے اوپر کھڑے ہو گئے) او بدعتیو اتم تو حضور کو حاضر و ناظر کہتے ہو ہم خدا کو بھی ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں مانتے ہمارا خدا بھی عرش پہ ہے بس یہ کہنا تھا کہ

چک غلام رسول والا کے غیر مقلدین وہابیوں نے حافظ عبد القادر صاحب کی جوتوں سے مرمت شروع کر دی کہ رہے ایمان برباد تسیں تاں خدا دے وی منکر او، آگے آگے تمام غیر مقلدین وہابیوں کے ملا روپڑی اور پیچھے پیچھے ان کے مقتدی ایک ملا نہ رہا وہابیوں کی سٹیج خالی ہو گئی اور ہماری سٹیج بفضلہ تعالیٰ قائم رہی مناظرہ میں نعرہ رسالت سے میدان گونج اٹھا سینکڑوں کی تعداد میں وہابی تائب ہوئے خصوصاً عبد الرحمٰن نمبردار چک غلام رسول والا جو قابل ذکر ہیں مع اپنے بھائیوں اور اولاد کے تائب ہوئے اور سنی حنفیوں کو دعوت دی فقیر نے کہا کہ ہمیں ابھی تم پر یقین نہیں تم حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی گیارھویں والے کی طرف سے صدقہ کرو پھر ہم کھائیں گے اس نے شارع عام گیارھویں کا اقرار کیا اور دو دنبے ذبح کیے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ماننے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امداد پر رب کریم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعوت مرغنہ گیارھویں شریف سے سیر ہوئے اور کئی وہابی تائبین نے بھی دعوت کھائی لیکن روپڑی مولوی اپنے مقتدیوں سے جوتے کھا کر موضع بابا بالا پہنچے جو تمام گاؤں غیر مقلدین وہابیوں کا ہے اپنے ایک وہابی اسفند یار سے لکھوا لیا کہ تم لکھ دو کہ ہم نے حنفیوں پر فتح پائی۔ سبحان اللہ ایسی جوتوں والی فتح خدا کسی دشمن کو بھی نصیب نہ فرمائے کہ دلائل میں جھوٹے دعوے کا اثبات قرآن و حدیث سے نہ دے سکے ایک حدیث صحیح نہیں سنا سکے کلمے کے منکر قرآن مجید کے منکر خدا کے منکر حدیث کے منکر میدان مناظرہ میں اپنی جماعت غیر مقلدین سے جوتے کھائے گھر آ کر شائع کر دیا کہ ہماری فتح ارے سر سے کلہ دار پگڑی اٹھا کر تو دیکھو چک غلام رسول والے کا گنج بھول گیا سر کے بال اگ آئے ہوں گے لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو شرم نہیں آتی جو شخص قرآن و حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہے اگر وہ واقعہ

کو غلط بیان کرکے تو کیا افسوس لیکن جس علاقے میں مناظرہ ہوا وہ تو زندہ ہیں جو تائب ہوئے وہ بھی ابھی زندہ ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین یہ ہے واقعہ مناظرہ چک غلام رسول والے کا جس کو حافظ صاحب فسنخ سے شائع کرتے ہیں۔ غیر مقلدین نے تین چار مناظروں کی غلط روداد شائع کی تاکہ ان کی جماعت کے آدمی خوش ہو جائیں اسی لئے فقیر نے غیر مقلدین وہابیوں کے فقیر سے جو مناظرے ہوئے ان سے چند مناظرے مشتے از خروارے اس مقیاس مناظرہ میں جمع کئے ہیں۔

غیر مقلدین وہابیوں کے چیلنج کا جواب

پھر غیر مقلدین وہابیہ جب مناظروں میں شکست کھا کھا کر تنگ آگئے تو ایک گمنام عبد الرحیم کی طرف سے مباہلے کے لئے چیلنج شائع کرا دیا جس کو عربی کا ایک لفظ صحیح نہیں آتا اخیر کئی اشتہارات کے بعد فقیر سٹیشن عثمان والا ضلع لاہور کے سٹیشن پر سوار ہونے کے لئے آیا تو وہابیہ اسی عبد الرحیم کو لے کر پہنچ گئے کہ مباہلہ کر لو فقیر نے کہا کہ مباہلہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی موقوف تھا کیونکہ ان کو اپنے اعمال پر ناز تھا ہمیں چونکہ اپنے اعمال پر ناز نہیں ہے ہم مباہلہ نہیں کر سکتے دوسری بات یہ ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کو مباہلہ کا چیلنج دیا کیا تم ہمیں کافر سمجھتے ہو؟ عبد الرحیم نے کہا کہ کچھ بھی ہو مباہلہ آج ضرور کرنا ہے فقیر نے کہا کہ اچھا ایک ہفتہ کی میعاد مقرر کر لو چنانچہ عبد الرحیم نے تسلیم کرتے ہوئے فقیر کے لئے بددعا کے ہاتھ کھڑے کئے اور فقیر کے حق میں دربار خداوندی میں رو کر دعا کی کہ یا اللہ تیرا محمد عمر جھوٹا ہے اس کو

ایک ہفتہ کے اندر برباد کر فنا کر دے فقیر نے جواب دیا کہ میعاد مقررہ صحیح تم میرے خلاف بد دعا کرو لیکن فقیر تمہارے لئے بد دعا نہیں کرتا بعد ازاں ایک ہفتہ از ۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء تا ۲۸ مارچ ۱۹۵۸ء بمطابق، رمضان شریف ۱۹۷ء بمعاد مباہلہ میں مولوی محمد داؤد غزنوی اور ان کے تمام معتقدین حافظ عبداللہ صاحب مولوی اسمٰعیل صاحب مولوی عبدالقادر صاحب روپڑیوں نے بمع اپنے معتقدین تمام پاکستان کے اکثر وہابی نے ایک ہفتہ تمام رات دن نوافل آیت کریمہ پڑھ پڑھ کر فقیر کے حق میں رو رو کر بد دعائیں کیں لیکن رب کریم نے ان غیر مقلدوں کی ایک نہ سنی فقیر کا بال بیکا نہ ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ تحصیل دیپالپور اور تحصیل چونیاں پوری غیر مقلدین کی تحصیلیں تھیں اکثریت تائب ہو کر حنفیت میں شامل ہو گئے مولوی محمد علی لکھوی کے بیٹے وہاں سے ہمیشہ اسمبلی کے ممبر ہوتے تھے شکست کھا گئے اور احناف کامیاب ہو گئے الحمد للہ علی ذالک یہ وہابیوں کی بُری شکست تھی۔

آؤ غیر مقلدین وہابیو!

فقیر تمہارا چیلنج منظور کرتا ہے وہابیت اور حنفیت کی حقانیت پر گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے منظوری لے کر مناظرہ کرا لو صدر پاکستان کو منصف رکھ لو اور لکھ دو کہ جو مولوی جھوٹا ہو جائے جس کا مذہب باطل ہو جائے اس کا ناک کاٹ کر اس کے مذہب کی تبلیغ ہمیشہ کے لئے پورے پاکستان میں بند کر دی جائے۔

محمد عمر دارالمقیاس اچھرہ لاہور

نوٹ: سبحان اللہ آج ۱۹۶۶ء تک وہابیہ کے اکابرین بد دعائیں کرنے والے سب ختم ہیں ایک نظر نہیں آتا۔

مناظرہ حیدر آباد سابق سندھ

حیدر آباد شہر کے غیر مقلدین وہابیوں اور دیو بندیوں نے جب دیکھا کہ فقیر کی تقاریر سے حیدر آباد کا پورا ضلع دیو بندیت و وہابیت سے پاک ہو گیا ہے سوائے چند کے تو انہوں نے بدیع الدین سندھی کو جو سندھ کے غیر مقلدین وہابیوں کا پیر ہے ۔ اس کو مناظرہ کے لئے کہا فقیر نے مقامی تعین کے لئے کہا تو انہوں نے پیر غلام مجدد صاحب سرہندی صدر جمعیۃ العلمائے اسلام حیدر آباد کی کوٹھی اور وقت ۹ ۱۸/۵ مقرر کر دیا پیر صاحب مذکور کی کوٹھی پر فریقین اکٹھے ہوئے تو غیر مقلدین وہابیہ اور دیابنہ بمعیت پیر بدیع الدین ایک طرف بیٹھ گئے پیر بدیع الدین نے فقیر سے کہا کہ میں مناظرہ کے لئے آیا ہوں من فقیر محمد عمر نے کہا کہ پیر صاحب مناظرہ کونسا صیغہ ہے تو پیر صاحب لبوں پر زبان پھیرنے لگ گئے اور مراقبے میں سرنگوں ہو گئے کچھ عرصہ بعد کہا کہ صیغے میں نے نہیں پڑھے فقیر نے ان کی پارٹی کو کہا کہ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ" کم از کم میرے روبرو ایسا شخص تو پیش کرو جو علم عربی سے واقف ہو تم میرے روبرو ایسے شخص کو لے آئے ہو جو عربی کے ایک صیغے سے بھی واقف نہیں پیر صاحب نے کہا کہ میں بشریت پر مناظرہ کروں گا فقیر نے کہا کہ تم عربی کے ایک لفظ کو نہیں پہچانتے تو قرآن و حدیث کو کیسے سمجھو گے پیر صاحب نے کہا کہ میں ضرور کروں گا فقیر نے کہا کہ اچھا پہلے توحید و شرک کے موضوع پر بحث کرو پھر نبوت پر کر لینا پیر صاحب بڑے اصرار کے بعد بھی توحید کے مضمون کو چھوڑ گئے اور کوٹھی سے باہر نکل گئے اہل السنت والجماعت کو عظیم الشان فتح ہوئی اور غیر مقلدین وہابیہ و دیوبندیہ بڑی بے امیدی لے کر واپس لوٹے کئی وہابیہ بر وقت مسلمان ہو گئے اور وہابیوں نے اشتہار

شائع کرادیا کہ ہماری فتح ہوئی آخر عوام مسلمان پیر غلام مجدد صاحب سرہندی کے پاس گئے اشتہار دکھایا اور کہا کہ ماجرا کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں تو ان میں شامل تھا کہ یہ فرقہ اچھا ہے لیکن مجھے آج یقین ہوگیا کہ یہ جھوٹا فرقہ ہے مسلمانوں نے کہا کہ کیا آپ اصل واقعہ تحریری دے سکتے ہیں تو پیر غلام مجدد صاحب نے حسب ذیل تحریر حیدرآباد کے اخباروں میں شائع کرادی اصل اخبار ہمارے پاس موجود ہے تحریر پیر غلام مجدد صاحب سرہندی۔

اظہار صداقت

حضرت پیر غلام مجدد صاحب سرہندی صدر جمعیۃ العلماء حیدرآباد کا بیان

چند روز پیشتر ایک اشتہار بنام اظہار حقیقت شائع ہوا تھا جس میں سراسر غلط بیانی سے کام لیا گیا۔ چونکہ اس غلط بیانی سے عوام میں غلط فہمی اور انتشار ہوا ہے اس وجہ اصل حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے ہم حضرت شیخ طریقت مجاہد ملت پیر غلام مجدد صاحب سرہندی مدظلہ العالی کے در دولت پر اکٹھے ہوئے تھے ان کا بیان لفظ بہ لفظ شائع کرتے ہیں تاکہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ اظہار حقیقت ہے کہ وہ۔

مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۷ء مناظرہ مابین مولانا محمد عمر صاحب اہلحدیث کے لئے جو شرائط ہونے والا تھا اور آخر میں میرے غریب خانہ پر آکر تجویزیں معطل رہ گئیں اس بارے میں چونکہ عوام میں کافی اختلافات افواہ چل رہے ہیں بلکہ اشتہارات بھی میری نظر سے گزرے جن میں حقیقت کو جس نوعہ سے اظہار کیا گیا ہے اس سے اشتعال اور غلط فہمی زیادہ منتشر ہو رہے ہیں۔ بنا بریں خاص مصلحت کے لئے جو واقعات میرے برنظر سے گزرے ہیں ان کو رفاہ عام کے لئے شائع کر رہا ہوں۔

واقعات: اصل میں چونکہ مولانا محمد عمر صاحب تشریف لائے تھے اور مجھے ان کے پاس حاضر ہونے کا موقع نہ ملا تھا بنابریں کل خصوصیت کے ساتھ مولانا صاحب کے پاس ملنے کے لیے میں حاضر ہوا تھا ملنے کے بعد رخصت ہو کر جب باہر نکلا تو فضل ربی ریڈیو کا مالک محمد یعقوب صاحب اور مولانا عبد الجلیل صاحب بمعہ اپنی جماعت کے ملے جنہوں نے اصرار کیا کہ واپس مولانا کی جگہ پر ان کے ساتھ حاضر ہو جاؤں اور یہ معلوم ہوا کہ مناظرہ کے شرائط طے کرنا ہے وہاں جاکر اس کے بعد آخر تک جو واقعات اور حقیقت وقوع پذیر ہوئے ہیں کا بیان لکھ رہا ہوں گو میں اول سے آخر تک خاموش رہا مگر واقعات سارے کے سارے جو میرے زیر نظر گزرے ہیں وہ پیش کر رہا ہوں جناب یعقوب صاحب نے شرائط کے لئے ایک کاغذ مولانا صاحب کو دستخط کرنے کے لئے پیش کیا مگر مولانا صاحب نے دستخط کرنے سے انکار کیا اس بنا پر کہ شرائط طے ہونے کے بعد دستخط کرنا گنجائش رکھتا ہے اس پر دستخط کرنا فضول ہے حاصل گفتگو جو تھی میرے مابین طرفین میرے سامنے ہوا کہ مولانا محمد عمر صاحب نے کہا کہ توحید و رسالت پر پہلے بحث ہونا چاہیے اس کے بعد دوسرے موضوع پر بحث ہو۔ محمد یعقوب صاحب نے بعد بسیار دلائل منظور فرماتے ہوئے کہا قریب مجوزہ میں جو شرائط کے لئے منعقد ہو رہا ہے طے کیے جائیں گے اور مجلس کے لئے میرے غریب خانہ کا انتخاب کیا گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ دس دس آدمی بحیثیت مشیر کے ہر ایک طرف سے مناظرہ کے ساتھ ہوں شرائط طے کرانے میں مدد دیں مگر بات کرنے کا حق صرف مناظر صاحبان کو رہے گا۔ وقت مقررہ پر حضرات موصوفین غریب خانہ پر تشریف لائے چونکہ میں کسی طرف کا ممبر نہ تھا اس لئے دوسرے روم میں جاکر بیٹھ گیا۔ بعد میں جب طرفین کا آپس میں بحث شروع ہونے والا تھا مجھے بلایا گیا میں نے غیر جانبدارانہ حیثیت سے گو مجلس میں ضرور رہا مگر کسی طرف سے حصہ نہیں لیا اور معاملہ سارا جو ہو رہا تھا وہ دیکھتا رہا مولانا محمد عمر صاحب نے

فرمایا دونوں طرف سے مناظرین کا نام اور جس جماعت کی طرف سے ہیں ان کی تصریح ہونا چاہیئے۔ جس پر مولانا محمد عمر صاحب نے اپنے نام کے ساتھ اہل سنت حنفی لکھا اور دوسری طرف سے پیر بدیع الدین صاحب نے اپنے نام کے ساتھ اہل حدیث لکھا از اں بعد بحث موضوع پر مولانا محمد عمر صاحب وہی گذشتہ مجلس کے موضوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ توحید و رسالت پر سب سے مقدم فیصلہ ہونا چاہیئے تاکہ ہم دونوں ایک دوسرے کو ثابت کریں کہ ہم میں سے کون موحد اور مشرک ہے مگر فریق ثانی کی طرف سے یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ صرف علم غیب پر پہلے بحث ہو اس کے بعد مولانا صاحب نے اپنی طرف سے فرمایا کہ آپ میری طرف سے توحید پر بحث ہونی چاہیئے جس پر پیر صاحب بدیع الدین صاحب کہا کہ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ آپ کی طرف سے اس وقت جب تک میرے دونوں موضوع ختم نہ ہو جائیں اور موضوع نہیں چھڑ سکتا جس پر مولانا محمد عمر صاحب نے کہا کہ توحید کا بحث ضرور میری طرف سے ہونا چاہیئے مگر پیر صاحب بدیع الدین نے قبول نہ فرمایا مولانا محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ اصول مناظرہ کے خلاف ہے کیونکہ ہر فریق کا ایک ایک موضوع ہونا چاہیئے پھر آپ کا دوسرا موضوع شروع ہوسکتا ہے۔ یہ بحث کافی وقت تک چلی مگر کچھ نتیجہ بر آمد نہ ہوا یہ ضرور کہ اس موقع پر میں نے بھی اپنا سکوت توڑ کر کہا کہ عموماً مناظرہ کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ طرفین کو نوبت بہ نوبت موقع ملنا چاہیئے مگر میرا استدعا بھی قبول نہ ہوا اور مجلس ختم ہوئی اور پیر بدیع الدین نے مولانا محمد عمر صاحب کے موضوع توحید کو قبول نہ کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ روکھانوالہ ضلع لاہور

۱۹۳۴ء میں مولوی عبدالرشید صاحب غیر مقلد وہابی موضع میر محمد ضلع لاہور نے فقیر محمد عمر کے ساتھ مذہبی چھیڑ چھاڑ شروع کر دی بات اکابرین تک پہنچی چنانچہ روکھانوالہ کے رؤسا سے غلام نبی خان صاحب رئیس اعظم روکھانوالہ نے بتاریخ ۱/۲۴ ۲ طرفین کے علمائے سے مولوی عبدالرشید غیر مقلد وہابی موضع میر محمد والہ و مولوی سلیمان صاحب غیر مقلد وہابی سنوکی والا و دیگر علماء وہابیین کو دعوت دی اور احناف کی طرف سے محمد عمر کو بلایا فقیر نے دعوت کے دستر خوان پر بیٹھے دیکھا کہ ایک طرف احناف کا دستر خوان ہے اور ایک طرف فرقہ وہابیین کے علماء کا وفد دعوت مرغنہ اڑا رہا ہے بعد از سیر شکمی غلام نبی خان رئیس اعظم نے فریقین کو مخاطب ہو کر کہا کہ میں چند دن سے تمہارے علماء کا جھگڑا سن رہا ہوں کہ تم ایک دوسرے پر شرک و کفر کے فتوے جڑ رہے ہو اس تصفیہ کے واسطے میں نے فریقین کو دعوت مسنونہ دی ہے تاکہ فریقین کے دلائل سے ہمیں حق و باطل معلوم ہو جائے چودھری غلام نبی صاحب کی کوٹھی میں دو طرفہ سٹیج قائم کر دیے گئے بعد از نماز ظہر اہل سنت و جماعت کی طرف سے فقیر محمد عمر اور غیر مقلدین وہابیوں کی طرف سے مولوی عبدالرشید مناظر مقرر ہوئے۔

موضوع مناظرہ

مولوی عبدالرشید صاحب مذہب اہلحدیث کا مناظرہ موجودہ مذہب اہلحدیث کا مسلمان ہونا ثابت کرے گا اور حنفی مناظر مولوی محمد عمر ان کے ایسے عقائد بیان کریں گے کہ جن کی وجہ سے موجودہ اہلحدیثوں کو خارج از ایمان و اسلام کہا جاتا ہے۔

فریقین کی طرف سے مسٹر بشیر احمد صاحب اورسیر ساکن لاہور منصف مناظرہ مقرر ہوئے

مولوی عبدالرشید اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الخ ہمارا تمام رسولوں پر ایمان ہے قرآن مجید پر اور ملائکہ پر ایمان ہے اللہ تعالےٰ نے یہی ایمان کی صفتیں بیان فرمائی ہیں۔ ہم کسی میں کمی نہیں کرتے کسی رسول کا درجہ کم نہیں سمجھتے ہم ایماندار مسلمان ہیں اور مسلمانو تم گواہ رہو ہم کسی کے درجے کو گھٹاتے نہیں یہی ہمارا عقیدہ ہے یہی اسلام ہے اس عقیدے والا اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا اور شاید باتیں کر کے وقت ٹال دیا۔

محمد عمر: بعد از حمد و صلوٰۃ اللہ تعالےٰ نے ایسے مدعیوں کا قرآن کریم میں نقشہ کھینچا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور بعض لوگوں سے ایسا شخص ہے جو کہتا ہے ہم اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان لائے حالانکہ وہ بے ایمان ہیں تمہارے زبانی اقرار کو

خداوند کریم تسلیم نہیں کرتا میں کیسے تسلیم کروں اللہ تعالےٰ نے یہ موجودہ مروجہ اہلحدیثوں کا نقشہ قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے ۔ باقی رہا تمہارا کہنا کہ ہم انبیاء علیہم السلام سے کسی کی شان میں کمی نہیں کرتے اس کا نمونہ فقیر تمہارے عقاید کی کتاب سے پیش کرتا ہے ۔

(۱) تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دھلوی ۶ } اور یہ یقین سے جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا ادنیٰ ہو یا ولی مخلوق میں سب شامل ہیں) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے ۔

یہ میرے ہاتھ میں تقویۃ الایمان ہے اور غیر مقلدوں کے مسلمہ بزرگ کی کتاب ہے کیا جو شخص یہ الفاظ انبیاء اللہ یا اولیاء اللہ کے شان میں کہے یا اس کو صحیح تسلیم کرے وہ لَا نُفَرِّقُ کا دعویٰ کر سکتا ہے بلکہ گستاخ رسالت جھوٹ بولتا ہے اسلام سے خارج ہے ۔

(۲) تقویۃ الایمان ۶۸ } یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کی چاہیئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے ۔

تمہاری اس عبارت سے ثابت ہوا کہ تمہارا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہمارے بڑے بھائی ان کی تعظیم بڑے بھائی جیسی کی جائے اب تم سوچو کہ تم کون ہو ؟

امتی ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہو ؟

(۳) تقویۃ الایمان ، یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں یہ تمہارے مولوی

۶۹ اسمٰعیل صاحب کا بہتان و افترا ہے کسی حدیث شریف میں یہ ہے

ہی نہیں اگر تم ابھی دکھا دو تو یکصد روپیہ انعام حاصل کرو فقیر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم سناتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَی الْاَرْضِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے سوچو

وہابیو! اور اہلحدیث بننے کے دعویدارو یہ ہے تمہارا افترا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبی اللہ کے

جسموں سے مٹی خیانت نہیں کر سکتی لیکن تم اہلحدیث کے نام سے موسوم ہو کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ

وسلم سے خیانت کرنے ہو اللہ تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَکَ

فَقَدْ خَانُوا اللّٰہَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْکَنَ مِنْھُمْ اور اگر انہوں نے آپ

سے خیانت کا ارادہ کیا ہے تو پہلے انہوں نے اللہ تعالےٰ سے بھی خیانت کی تو

اللہ تعالےٰ نے ان پر مسلط کر دیا تم پر اپنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے

خائن ہوا۔

اور تمہارے جیسے لوگوں کو ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ کَذَبَ

عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ جس شخص نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا

ضرور وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے گا اب تم بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث

کی رو سے تمہارا سالقہ بہتان تمہیں کہاں لے جائیگا فیصلہ خود کر لو۔

۴ - تمہارے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے قرآنی چالیس آیتوں کے معانی تبدیل کئے

بتاؤ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِہٖ کس کا شیوہ تھا اور ہے۔

۵۔ یہ تمہارے ہم مشرب ہم پیشہ مولوی سلیمان صاحب نے کل میرے روبرو جس کے کئی مسلمان اس وقت شاہدین موجود ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخی کی اور کہا کہ اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گولا کہا ہے تم ایسے ہی بڑھاتے چڑھاتے پھرتے ہو۔

مولوی عبدالرشید ہم خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لائے بخاری شریف مسلم شریف بلکہ تمام کتب معتبرہ احادیث پر ہمارا ایمان ہے اور میں نبی کریم کا واسطہ دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ نماز کا پڑھنا روزہ رکھنا حج زکوٰۃ ادا کرنا کیا یہ اسلام نہیں ہے؟ اسی طرح شعروں میں وقت پورا کر دیا۔

"محمد عمر" بعد از حمد و صلوٰۃ مولوی صاحب دکھاتی کی چوٹ ہے جس سے امداد کے منکر کو بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے تک پہنچا دیا خدا کرے تمہارا پورا ایمان صحیح ہو جائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی سے توبہ کر لو وہ وجود جس کو عیسائی یہودی ہندو سکھ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تعریف کے گن گاتے ہیں تم غیر مقلدین ان سے بھی گئے گزرے ہو کہ جس کا کلمہ پڑھتے ہو اسی کی گستاخی کرتے ہو رب کریم نے تمہارا نقشہ خوب کھینچا ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَاءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَاۤ اِلٰی ھٰۤؤُلَاۤءِ وَلَاۤ اِلٰی ھٰۤؤُلَاۤءِ منافقین اللہ تعالےٰ کو ضرور دھوکہ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ان کو دھوکے کا بدلہ دینے والا ہے (منافقین کی حالت یہ ہے کہ)

جب وہ نماز کی طرف کھڑے ہوتے ہیں سستی سے لوگوں کے دکھاوے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ اللہ کا ذکر بہت تھوڑا کرتے ہیں۔ نہ وہ مسلمانوں کے دھڑے میں ہیں نہ وہ کافروں کے دھڑے میں یہ مذبذبین ہیں۔

دیکھا خداوند کریم نے تمہاری نماز کا نمونہ بھی فرما دیا تمہارے جیسے نمازیوں کو لَا الٰی ھٰؤلاء سے اسلام سے خارج بھی فرما دیا اور باوجود نماز پڑھنے کے منافق کے خطاب سے نوازا اور صاف صاف واضح کر دیا کہ یہ لوگ تمہارے خداوند کریم کو نماز پڑھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ خداوند کریم کو کون دھوکہ دے سکتا ہے ایمان والوں سے دھوکہ دینے والے کو اللہ تعالےٰ نے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہ فرمایا اور ساتھ دھوکہ کی اصلیت بھی فرما دی کہ یہ منافقین لوگوں کو دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں تاکہ بعض لوگوں کو موقعہ ملے کہ دیکھو جی نمازیوں کو علماء دین اسلام سے خارج کر رہے ہیں۔ ہمارے کیا اختیار ہے جب اسلام والا باوجود تمہاری نماز ادا کرنے کے بھی تمہیں اسلام میں داخل نہیں ہونے دیتا تو ہمارے کیا اختیار ہے پھر قرآن کریم میں حلیہ بھی کھینچ دیا کہ یہ منافقین نماز میں سستی سے کھڑے ہوتے ہیں جیسا کہ بگلا پانی میں ایک ٹانگ سیدھی اور ایک ٹیڑھی اور سر ڈال کر چپائی تان کر کھڑا ہے جب کوئی مینڈکی نظر آئی تو ساری کی ساری نگل گیا۔

"مولوی رشید احمد" مولوی صاحب تمہارے امام اعظم ابوحنیفہ نے کہا ہے ـــ لَا نُکَفِّرُ اَھْلَ الْقِبْلَۃِ ہم قبلہ والوں کی تکفیر نہیں کرتے تم اپنے امام کے فرمان کو بھی تسلیم نہیں کرتے تم حنفی کاہے کے ہو باقی وقت شعروں میں ٹال دیا۔

"محمد عمر" بھئی ہم کب تکفیر کرتے ہیں خداوند کریم نے تمہیں منافق کے خطاب سے

نوازا ہے ہم بھی وہی خطاب تمہیں دے رہے ہیں۔ کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے ہماری کیا طاقت ہے۔

اور سنیئے پہلے خداوند کے قرآن مجید نے تمہارا حلیہ بیان کیا اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی تمہارا نقشہ عرض کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔

۲۔ بخاری شریف ۱/۴۷۲ ｝ عن ابی سعید لعث علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذھیبۃ فقسمہا بین اربعۃ الاقرع بن جالس الحنظلی ثم المجاشی

وعیینۃ بن بدر الفزاری وزید الطائی ثم احد بنی بنھان وعلقمۃ بن علاثہ العامری ثم احد بنی کلاب فغضبت قریش والانصار فقالوا یُعطی صنادید اھل نجدٍ ویدعنا قال اِنَّمَا اَتَاَلَّفُھُمْ فاقبل رجلٌ غائر العینین مشرف الوجنتین ناتی الجبین کث اللحیۃ محلوقٌ فقال اتق اللہ یا محمد فقال من یطیع اللہ اذا عصیت ایامنی اللہ علی اھل الارض فلا تامنونی فسألہ رجلٌ قتلہ احسبہ خالد بن الولید فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئ ھذا او فی عقب ھذا قومًا یقرءون القران لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن انا ادرکتھم لاقتلنھم قتل عادٍ۔

ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک سونے کا چھوٹا سا ٹکڑا بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں کے درمیان تقسیم فرمایا اقرع بن حابس عیینہ بن بدر زید طائی اور علقمہ بن علاثہ قریش اور انصار نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ آپ نجدیوں کے اکابرین کو عطا فرماتے ہیں اور ہمیں چھوڑتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو تالیف قلوب کے لئے دیتا ہوں تو ایک آدمی گہری آنکھوں الابند ابرو والا اٹھی پیشانی والا بھاری داڑھی والا سر منڈا ہوا آگے بڑھا کہا کہ اے محمد اللہ سے ڈر تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں نے خداوند کریم کی نافرمانی کی تو اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کون کرے گا۔ اللہ تعالےٰ نے زمین والوں پر مجھے امین بنایا تم مجھے امین نہیں سمجھتے ایک آدمی نے اس شخص کے قتل کرنے کا کہا مجھے یقین ہے کہ وہ خالد بن ولید تھا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب وہ چلا گیا آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے یا اس سے پیچھے ایسی قوم ہے جو قرآن پڑھیں گے ان کے حنجروں سے نیچے قرآن نہ اترے گا دین سے پھدک کر نکلینگے جیسا کہ تیر کمان سے نکلے گا مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اگر میں ان کو پاؤں تو ضرور ان کو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

یہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بعینہٖ تمہارے اوپر منطبق ہے یہ تم خود سمجھ لو۔

جس قوم پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ لگا دیا اور ان کی شکلیں بھی بیان فرما دیں ہم ان سے کیسے دھوکے میں آجائیں جو شخص نجدی عقیدہ اختیار کرتا ہے اس کی شکل بھی اس حدیث کے مطابق بگڑی چلی آتی ہے اب بھی اس مجمع میں جو تمہاری جماعت غیر مقلدین موجود ہیں وہ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں سے ممتاز نظر آرہے ہیں۔ بلند آبرو گہری آنکھیں پیشانی ابھری ہوئی داڑھی بھاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہمارے مسلمان دور سے پہچان جاتے ہیں کہ وہی آرہا ہے اسی واسطے تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے ہو کہ آپ ہماری شکل نہ فرماتے تو ہم آپ کے غیب کا اقرار کر لیتے لیکن

(۷) تمہارے مذہب غیر مقلدین میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی طرف سفر کرکے جانا شرک ہے۔

(۸) تمہارے مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کو گرانا واجب ہے یہ دیکھو میرے ہاتھ میں تمہارے بڑے غیر مقلد وہابی کی کتاب'

عرف الجادی ۶۰ | از بنا بر قبر نہی آمدہ پس بر ہر چہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغۃ راست آید از منکرات شریعت باشد و انکار بر ان و برابر ساختنش بخاک واجب است بر مسلمین بدون فرق در آنکہ گور پیغمبر باشد یا غیر او۔

او! محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنو تمہارے مکان کو کوئی گرائے تم اسے جہاد کرو گے اور تم دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب کہو کیا تم سے جہاد واجب نہیں تمہارے سامنے فقیر محمد عمر کھڑا ہے تمہارے مذہب کی کتاب میرے ہاتھ

یہ ہے کہنا کہ جھوٹ ہے وہابیوں کے رنگ فق ہو رہے تھے مولوی عبدالرشید وہابی کا چہرا اقبال دیدنی تھا اور مسلمان تف تف سے وہابیوں کو داد دیتے تھے۔ چنانچہ ۲ آدمی وہابی اسی وقت مناظرہ میں توبہ کر کے مذہب حنفی میں شامل ہوئے کہ یہ وہابی لوگ تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پکے دشمن ہیں ہندو نے ایسی دشمنی نہیں کی جیسا کہ وہابیہ کرتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں۔

۹۔ جیسے تمہارا باطن پلید ویسے ہی تمہارا ظاہر پلید تمہارے مذہب میں منی پاک ہے دیکھو

عرف الجاوی ۱۰	منی ہر چند پاک است منی ہر طرح پاک ہے

سبحان اللہ میرے خیال میں بھنگی بھی اس مذہب سے اچھے ہوں گے تمہارے مذہب کی ان ظاہری و باطنی پلیدی کو سمجھ کر دیکھ کر بھی اگر کوئی وہابی کا وہابی رہے تو اس کی مرضی فقیر نے تمہارے مذہب کے چند حوالہ جات پیش کئے ہیں جن کا تم جواب نہیں دے سکے اور نہ ہی انشاء اللہ قیامت تک دے سکو گے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ بانیان مناظرہ غلام نبی خاں صاحب رئیس اعظم و غلام حسین خان صاحب رئیس اعظم رکھانوالہ و غلام قادر خاں صاحب رئیس اعظم رکھانوالہ و بشیر احمد صاحب اور سبرلاہور نے فیصلہ کیا کہ ہمیں وہابی مذہب کی حقیقت کا علم ہو گیا ہے اب مناظرہ ختم کرتے ہیں فقیر نے کہا کہ ابھی جو تمہارے ثالث نے سمجھا ہے تحریر کردہ چنانچہ تمام سامعین کے سامنے بشیر احمد صاحب اور سبر نے مناظرے کا فیصلہ لکھ کر دستخط کر دیے۔

نقل فیصلہ

مورخہ ۱۰/۳۴-۳ کو موضع رکھانوالہ کوٹھی چودھری غلام نبی خان رئیس اعظم رکھانوالہ میں میرے زیر صدارت برضا مندی فریقین تمام تقاریر مناظرہ سنی گئیں جو کہ مابین مولوی محمد عمر صاحب حنفی اور مولوی عبد الرشید صاحب اہلحدیث ہوا جو بمشاہدہ ثابت ہوا کہ مولوی محمد عمر صاحب حنفی کے دلائل کا جواب تسلی بخش نہیں دے سکے۔ اور صرف شعر بازی میں وقت ٹال دیا اور مناظرہ باامن چھ بجے شام ختم کر دیا گیا۔ دستخط صدر بشیر احمد اور سیر ساکن لاہور

ہم بھی صدر صاحب نے جو مندرجہ بالا لکھا ہے متفق ہوں۔

غلام حسین خان بقلم خود غلام قادر خان بقلم خود

غلام نبی خان بقلم خود رئیس اعظم موضع رکھانوالہ ضلع لاہور

مناظرہ کلس تحصیل قصور ضلع لاہور

محمد دین دودھی موضع گھنگ ضلع لاہور کی شادی موضع کلس جو اس وقت ہندوستان میں شامل ہے تحصیل قصور ضلع لاہور میں ہوگئی جب وہ اپنے سسرال موضع کلس گیا تو دیہہ مذکور تمام غیر مقلدین وہابیوں کا تھا انہوں نے محمد دین مذکور کو آٹھ تراویح پڑھنے پر مجبور کیا اور کہا کہ بیس تراویح کا کہیں ثبوت ہی نہیں تم آٹھ پڑھو اس نے کہا کہ تمہارے مذہب میں آٹھ ہونگی ہمارے احناف کے نزدیک تو بیس رکعت ہی تراویح پڑھی جاتی ہیں انہوں نے کہا اچھا اگر تم صحاح ستہ سے بیس تراویح ثابت کرو تو ہم بھی بیس رکعتیں ہی پڑھا کریں گے محمد دین دودھی نے کہا کہ اگر بیس رکعت تراویح نہ دکھا سکوں تو میں جھوٹا پھر آٹھ رکعت تراویح ہی ادا ہی کیا کروں گا۔ چنانچہ محمد دین دودھی نے اپنے گاؤں میں آکر میاں رحمت علی صاحب مدظلہ العالی کو کہا کہ میں یہ وعدہ کر آیا ہوں میاں رحمت علی صاحب نے کہا کہ تم نے اس گاؤں میں مناظرہ مقرر کر دیا یا غلطی کی ہے کیونکہ وہاں تو کوئی سنی ہے ہی نہیں محمد دین دودھی نے کہا کہ فکر نہ کیجئے میرے سسرال ہیں مجھ سے دھوکہ نہیں کریں گے انتظام اچھا کر دیں گے۔ میاں رحمت علی صاحب نے اپنے خلیفے بہادر علی کو کہا کہ تم جا کر مولوی محمد عمر کو کہ آؤ کہ کلس میں بیس تراویح کے متعلق فلاں تاریخ مناظرہ ہے تم فیروز پور روڈ پر قصور سے پہلے جو بھلو گاؤں ہے وہاں اتر جانا وہاں سے تمہیں لے جایا جائے گا۔

بہادر علی صاحب نے مجھے اطلاع دے دی جانے کا فیصلہ ہو گیا فقیر مقررہ تاریخ

پر کتب ضروریہ احادیث واسمائے رجال لے کر بھلو لاری سے اُترا صبح کا بیٹھا ہوا بارہ بج گئے لیکن کوئی اسواری نہ پہنچی کلس کے پاس ایک بڑا موضع کھیم کرن تھا وہاں کی اکثریت اہل سنت وجماعت تھی فقیر نے مناظرے کے متعلق ان کو بھی اطلاع دے دی تھی وہاں سے بھی تین چار سو آدمی کلس پہنچ چکے تھے تو موضع کلس کے وہابی کھیم کرنیوں کو طعن دینے لگے کہ تمہارا مولوی کبھی آ نہیں سکتا اگر آ جائے تو ہم تمہیں پانصد روپیہ انعام دیں سُنی بچاروں کو کیا خبر کہ غیر مقلدین کھوٹے ہیں انہوں نے منگاتے کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا آخر کافی انتظار کے بعد میاں رحمت علی صاحب نے جو وہاں موجود تھے اپنے خلیفہ بہادر علی صاحب کو بھیجا کہ بھلو جا کر محمد عمر کا پتہ کرو میاں بہادر علی صاحب سائیکل پر میرے پاس پہنچے تو میں سڑک کے کنارے کتابوں کے صندوق لئے اکیلا بیٹھا ہوں میاں بہادر علی صاحب نے کہا کہ آپ کو کوئی آدمی لینے نہیں آیا فقیر نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ بڑے بے ایمان ہیں ہمیں کہتے ہیں کہ ہم نے کتب کے لئے بیل گاڑی بھیج دی ہے حالانکہ اب تک نہیں بھیجی مجھے سائیکل دیا کہ تم اسوار ہو کر جاؤ اور وہاں سے بیل گاڑی بواسطہ میاں رحمت علی صاحب ارسال کر دو۔

فقیر سائیکل پر اسوار ہو کر ایک بجے موضع کلس میں پہنچ گیا تو میاں رحمت علی صاحب نے اہالیان دیہہ مذکور کے وہابیوں کو بہت لعن طعن کی کہ تم نے کیوں دھوکہ کیا مجبوراً وہابی بیل گاڑی لے کر تقریباً تین بجے بھلو پہنچے اور اس طرف روڑی ملاؤں نے میدان مناظرہ قائم کر دیا کہ آؤ مناظرہ شروع کرو فقیر میدان مناظرہ میں آ پہنچا تو مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب الگوُ اول نے فرمایا کہ ابھی کتابیں انہوں نے لا کر دی نہیں انتظام وہابیوں کا ہے بغیر کتب مناظرے کے لئے للکار رہے ہیں یہ اِن کی بے ایمانی ہے فقیر نے کہا کہ کوئی بات نہیں فقیر پیچھے نہیں ہٹ سکتا ان کی کتب موجود ہیں وہابیوں نے دونو

سٹیجیں قائم کردیں فقیر سٹیج مناظرہ پر پہنچ گیا فقیر نے کہا کہ شرائط مناظرہ طے کرلو حافظ عبدالقادر صاحب نے کہا کہ شرائط کی کوئی ضرورت نہیں تراویح کا جھگڑا ہے تم بیس تراویح صحاح سے دکھا دو ہم جھوٹے فقیر محمد عمر نے کہا کہ حافظ صاحب اگر اتنی ہی بات ہے تو آٹھ میں سے مقدم ہیں تم صحاح سے آٹھ تراویح دکھاؤ اب حافظ صاحب چاروں طرف جھانکنے لگے کتب احادیث کر کبھی سٹیج کے اس طرف پھینکنے لگے کبھی اس طرف جو کتاب اٹھاتے ہیں وہاں قیام اللیل کی رکعتیں مذکور ہیں تراویح کا نام ونشان نہیں فقیر نے کہا کہ رمضان شریف کی راتیں ہوں اور رکعات کے ساتھ تراویح مذکور ہو مغرب تک حافظ صاحب نے ایڑی سے چوٹی تک زور لگایا لیکن صحاح سے آٹھ تراویح کیسے دکھا سکتے تھے اخیر میں فقیر نے حاجی محمد علی صاحب کھیم کرن کو کہا کہ یکصد روپے کا نوٹ حافظ عبدالقادر صاحب کی سٹیج پر رکھ آؤ صحاح ستہ سے آٹھ تراویح دکھا دیں تو سو روپے کا نوٹ اپنی ہی سٹیج سے اٹھا کر جیب میں ڈال لیں اخیر حافظ صاحب نے اقرار کیا کہ میں آٹھ رکعات تراویح صحاح ستہ سے نہیں دکھا سکتا وہ منظر قابل دید تھا۔ حاجی محمد علی صاحب نے اپنا سو روپے کا نوٹ واپس لے لیا۔ حافظ صاحب نے کہا اچھا تم صحاح ستہ سے رات کی بیس رکعات ہی دکھا دو رات کی بیس رکعات کسی حدیث میں مذکور ہی نہیں اگر تم بیس رکعات صحاح ستہ سے دکھا دو تو ہم جھوٹے فقیر نے کہا کہ میں دکھانے کو تیار ہوں مناظرہ صبح تک ملتوی کیا گیا دوسرے دن پھر مناظرہ شروع ہوا حافظ صاحب نے کہا دکھاؤ رات کی بیس رکعات ۔

حافظ عبدالقادر صاحب نے ایسی شکست کھائی کہ موضع کلس کے تمام غیر مقلدین وہابیوں نے ان کی پشت خالی کر دی اب چند وہابی ملّاں ان کی سٹیج پر موجود ہیں صحاح ستہ کی حدیثیں

دیکھ کر پڑھ کر حافظ صاحب کا رنگ زرد ہو گیا فقیر نے کہا کیوں حافظ صاحب اب توبہ کر لو اور ہمارے مذہب حنفی کو قبول کر لو مگر خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ کے مصداق کیسے رجوع کر سکتے ہیں۔ اخیر حافظ صاحب نے کہا مولوی صاحب جھگڑا ہے تراویح کا بیس رکعات تراویح دکھاؤ خواہ حدیث کی کوئی کتاب ہو فقیر نے کہا اب آئے ٹھکانے پر سنیئے فقیر حدیث شریف سے بیس رکعات تراویح کا ثبوت دیتا ہے۔

بیہقی شریف ۲/۴۹۶ انبأ ابوزکریا بن ابی اسحٰق انبا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب ثنا محمد بن عبدالوہاب انبأ جعفر بن عون انبا ابوالخصیب قال کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَیْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِیْ رَمَضَانَ فَیُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَرُوِّیْنَا عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکْلٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّهٗ کَانَ یَؤُمُّهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَفِیْ ذَالِكَ قُوَّةٌ۔

ابوالخصیب سے روایت ہے کہ سوید بن غفلہ رمضان میں ہماری امامت فرماتے پانچ تراویح یعنی بیس رکعتیں نماز پڑھاتے اور شتیر بن شکل سے ہم نے روایت کی ہے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اصحاب سے تھے رمضان شریف میں بیس رکعتوں سے امامت کراتے اور تین وتر پڑھاتے اور یہ حدیث قوی ہے۔

وقت مناظرہ کا تعین ختم ہونے والا تھا حافظ صاحب کی آخری تقریر تھی حافظ صاحب نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے فقیر نے کہا کہ جس کو تم کہ رہے ہو وہ بیہقی میں ۲/۴۹۶ کی ہے اور

میں بیہقی ۲/۴۹۶ سے پیش کر رہا ہوں حافظ صاحب سے جب جواب نہ بن آیا اور وقت ختم ہو گیا تو جلدی سے کہہ دیا کہ میں ضعیف ثابت کرتا ہوں فقیر نے کہا سات سات جوتوں کی شرط پر بات کر لو اگر تم ضعیف ثابت کر دو تو سات جوتے تم مجھے مار دینا اور اگر نہ کر سکو تو فقیر سات جوتے تمہارے سر پہ مارے گا۔ حافظ عبد القادر صاحب کرسی پر گر پڑے اُن کے چچا مولوی عبد اللہ صاحب نے فرمایا میرے ساتھ بات کرو فقیر نے کہا آپ کے ساتھ داڑھی داڑھی کی شرط جھوٹے کی داڑھی مجمع عام میں ابھی مونڈی جائے ابھی جھوٹے کی داڑھی کا رسہ تیار کیا جائے مولوی عبد اللہ صاحب بھی بے ہوش ہو کر کرسی پر بیٹھ گئے یہ منظر قابل دید تھا تمام وہابیہ نے کہا کہ حافظ صاحب تم آٹھ رکعات تراویح کتب احادیث سے ثابت نہیں کر سکے محمد عمر نے بیس رکعات تراویح رمضان کی راتوں کو پڑھنا ثابت کر دیا جب غیر مقلدین وہابیوں کے پورے گاؤں اور گرد و نواح فرقہ وہابیہ سے روپڑی ملاؤں کو شکست کی لعن طعن ہوئی تو مباہلے کا چیلنج کر دیا ہماری جماعت میں میاں رحمت علی صاحب مدظلہ العالی موجود تھے انہوں نے تمام فرقہ وہابیہ غیر مقلدین کو چیلنج مباہلہ کیا کہ آگ جلائی جائے ایک آدمی ہم دیتے ہیں ایک تمہارا آدمی آئے جو آگ سے صحیح سلامت گزر جائے اس کا مذہب سچا دوسرا مذہب جھوٹا اس بات سے بھی روپڑی ٹولے نے فرار کیا اور رات رات ہی گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے یہ ہے روپڑی ملاؤں کی بھگدڑ صبح ہوئی تو فرقہ وہابیہ روپڑیوں کو رو رہا تھا اور مقامی وہابی بیرونی احناف سے منہ چھپائے پھرتے تھے اور ہمارے کیمپ کرنی احناف غیر مقلدین کو للکارتے تھے کہ نکالو اپنے ملاؤں کو اور کلس والے غیر مقلدین نے معافی مانگ کر جان چھڑائی اور بفضلہ تعالیٰ احناف کو شاندار فتح ہوئی روپڑیوں کی پشت شکست مضبوط ہے گھر آ کر لکھ دیتے ہیں کہ ہماری فتح ہوئی جن کا مذہب

دنیا سے نرالا ہے حقیقت نرالی قیام نرالا رکوع نرالا شکل بفرمان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ کی تصویر کا مجسمہ نمونہ بھلا
خلاف واقعہ نہ لکھیں تو فرمان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ کے
مصداق کیسے نہیں اور لعنت اللہ علی الکاذبین کے مستحق کون بنے۔

نوٹ

بیس تراویح کے متعلق مزید تحقیق کی ضرورت ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس صلوٰۃ
ملاحظہ فرماویں۔ نیز نماز کے متعلق ہر قسم کے اختلافی مسائل بہ تفصیل مدلل مذکور ہیں۔

مناظرہ ستو کی ضلع لاہور

موضع ستو کی ضلع لاہور میں غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں میں بلی گر گئی آخر اس محلہ کے حنفیوں نے شور ڈالا کہ بلی نکال کر کنواں پاک کرنا چاہیے۔ وہابیوں کے محلے کے خطیب مولوی سلیمان غیر مقلد تھے انہوں نے فتویٰ دے دیا کہ سمندر کبھی پلید نہیں ہوتا لہٰذا بلی نکال کر پھینک دو اور پانی پاک ہے چنانچہ ان کے فتوے کے مطابق بلی نکالی گئی تو کوئی مسلمان اس سے پانی نہ پیتے آخر اس محلے کا ایک نمبردار صوبے خان راجپوت غیر مقلد تھا اس نے کہا ہمارا عالم فتویٰ دیتا ہے تم پانی کیوں نہیں استعمال کرتے ایک سقے کو کہا کہ پہلے میرے گھر میں پانی ڈالو چنانچہ جب غیر مقلد نمبردار کے گھر پانی پیا گیا تو سب ہی غیر مقلدین اس کنویں کا پانی پینے لگ گئے اس محلے کا ایک تبلی نواب دین تھا اس نے کہا اگر کنواں سمندر کا حکم رکھتا ہے تو میں تسلی کے لئے ایک اور کام کرتا ہوں ایک بھنگن پاخانے کی ٹوکری کنویں کے قریب سے لے کر گزری تو اس نے پاخانے کی ٹوکری بھنگن سے لے کر غیر مقلدین کے اسی کنویں میں ڈال دی اس کا خیال تھا کہ اب تو کچھ پانی نکال کر پاک کریں گے لیکن پھر شور ہونے پر سابقہ فتوے کے موافق مولوی سلیمان صاحب غیر مقلد نے فتوے دے دیا کہ جو ٹٹی نظر آتی ہے وہ نکال لو باقی پانی پاک ہے چنانچہ ایسے ہی کیا گیا کہ جو ٹٹی کے ڈھیلے اوپر نظر آئے وہ ایک ٹوکری لٹکا کر نکال لیے گئے اور سابقہ صوبے خان نمبردار غیر مقلد نے کہا کہ میرے گھر پانی بھیج دو ہم پئیں گے چنانچہ سب غیر مقلدین نے پانی پینا شروع کر دیا اور احناف نے اس کنویں کو نجس سمجھ کر

پانی پینا چھوڑ دیا تمام علاقے میں غیر مقلدین وہابیوں کی بڑی شہرت ہو گئی کہ وہاں تو مری ہوئی بلی کا فضلہ اور ٹٹی کا کیچڑ پی جاتے ہیں یہ مذہب تو بھنگیوں سے تجاوز کر گیا چند دن بعد ایک غیر مقلد وہابی نے مولوی سلیمان صاحب سے مسئلہ دریافت کیا کہ مجھے خیال نہیں رہا کہ میں جنبی حالت میں ہوں میں نے نماز پڑھ لی ہے مولوی سلیمان صاحب نے فتویٰ دیا کہ غسل کر لو کپڑا بدلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے وہابی مذہب میں منی پاک ہے پھر اس مسئلے کا چرچا شروع ہوا کہ وہابی مذہب بڑا گندا ہے چنانچہ فقیر محمد عمر کو مولوی ہدایت اللہ ہیڈ ماسٹر سکول ستو کے ملا تو فقیر نے کہا کہ مولوی صاحب پہلے تو تمہارے کنوئیں کی پلیدی مشہور ہو گئی ہے اب تمہارے مولوی سلیمان صاحب نے منی کو بھی پاک بنا دیا مولوی ہدایت اللہ صاحب نے کہا کہ کبھی ہو سکتا ہے ؟ اگر یہ واقعہ صحیح ہو۔ تو میں سنی حنفی بن جاؤں گا۔ اور اپنے غیر مقلد وہابی کے عقیدے سے ثابت ہو جائے گا چنانچہ وہ مولوی سلیمان صاحب کے پاس پہنچا اور مسئلہ دریافت کیا تو اس نے کہا کہ نبی علیہ السلام نے منی کو پاک کہا ہے وہ میرے پاس آیا کہ نبی علیہ السلام نے منی کو پاک کہا ہے اخیر لوگ جمع ہو گئے کہ مسئلے کا تصفیہ ہونا چاہیئے $\frac{1}{۴۴}$ ۲ کو بوقت دوپہر جامع مسجد ستو کی ضلع لاہور میں فریقین اکٹھے ہوئے غیر مقلدین کی طرف سے مولوی محمد سلیمان مناظر مقرر ہوئے اور احناف کی طرف سے من منفر محمد عمر مقرر ہوا مولوی سلیمان صاحب نے اپنے دعویٰ میں ایک حدیث پیش کی کہ نبی علیہ السلام کے منی کے کپڑے سے حضرت عائشہؓ نے منی کھرچ دی اور کپڑا زمین پر رگڑ دیا اس سے ثابت ہوا کہ منی پاک ہے دوسری حدیث پیش کی کہ حضور نے فرمایا ہے کہ منی ننک کی طرح ہوتی ہے اس سے بھی ثابت

ہوا کہ منی پاک ہے۔

محمد عمر بعد از حمد و صلوٰۃ مسلمانو! مولوی سلیمان صاحب کا دعویٰ ہے کہ منی پاک ہے اس کے متعلق صاف واضح الفاظ ہونے چاہئیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ منی پاک ہے داؤ پیچ سے کچھ نہیں بنتا مجری بول سے جو چیز خارج ہو وہ پلید ہے بلکہ دونوں رستوں سے جو چیز خارج ہو پلید ہے اگر منی پاک ہے تو پیشاب بھی پاک ہونا چاہیئے۔ حالانکہ پیشاب سے منی میں زیادہ پلیدی ہے کیونکہ پیشاب خارج ہونے سے صرف مقام پیشاب کو ہی تین دفعہ دھونا پڑتا ہے غسل نہیں لیکن منی نکالنے سے غسل بھی فرض ہو جاتا ہے لہٰذا منی پلید ثابت ہوئی تمہارا اس حدیث کو دلیل میں پیش کرنا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تہمت یا پاجامہ اتار کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو دیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے منی کھرچ کر زمین پر رگڑ دی اس حدیث میں ہمارے موافق دو دلیلیں ہیں پہلی یہ کہ اگر منی پلید نہ ہوتی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منی آلود کپڑا حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اتار کر کیوں دیتے خود ہی کھرچ رگڑ کر باندھ لیتے اور نماز ادا فرما لیتے دوسری دلیل یہ کہ کپڑے کو زمین پر رگڑ کر پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو واپس نہیں لوٹایا اور نہ ہی آپ نے ایسا باندھا تمہاری دوسری دلیل کہ منی تھوک جیسی ہے۔ اس میں مماثلت صفاتی ہے مماثلت ذاتی حلت وحرمت کی نہیں تم ایسی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دکھاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منی کے لبریز کپڑے کو پہن کر نماز ادا فرمائی ہو تم ایسی ایک حدیث نہیں دکھا سکتے ہیں نہیں حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دکھاتا ہوں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو دھوتی یہ میرے ہاتھ میں بخاری شریف اور اہلحدیث ہونے کے دعویٰ دارو اگر سچے اہلحدیث ہو آج حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ ورنہ میں سمجھوں گا کہ تم نے لوگوں کو دھوکہ

دینے کے لیے اپنا نام اہلحدیث رکھا ہوا ہے دیکھو

بخاری شریف $\frac{1}{36}$ } حدثنا قتیبة قال ثنا یزید قال ثنا عمرو عن سلیمان بن یسار قال سمعت عائشة ح وحدثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمرو بن میمون عن سلیمان بن یسار قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِ رسول الله صلى الله عليه وسلم فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَ أَثَرُ الْغُسْلِ فِي ثَوبِهِ بُقَعَ الْمَاءِ ۔

"سلیمان بن یسارؓ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ منی کپڑے کو لگ جائے تو کیا کرنا چاہیئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو ہمیشہ دھوتی تھی تو آپ نماز کو تشریف لے جاتے اور پانی کا تر نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا تھا۔

کیوں جی! اہلحدیث کے مدعیو! وہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا کا فیصلہ کہ میں ہمیشہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو دھوتی تھی معلوم ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منی کھرچ کر کپڑے سے نماز نہیں پڑھی ہمیشہ منی دھو کر نماز پڑھی ہے دو گھنٹہ مناظرہ جاری رہا۔

مولوی سلیمان صاحب کی آخری ٹرن آئی مولوی صاحب کھڑے ہونے لگے تو مولوی سلیمان صاحب کے محلے کے ایک آدمی بہاول خاں پہلوان نے کہا کہ مولانا صاحب میں آپ سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مولوی سلیمان صاحب نے فرمایا کہ میری طرف سے اجازت ہے

بہادل خاں صاحب نے کہا کہ آپ فرماتے ہیں کہ منی تھوک جیسی ہے یہ بات ٹھیک ہے، مولوی سلیمان صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے بہادل خان نے کہا کہ اگر یہ تمہاری بات صحیح ہے تو تم میری ہتھیلی پر تھوکو میں چاٹتا ہوں اور میں تمہاری ہتھیلی پر منی نکالتا ہوں تم چاٹو میں سمجھ لوں گا کہ تم سچے ہو بس یہ کہنا تھا کہ مولوی سلیمان صاحب کا رنگ فق ہوگیا وہابیوں نے کہا کہ مولوی سلیمان تم نے بہادل خاں کو اجازت دے کر ہمیں ذلیل کیا ہے تمہیں اس کو اجازت دینے کی کیا ضرورت تھی مولوی سلیمان صاحب نے کتابیں اٹھائیں اور میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اور تمام فرقہ وہابیہ ذلیل ہو کر لیپا ہوئے اس کے بعد موضع سنوکی میں وہابی عرصہ تک منہ چھپائے پھرے اور چند آدمی وہابی اپنے عقیدے سے تائب ہو گئے یہ ہے غیر مقلدین وہابیوں کی شکست فاش جس کی اب بھی تسلی کر سکتے ہو کئی آدمی چشم دید واقعہ بتا سکتے ہیں۔

نقد انعام

کتاب مقیاس مناظرہ سے ایک حوالہ جھوٹا ثابت کرنے والے کو
پانچ صد روپیہ انعام اور جتنے حوالے جھوٹے ثابت کرے اتنا
زیادہ انعام حاصل کرے۔

نوٹ

تسلی کے لئے اگر کوئی اصل حوالہ دیکھنا چاہے تو فقیر کے پاس دیکھ سکتا ہے
محمد عمر اچھروی۔

صاحبزادہ حافظ سلطان باھو صدیقی،